Socialism on Trial

سوشلزم کا مقدمہ

جیمز پی کینن

مترجم: فاروق سلہریا

فہـــــرســــــت

1	مقدمے کا آغاز
2	سوشلزم سے مراد: نیا معاشرہ
3	ہم مزدوروں کسانوں کی حکومت چاہتے ہیں
4	سوشلسٹ معاشرہ میں حکومت انتظامی ہوگی
5	سرمایہ داری کی تباہی کے دو اصول
6	معاشرتی اور سیاسی انقلاب کا فرق
7	سوشلسٹ انقلاب کے لئے شرائط
8	انقلاب، تشدد، مزدور طبقہ اور سرمایہ دار حکمران
9	سوشلسٹ، ریاست، انٹرنیشنل ازم اور ٹریڈ یونین تحریک
10	سوشلزم، جنگ اور انقلاب
11	ملٹری پالیسی اور سوشلسٹ نقطہ نظر
12	ہنگری 1919: خون بہائے بغیر انقلاب
13	ہٹلر کے حامیوں کے مزدوروں پر حملے

14 انقلاب روس، تشدد اور مارکسی نقطہ نظر

15 امریکہ کے ساٹھ خاندان

16 انقلاب: اکثریتی عوام کی معاشرتی تحریک

17 انقلاب کے بعد ورکرز آرمی

18 انقلاب روس سے زیادہ قانونی انقلاب ممکن نہیں

Socialism On Trial

سوشلزم کا مقدمہ

1941ء میں دوسری عالمی جنگ کے دوران امن کی تحریک چلانے پر سوشلسٹ ورکرز پارٹی امریکہ کے نیشنل سیکرٹری جیمز پی کینن اور اس کے ستائیس ساتھیوں پر بغاوت کا مقدمہ چلا۔ اپنے دفاع میں کینن نے عدالت میں جو بیان دیا، وہ بیان بنیادی سوشلسٹ نظریات کی ایک دستاویز بن گئی جسے دنیا بھر میں بائیں بازو کے کارکن سوشلسٹ نظریات سے جانکاری کے لئے پڑھتے ہیں۔

مقدمے کا آغاز

ڈسٹرکٹ کورٹ آف دی یونائیٹڈ سٹیٹس

ڈسٹرکٹ آف مینی سوٹا، فورتھ ڈویژن

منگل 18 نومبر 1941ء

جیمز پی کینن کو مدعالیہان کی جانب سے بلایا جاتا ہے۔

براہ راست جرح

از مسٹر گولڈ مین

س:۔کیا آپ اپنا نام رپورٹر کی خاطر، بتائیں گے؟

ج:۔جیمز پی کینن

س:۔مسٹر کینن! آپ کہاں رہتے ہیں؟

ج:۔نیویارک میں

س:۔آپ کا موجودہ پیشہ؟

ج:۔سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا قومی سیکرٹری

س:۔آپ کی عمر کیا ہے؟

ج:۔اکاون سال

س:۔آپ کہاں پیدا ہوئے؟

ج:۔روز ڈیل، کینساس

س:۔مسٹر کینن! مارکسی تحریک میں آپ نے اپنے کام کی ابتداء کتنا عرصہ قبل کی؟

ج:۔تیس سال قبل

س:۔مزدور طبقہ کی کون سی تنظیم جو آپ نے سب سے پہلے جائن کی؟

ج:۔(آئی ڈبلیو ڈبلیو)، انڈسٹریل ورکرز آف دی ورلڈ

س:۔کیا اس کے بعد بھی آپ نے کوئی تنظیم جائن کی؟

ج:۔سوشلسٹ پارٹی

س:۔اس کے بعد؟

ج:۔1919ء میں جب کمیونسٹ پارٹی بنی تو اس کا بنیادی ممبر تھا اور 1920ء کے بعد سے میں اس کی قومی کمیٹی کا ممبر بھی رہا۔

س:۔آپ کمیونسٹ پارٹی میں کتنا عرصہ رہے؟

ج:۔اکتوبر 1928ء تک

س:۔کیا آپ عدالت اور جیوری کو بتانا پسند کریں گے کہ مارکسزم کے بارے میں آپ کس سطح کا علم رکھتے ہیں؟

ج:۔میں مارکسی معلمین، مارکس، اینگلز، لینن اورٹراٹسکی کی بنیادی تحریروں کے ان معلمین کے مضامین سے واقف ہوں۔

س:۔کیا آپ نے مارکسی نظریہ کے خلاف بھی کبھی کوئی کتاب پڑھی ہے؟

ج:۔جی ہاں! عمومی طور پر مارکسی نظریہ کے خلاف ادب سے جانکاری رکھتا ہوں، بالخصوص اہم ترین کتاب پڑھی ہے۔

س:۔اہم ترین کتاب کون سی ہے؟

ج:۔ہٹلر کی تصنیف ''میری کہانی''

س:۔مسٹر کینن! کیا آپ نے مزدور اخبار بھی کبھی ایڈٹ کئے ہیں؟

ج:۔جی! بہت سے۔میں کم وبیش پچیس سال مزدور تحریک میں ورکنگ سوشلسٹ رہا ہوں۔

س:۔آپ نے جو اخبار ایڈٹ کئے ہیں ان میں سے کچھ کے نام آپ کو یاد ہیں؟

ج:۔ورکرز ورلڈ جو کنساس سٹی سے شائع ہوتا تھا۔ٹائلر کلیولینڈ، اوہیو سے شائع ہونے والے ملیٹنٹ کا ایڈیٹر تھا۔ سان فرانسسکو سے شائع ہونے والے لیبر ایکشن کا ایڈیٹر رہا۔اس کے علاوہ میں مزدور تحریک کے بے شمار اخبارات اور ورکرز ورلڈ کے ادارتی بورڈ کا ممبر رہا ہوں۔

س:۔کیا آپ نے کبھی سوشلزم اور مارکسی تحریک کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر بھی دیئے ہیں؟

ج:۔جی! یہ کام میں تیس سال سے کرتا چلا آرہا ہوں۔

سوشلزم سے مراد نیا معاشرہ ہے

س:۔ہمیں وہ وجوہات بتائیں جن کی بنا پر مسٹر کینن آپ نے کمیونسٹ پارٹی سے تعلقات ختم کئے؟

ج:۔جب روسی کمیونسٹ پارٹی میں ٹراٹسکی اور سٹالن کے گروپ کے بیچ تنازعہ شروع ہوا، یہ تنازعہ سوشلزم کے بہت سے بنیادی اصولوں پر تھا، تو رفتہ رفتہ یہ تنازعہ کمیونسٹ انٹرنیشنل میں پہنچا اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دیگر پارٹیوں کیلئے فکر کا باعث بنا۔میں اور کچھ دیگر لوگوں نے یہاں ٹراٹسکی کے مؤقف کا ساتھ دیا جس کی بنیاد پر ہمیں کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا۔

س:۔کیا آپ مختصراً ہمیں بتا سکتے ہیں کہ اس تنازعہ کی نوعیت کیا تھی؟

ج:۔یہ تنازعہ سوویت یونین کی حکومتی مشینری اور روس میں پارٹی کے سٹاف کے اندر بیوروکریسی کے مسئلے سے

شروع ہوا۔ٹراٹسکی نے پارٹی،حکومت اور یونینوں کے اندر اور ملک میں عمومی طور پر مزید جمہوریت کے لئے جدوجہد شروع کی۔ یہ جدوجہد جسے ٹراٹسکی نے حکومت کی بڑھتی ہوئی بیورو کریٹائزیشن کا نام دیا اور میں نے ٹراٹسکی سے اتفاق کیا۔اس نقطے سے شروع ہوکر سوشلسٹ تھیوری اور عمل کے تمام بنیادی اصولوں پر تنازعہ کی شکل اختیار کر گئی۔

س:۔اور اس تنازعہ کے نتیجہ میں آپ کو پارٹی سے نکال دیا گیا؟

ج:۔اس کے نتیجے میں ہمارے گروپ کو امریکہ میں پارٹی سے نکال دیا گیا اور روس میں بھی یہی کچھ ہوا۔

س:۔یہ کس سال کی بات ہے؟

ج:۔1928ء

س:۔بتایئے کہ جو گروپ پارٹی سے نکال دیا گیا اس کا کیا بنا؟

ج:۔ہم نے خود کو ایک گروپ کی صورت منظم کیا اور ملیٹنٹ (جفاکش) کے نام سے پرچہ نکالنا شروع کر دیا۔

س:۔اور مسٹر کینن اس گروپ کے سائز بارے بھی بتایئے؟

ج:۔شروع میں تو ہم تین لوگ تھے آہستہ آہستہ دیگر شہروں میں ہماری حمایت میں اضافہ ہونے لگا۔ چھ ماہ بعد جب ہماری پہلی کانفرنس ہوئی تو ملک بھر میں ہمارے ارکان کی تعداد سو تھی۔

س:۔اور کیا اس کے نتیجے میں آپ نے ایک پارٹی بنانے کا اعلان کر دیا؟

ج:۔جی ہاں! شروع میں یہ گروپ خود کو کمیونسٹ لیگ آف امریکہ کہتا تھا اور خود کو امریکی کمیونسٹ پارٹی کا دھڑا سمجھتا تھا۔اس کی کوشش تھی کہ پارٹی میں اس کے ارکان کی رکنیت اس شرط کے ساتھ بحال ہو جائے کہ ہمیں اپنے نظریات رکھنے اور ان پر بحث کرنے کی اجازت ہوگی۔ ہمارا یہ پروپوزل پارٹی نے رد کر دیا اور یوں ہم نے ایک آزاد تنظیم کے طور پر کام جاری رکھا۔1934ء میں ہمارا ایک اور تنظیم کے ساتھ اتفاق رائے ہو گیا۔اس تنظیم کا کمیونسٹ تحریک سے کبھی کوئی تعلق نہ رہا تھا بلکہ اس تنظیم کو ٹریڈ یونینوں نے جنم دیا تھا۔اس تنظیم کا اصل نام کانفرنس فار پروگریسو لیبر ایکشن تھا بعد ازاں اسے امریکن ورکرز پارٹی کا نام دے دیا گیا۔1934ء کے موسم خزاں میں ہمارا مشترکہ کنونشن ہوا اور ہم نے ورکرز پارٹی آف متحدہ امریکہ کے نام سے مشترکہ تنظیم بنانے کا اعلان کیا۔

س:۔اور یہ ورکرز پارٹی کتنا عرصہ کام کرتی رہی؟

ج:۔1934ء کے موسم خزاں سے لیکر 1936ء کے موسم بہار تک۔

س:۔اس کے بعد کیا ہوا؟

ج:۔ہم بطور تنظیم سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے۔سوشلسٹ پارٹی کے اندر بحث اور تنازعہ چل رہا تھا جس کا

اختتام 1935ء میں تقسیم کی صورت اس وقت ہوا، جب رجعت پسند گروہ پیچھے ہٹ گیا۔اس کے بعد سوشلسٹ پارٹی نے ایسے ترقی پسند افراد اور گروہوں کو شمولیت کی دعوت دی جو کسی پارٹی کے ساتھ ملحق نہ تھے۔

ہم نے اس دعوت کو قبول کیا اور 1936ء میں پارٹی میں شامل ہو گئے مگر پھر ہماری شرط وہی تھی جو ہم نے کمیونسٹ پارٹی کے سامنے رکھی تھی کہ ہمیں ہمارے مخصوص نظریات رکھنے اور پارٹی کے اندر ان پر بحث کی اجازت ہوگی۔یعنی بحث معمول کے مطابق تھی اور ہم پارٹی کے معمولات اور مشترکہ اقدامات پر ڈسپلن کے پابند تھے۔

س:۔آپ کا گروپ کتنا عرصہ سوشلسٹ پارٹی میں رہا؟

ج:۔تقریباً ایک سال۔

س:۔اور اس کے بعد کب ہوا؟

ج:۔سوشلسٹ پارٹی نے ہم پر اسی قسم کا افسر شاہانہ طریقہ کار مسلط کرنے کی کوشش کی جس قسم کا طریقہ کار کمیونسٹ پارٹی کے اندر تھا۔ان دنوں سوشلسٹوں کے ذہنوں میں کئی سوالات مچل رہے تھے بالخصوص سپین کی خانہ جنگی کے بارے میں۔

س:۔اور یہ کس سال کی بات ہے؟

ج:۔یہ 1936ء کی بات ہے مگر 1937ء میں اس نے نازک صورت اختیار کر لی۔سپین کے مسئلہ پر ہمارا واضح مؤقف تھا۔ہم سپین کے مسئلے کا بغور جائزہ لے رہے تھے اور پارٹی ارکان کو اپنے مؤقف بارے جانکاری فراہم کرنا چاہتے تھے۔

کچھ عرصہ تو اس کی اجازت دی گئی مگر پھر قومی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک حکم کے ذریعے مزید بحث پر پابندی لگا دی حتیٰ کہ اس مسئلے پر یونٹوں کی طرف سے قراردادوں پر بھی پابندی لگا دی گئی اور ہم نے اس حکم کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اپنے حقوق پر زور دیا۔انہی دنوں نیویارک میں انتخابی مہم کے مسئلے پر ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا تنازعہ لاگارڈیا کی دوسری انتخابی مہم کے مسئلے پر تھا۔سوشلسٹ پارٹی نے سرکاری طور پر لاگارڈیا کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ہم نے اس کی یہ کہہ کر مخالفت کی کہ کسی سرمایہ دار پارٹی کے امیدوار کی حمایت کرنا سوشلسٹ اصولوں کی نفی ہے لاگاڈیا ری پبلکن پارٹی، فیوژن پارٹی اور لیبر پارٹی کا امیدوار تھا۔ہم نے اس مسئلے پر اپنے مؤقف کی ترویج پر بھی زور دیا اور نتیجتاً ہمارے لوگوں کو مکمل طور پر پارٹی سے نکال دیا گیا۔

س:۔سوشلسٹ ورکرز پارٹی کب بنائی گئی؟

ج:۔دسمبر 1937ء کے آخری دن اور جنوری 1938ء کے پہلے یا دوسرے دن۔

س:۔اس کی تنظیم کاری میں کس کس نے حصہ لیا؟

ج:۔سوشلسٹ پارٹی سے نکالی گئی برانچوں نے (یہ نکالی گئی برانچیں ایک کمیٹی کے تحت کام کر رہی تھیں) اور اس کمیٹی کو ازاں قبل ہونے والی ایک کانفرنس نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ایک کنونشن کا انعقاد اور تیاری کرے۔ اس کنونشن میں نکالی گئی برانچوں کے ڈیلی گیٹ سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے پہلے کنونشن میں شریک ہوئے۔

س:۔کیا نکالی گئی برانچوں کی اس کمیٹی نے کوئی پرچہ بھی شائع کیا؟

ج:۔جی ہاں اس نے ایک پرچہ نکالنا شروع کیا جس کا آغاز مئی یا جون میں ہوا۔ ہم نے ''سوشلسٹ اپیل'' کی اشاعت کا آغاز کیا جو پارٹی کے قیام کے بعد اس کا سرکاری طور پر پرچہ بن گیا ایک سال بعد ہم نے اس کا نام بدل کر پرانا نام ملیٹنٹ رکھ دیا۔

س:۔آپ اپنی یادداشت پر زور دیجئے اور بتایئے سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے کنونشن میں کتنے لوگ شریک تھے؟

ج:۔میرے خیال سے سو کے لگ بھگ۔

س:۔اور کیا وہ پورے ملک سے آئے تھے؟

ج:۔جی ہاں تقریباً تیس شہروں سے...... پچیس یا تیس شہروں سے

س:۔اب یہ بتائیں کہ اس کنونشن نے کیا کیا؟

ج:۔کنونشن کے اہم ترین فیصلے تھے۔ تنظیم کا قیام، ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی منظوری، اس وقت کے مسائل پر قراردادیں، اور قومی کمیٹی کا انتخاب، جو ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی روشنی میں پارٹی امور چلائے۔

س:۔کیا اس نے کسی ایسی کمیٹی کا انتخاب کیا جو کنونشنوں کے درمیانی عرصہ میں امور کی نگرانی کرے۔

ج:۔جی! وہ قومی کمیٹی تھی۔

س:۔آپ نے کہا کہ اس نے ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی منظوری دی۔ میں آپ کو استغاثہ کا تحریری ثبوت اول دکھاتا ہوں جو ڈیکلریشن آف پرنسپلز اور سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا آئین ہے اور میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ وہی ہے جو اس سوشلسٹ ورکرز پارٹی کنونشن میں منظور کیا گیا؟

دستاویز گواہ کے حوالے کی جاتی ہے۔

ج:۔جی ہاں! یہ وہی ہے۔

س:۔کیا آپ کو یاد ہے کہ یہ ڈیکلریشن آف پرنسپلز کنونشن میں کس نے پیش کیا؟

ج:۔جی ہاں! اسے نکالی گئی برانچوں کی قومی کمیٹی نے پیش کیا اور اِس قومی کمیٹی کا انتخاب ازاں قبل ہونے والی گروپ کی ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا۔

س:۔کنونشن میں،سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے تاسیسی کنونشن میں پارٹی کا بنیادی نصب العین کیا قرار پایا؟

ج:۔مسٹرشیون ہاٹ،استغاثہ کب؟

س:۔(ازمسٹرگولڈ مین)اس وقت سےلیکرآج تک جب کہ آپ کٹہرے میں کھڑے ہیں۔

ج:۔میں یہ کہوں گا کہ پارٹی کا تب بھی یہی نصب العین تھا اور اب بھی یہی ہے کہ مارکسزم سوشلزم کے نظریات کو مقبول کیا جائے اور معاشرے کو سرمایہ دارانہ بنیادوں سے ہٹا کر کمیونسٹ بنیادوں پر استوار کرنے کے کام میں معاونت اور قیادت کی جائے۔

س:۔سوشلزم کی اصلاح کے کیا معنی ہیں؟

ج:۔سوشلزم کے دو معنی لئے جاتے ہیں اور عموماً ہمارے اندر لئے جاتے ہیں۔اس سے مراد مجوزہ نیا معاشرہ ہے اور اس سے یہ بھی مراد لیا جاتا ہے کہ وہ تحریک جو اس معاشرے کی تشکیل کیلئے چل رہی ہے۔

س:۔اس مجوزہ نئے معاشرے کی نوعیت کیا ہے؟

ج:۔ہم ایک ایسے معاشرتی نظام کا خاکہ پیش کرتے ہیں جس کی بنیاد ہو گی ذرائع پیداوار کی مشترکہ ملکیت، ذرائع پیداوار میں نجی منافع کا خاتمہ، تنخواہ داری نظام کا خاتمہ، معاشرے سے طبقاتی نظام کا خاتمہ۔

س:۔ایسے معاشرے کے قیام کی خاطر حکومت کی بابت آپ کیا کہیں گے اور یہ کہ سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا کیا مقصد ہے؟

ج:۔ہم نے اپنا نصب العین یہ طے کیا ہے کہ موجودہ سرمایہ دارانہ حکومت کی جگہ مزدور کسان حکومت کا قیام۔اس حکومت کا فریضہ یہ ہو گا کہ سرمایہ دارانہ معاشرے سے سوشلسٹ معاشرے کی جانب تبدیلی کا بندوبست بھی کرے اور اسے کنٹرول بھی کرے۔

س:۔جب آپ کہتے ہیں ''سرمایہ دارانہ حکومت'' اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔ہماری مراد ایک ایسی حکومت ہوتی ہے جو ایسے معاشرے سے جنم لیتی ہے جس کی بنیاد ملکی دولت اور ذرائع پیداوار سرمایہ داروں کی نجی ملکیت پر ہوتی ہے اور جو حکومت عمومی طور پر اس طبقے کے مفادات کی نگرانی کرتی ہے۔

س:۔اور اس کے مقابل آپ مزدور کسان حکومت بنانا چاہتے ہیں؟

ج:۔جی ہاں! ہم سرمایہ داروں کی جگہ مزدوروں کسانوں کی حکومت چاہتے ہیں جو کھل کر مزدوروں اور کاشت کاروں کے اقتصادی اور معاشرتی مفادات کی ترجمانی کرے گی۔

سوشلسٹ معاشرے میں حکومت انتظامی ادارہ ہوگی

س:-سرمایہ داروں سے کیا سلوک کیا جائے گا؟

ج:-مزدور کسان حکومت کے تحت حکومت کا اہم ترین فریضہ یہ ہوگا کہ اہم ترین ذرائع پیداوار کی نجی ملکیت کو عوام کی مشترکہ ملکیت میں منتقل کرے-

س:-ان انفرادی سطح پر ان سرمایہ داروں کا کیا بنے گا جو اپنی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے؟

ج:-''کیا بنے گا'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

س:-ان کو جان سے مار دیا جائے گا' کام پر لگایا جائے گا یا کیا کیا جائے گا؟

ج:-ہماری تھیوری کے تحت معاشرے کے تمام ثمرات برابری کی بنیاد پر ہر شہری کو حاصل ہوں گے-اس کا اطلاق مزدوروں کسانوں کی طرح سرمایہ داروں پر بھی ہوگا-

س:- جب آپ ''پیداواری دولت'' کا ذکر کرتے ہیں' کیا اس سے آپ کی مراد وہ دولت ہوتی ہے جو ایک فرد کی ملکیت ہو؟

ج:-نہیں...... جب ہم ذرائع پیداوار کی بات کرتے ہیں' ملکی دولت کی بات کرتے ہیں' اس سے ہماری مراد ہوتی ہے وہ دولت جو عوام کی ضروریات کی پیداوار کیلئے ضروری ہے-صنعت' ریلوے' کانیں وغیرہ وغیرہ- جہاں تک مجھے معلوم ہے مارکسی سوشلسٹوں نے ذاتی حوالے سے نجی ملکیت کے خاتمے کی بات کبھی نہیں کی- ہم ان اشیاء کی بات کرتے ہیں جو عوام کی ضروریات کی پیداوار کے لئے ضروری ہیں- یہ اشیاء عوام کی مشترکہ ملکیت میں ہونی چاہئیں-

س:-چھوٹے کاروبار کا کیا بنے گا' جس کے مالکان نے کسی کو ملازم نہیں رکھا ہوا؟

ج:- بہترین مارکسی سند یافتہ رائے اینگلز کے وقت سے یہ ہے کہ مزدور' کسان حکومت چھوٹے مالکان جو کسی کا استحصال نہیں کرتے' کو نہیں چھیڑے گی- ان کو اپنا زمیندارہ اپنی چھوٹی ملکیت' اپنی دستکاری کی دکان رکھنے کی اجازت ہوگی تا آنکہ وہ مشترکہ زمینداری کا قائل ہو جائے اور اپنی مرضی سے اپنی زمین اور اپنے ذرائع مشترکہ مقصد کے لئے وقف کر دے' صرف اسی صورت چھوٹے زمیندارے کی اجتماعیت عمل میں آئے گی-اس سارے عرصہ کے دوران ہمارے منشور کے تحت مزدور کسان حکومت ایسے کاروبار کی مدد کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ان کو اوزار اور کھادیں مناسب داموں مل رہی ہیں' قرضے کا بندوبست کیا جائے گا اور حکومت کا برتاؤ ایسا ہوگا

گویا وہ ان کے مفادات کی ترجمانی کرنے والی حکومت ہے۔

میں چھوٹے کسانوں کی بات کر رہا ہوں نہ کہ بڑے جاگیرداروں اور بنک مالکان کی جو لوگوں کا استحصال کرتے ہیں یا زمین ٹھیکے پر دیتے ہیں۔ ہم مزدور کسان حکومت کے پہلے مرحلہ میں بھی ان لوگوں کی زمین کو سوشلائز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں یہاں یہ کہوں گا کہ یہ سب کچھ ابتداء سے مارکسی نظریۂ ہے اور انقلاب روس میں لینن اور ٹراٹسکی نے بھی یہی کچھ کیا۔

س:۔اس سوشلسٹ معاشرے کا نظم و نسق کیسے چلایا جائے گا؟

ج:۔سوشلزم کو قدرتی طور پر نئی صورت حال سے جنم لینا ہوگا۔ جب معاشرتی انقلاب کا اطلاق میدان سیاست پہ ہو چکے گا اور سرمایہ دار حکومت کی جگہ مزدور کسان حکومت لے لے گی تو یہ مزدور کسان حکومت صنعتوں کو قومیائے گی، عدم مساوات کا خاتمہ کرے گی، عوام کی آمدن میں اضافہ کرے گی، ملکیت سے ہاتھ دھونے والے استحصالیوں کی جانب سے ردانقلاب کی کوششوں کا قلع قمع کرے گی، رفتہ رفتہ بطور جابرانہ قوت اس حکومت کا وزن اور اہمیت کم ہوتے جائیں گے۔

جب طبقاتی نظام کا خاتمہ ہو چکا ہو، استحصال کا خاتمہ ہو چکا ہو، طبقات کے درمیان کشمکش کا خاتمہ ہو چکا ہو، حکومت اپنے حقیقی معنوں میں اپنے وجود کا جواز کھونے لگتی ہے۔ حکومتیں بنیادی طور پر وہ اوزار ہوتی ہیں جن کے ذریعے ایک طبقہ دوسرے طبقے کو مغلوب رکھتا ہے۔ مارکس، اینگلز اور ان کے تمام بڑے پیروکاروں کی نظر میں، بقول اینگلز، حکومت بطور جابرانہ قوت، بطور مسلح قوت، رفتہ رفتہ مٹ جائے گی اور اس کی جگہ وہ خالص انتظامی کونسلیں لے لیں گی جن کے ذمہ پیداوار کی منصوبہ بندی، پبلک کاموں کی دیکھ بھال، تعلیم اور اس قسم کی ذمہ داریاں ہوں گی، آپ جب سوشلسٹ معاشرے میں قدم رکھتے ہیں تو بقول اینگلز حکومت اپنے خاتمے کی طرف بڑھتی ہے اور انسانوں کی حکومت کی جگہ اشیاء کی انتظامیہ لے لیتی ہے۔

سوشلسٹ معاشرے کی حکومت درحقیقت ایک انتظامی ادارہ ہوگی کیونکہ ہمارے خیال میں فوجوں، جیلوں اور جبر کی تب کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

سرمایہ داری کی تباہی کے دو اصول

س:۔سوشلزم کو لازمی امر بنانے والی معاشرتی طاقتیں مارکسزم کی نظر میں کون کون سی ہیں؟

ج:۔سرمایہ داری معاشرے کا وہ مرحلہ ہے جو ہمیشہ سے نہیں ہے۔ اپنے پیش رو نظاموں کی طرح سرمایہ داری

جاگیردارانہ معاشرے کے پیٹ میں پلی- اس کی بڑھوتری اور ارتقاء سرمایہ دارانہ معاشرے کے مقابل ہوا- آخر کار اس نے انقلابی ذرائع سے جاگیرداری کا خاتمہ کر دیا اور انسانی پیداواریت کو اس نے ناقابل بیان حد تک بڑھا دیا-

مسٹر شیون ہاٹ: ایک منٹ، مسٹر کینن! میرے خیال سے اس سوال کا جواب نسبتاً آسان انداز میں بھی دیا جا سکتا ہے- یہ محترم لگتا ہے اس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں اور میرے خیال سے یہ سوال اس کا متقاضی نہیں ہے-

س:-(از مسٹر گولڈن میں): یوں کیجئے مختصر انداز میں معاشرتی قوتوں کے بارے میں بتا دیں-

ج:- میرا تقریر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا- میں مختصراً ان قوتوں کا ذکر کرنا چاہ رہا تھا جو سرمایہ داری کو دیوالیہ پن کی طرف دھکیل رہی ہیں- وہ قوانین جن کے تحت-

مسٹر شیون ہاٹ: آپ سے یہ سوال نہیں پوچھا گیا- آپ سے پوچھا گیا تھا وہ کون سی قوتیں ہیں جو سوشلزم کو لازمی امر بناتی ہیں- بہرحال میں اصرار نہیں کرتا- آپ بات جاری رکھیں-

کینن: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں بھی اپنی تشریح کو مختصر الفاظ میں بیان کرنے کے لئے فکر مند ہوں-

سرمایہ داری کچھ اندرونی قوانین کے تحت کام کرتی ہے- ان قوانین کا تجزیہ پہلی بار مارکس نے پہلے ''کمیونسٹ مینی فیسٹو'' اور پھر ''سرمایہ'' میں کیا جو مارکس کی عظیم تحریریں ہیں-

دو اندرونی قوانین جو سرمایہ داری کے خاتمے اور اس کی جگہ سوشلزم کی استواری کو یقینی بناتے ہیں وہ یہ ہیں:

اول' ذرائع پیداوار کا نجی ملکیت میں ہونا اور اجرتی محنت سے اس اجرت پر کام لینا جو قدر میں اس شے سے سستی ہو جو مزدور تیار کر رہا ہے- اس کے نتیجہ میں سرپلس (زائد) پیدا ہوتا ہے جسے سرمایہ دار مالک نے منڈی میں فروخت کرنا ہوتا ہے- یہ بات تو واضح ہے کہ اجرتی مزدور کو جو معاوضہ ملتا ہے وہ اس شے کی کل قدر سے کم ہوتا ہے جو کہ اس نے تیار کی ہوتی ہے- لہٰذا وہ اپنی تیار کردہ شے کا اتنا حصہ ہی خرید سکتا ہے جتنے حصے کی اسے تنخواہ ملی ہوتی ہے- بقایا مارکس کے مطابق قدر زائد ہے اور اس قدر زائد کے لئے سرمایہ دار کو منڈی تلاش کرنا ہوتی ہے-

کسی ایک ملک میں سرمایہ داری جتنی پھیلتی ہے، مزدور کی محنت اتنی ہی بار آور ہوتی جاتی ہے اور قدر زائد میں بھی اسی لحاظ سے اضافہ ہوتا جاتا ہے جس کے لئے منڈی نہیں مل پاتی کیونکہ لوگوں کی اکثریت جو یہ دولت پیدا کرتے ہیں انہیں اتنی تنخواہیں نہیں ملتیں کہ وہ اسے خرید سکیں- اس کے نتیجہ میں سرمایہ داری وقفے وقفے سے بحرانوں کا شکار ہوتی ہے جسے وہ زائد پیداوار کہتے ہیں' بعض ایجی ٹیشن کرنے والے اسے کم کھپت کا نام دیتے ہیں مگر سائنسی الفاظ میں اسے زائد پیداور بھی کہا جاتا ہے-

سو سال بلکہ لگ بھگ دو سو سال ہو چلے ہیں' سرمایہ داری اپنی ابتداء سے اس طرح کے بحرانوں سے دوچار

ہوتی آئی ہے- ماضی میں سرمایہ داری نئی منڈیاں تلاش کر کے، سرمایہ کاری کے لئے نئے میدان تلاش کر کے اور استحصال کے لئے راستے تلاش کر کے ان حلقہ وار بحرانوں سے نکلتی آئی ہے جو ہر دس سال بعد آئے اور پیداور میں اضافے کی جانب اس نے سفر جاری رکھا-لیکن جب بھی سرمایہ داری میں کوئی ابھار آیا' اس نے کوئی نیا علاقہ دریافت کیا، دنیا اس کے لئے محدود ہوتی چلی گئی کیونکہ سرمایہ داری نے جہاں قدم گھسایا اس کے قوانین سائے کی طرح اس کے پیچھے پہنچ گئے اور یوں استحصال کے نئے طریقے بھی قدر زائد کا شکار ہو کر رہ گئے-

مثال کے طور پر متحدہ امریکہ جو یورپ کی زائد اشیاء کا ذخیرہ تھا اور جس نے یورپی سرمایہ داری کو بھی سانس لینے کا موقع دیا' ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں اب وہ خود اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ وہ خود بڑی مقدار میں سرپلس پیدا کرتا ہے اور اس منڈی کی خاطر یورپ سے لڑ رہا ہے جہاں وہ اپنا سرپلس فروخت کر سکے- لہٰذا نجی ملکیت اور اجرتی محنت کے مابین یہ زبردست تضاد سرمایہ داری کو ناقابل حل بحران سے دوچار کرتا ہے- یہ سرمایہ داری کا ایک قانون ہے-

دوسرا قانون وہ تنازعہ ہے کہ جو پیداواری قوتوں کے ارتقاء اور ان قومی سرحدوں کے مابین ہے جن تک یہ پیداواری قوتیں سرمایہ داری کے تحت محدود ہیں- سرمایہ دارانہ بنیادوں پر چلنے والا ہر ملک ایک سرپلس پیدا کرتا ہے جسے وہ اندرونی منڈی میں فروخت نہیں کر پاتا اور اس کی وجوہ میں نے پہلے بیان کر دی ہیں-

تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ سرمایہ داروں کو اس صورت میں غیر ملکی منڈی درکار ہوتی ہے- جہاں وہ اپنا سرپلس فروخت کر سکیں اور انہیں ایک غیر ملکی علاقہ درکار ہوتا ہے جہاں وہ اپنا زائد سرمایہ لگا سکیں- سرمایہ داری کو یہ مسئلہ درپیش ہے کہ دنیا مزید بڑی نہیں ہو رہی- اس کا حجم ویسے کا ویسا ہے جبکہ ہر ترقی یافتہ سرمایہ دارانہ ملک اپنی پیداوارانہ قوتوں کو اس قدر ترقی دے رہا ہے جو اس کی اندرونی کھپت سے کہیں زیادہ ہے- یا وہ اسے منافع پر نہیں بیچ سکتا- اس کے نتیجہ میں پہلی عالمی جنگ کا زبردست دھماکہ ہوا- 1914ء کی عالمی جنگ ہماری تھیوری اور نظریہٗ کے مطابق سرمایہ دارانہ دنیا کے دیوالیہ پن بحران کا سگنل تھی-

س:-سرمایہ داری کے تحت کام کرنے والے اصول مقابلہ کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

ج:-سرمایہ داروں کے مابین مقابلہ بازی لازمی طور پر بڑے سرمایہ داروں کو جنم دیتی ہے وہ بڑے سرمایہ دار جن کے پاس جدید ترین' بہترین اور زیادہ صلاحیت رکھنے والا کارخانہ ہوتا ہے اور وہ چھوٹے سرمایہ داروں کو تباہ کر کے یا انہیں اپنے اندر جذب کر کے ان کا خاتمہ کر دیتے ہیں یہاں تک کہ آزاد مالکوں کی مسلسل تعداد کم سے کم جبکہ مفلسوں کی تعداد تیزی سے بڑھتی جاتی ہے' دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں ہوتا جاتا ہے اور عوام بالخصوص مزدوروں کی بڑی تعداد کے معاشی و معاشرتی مسائل بڑھتے چلے جاتے ہیں-

میں نے 1914ء کی عالمی جنگ کا ذکر کیا کہ وہ جنگ علامت تھی اس بات کی کہ سرمایہ داری اپنے مسائل پرامن انداز میں حل کرنے کے قابل نہیں رہی- انہیں گیارہ ملین لوگ مارنے پڑے پھرامن قائم کیا تاکہ نئے سرے سے یہ سب کچھ کیا جاسکے- مارکسی سوشلسٹوں کی نظر میں یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ سرمایہ داری اپنے مسائل کے حل کی صلاحیت کھوچکی ہے-

س:-سوشلزم کی خاطر سوشلسٹ ورکرز پارٹی سمیت دیگر پارٹیوں کے ایجی ٹیشن کی بابت آپ کیا کہیں گے؟

ج:-مارکسی سوشلزم، اگر میں یہاں وضاحت کرسکوں، خیالاتی سوشلزم سے ہماری تعلیمات کے مطابق مختلف ہے- خیالاتی سوشلزم ان لوگوں کا نظریۂ ہے جو بہتر معاشرے کا تصور رکھتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ بہتر معاشرے کا صرف تصور ہی ضروری ہے اور لوگوں کو اس بہتر معاشرے کے لئے قائل کیا جاسکتا ہے اور مسائل حل کئے جاسکتے ہیں- مارکسی سوشلزم کی ابتداء اس نظریے سے ہوتی ہے کہ سرمایہ اپنے اندرونی قوانین کے نتیجے میں معاشرے کو سوشلسٹ حل کی جانب دھکیلتا ہے- میں نے جنگ کا ذکر کیا- میں نے سرمایہ دار قوموں کے مابین تنازع کا ذکر کیا جو ہر وقت یا حالت جنگ میں ہیں یا انہوں نے نئی جنگ کے لئے جنگ بندی کررکھی ہے- میں 1929ء کے معاشی بحران کا ذکر کرنا چاہوں گا ڈیڑھ کروڑ صحت مند امریکی کام کرنے کے خواہش مند تھے مگر انہیں کام نہیں مل رہا تھا- سرمایہ داری نامی ڈھانچے کی خرابی صحت کی یہ ایک اور علامت تھی جبکہ بے روزگاری کا عفریت پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھا-

حقیقی انقلابی عناصر، سوشلزم کی جانب لے جانے والی حقیقی قوتیں وہ تضادات ہیں جو سرمایہ داری کے اپنے اندر پائے جاتے ہیں- ہمارے ایجی ٹیشن کا کام یہ ہے کہ معاشرتی انقلاب کے راستے پر نظریاتی حوالے سے امکانات کی پیشن گوئی کرے، لوگوں کے ذہنوں کو اس کے لئے تیار کرے، انہیں اس کے لئے قائل کرے، انہیں منظم کرے تاکہ وہ اس عمل کو تیز کرسکیں اور مؤثر انداز میں انقلاب برپا کرسکیں- ایجی ٹیشن صرف یہی کچھ کرسکتا ہے-

س:-فاشزم کا عنصر کیا کردار ادا کرسکتا ہے؟

ج:-فاشزم ایک اور علامت ہے جو سرمایہ دارانہ معاشرے میں نمودار ہوتی ہے جب وہ تباہی اور بحران کے دور سے گزرتا ہے اور اس قابل نہیں رہتا کہ جمہوری پارلیمانی طریقہ سے معاشرے کے اندر توازن برقرار رکھ سکے، جمہوری پارلیمانی نظام سرمایہ داری کے عروج کے دور میں اس کا نظام حکومت رہا ہے، فاشزم ترقی کرتا ہے انسانیت کے لئے خطرہ بن جاتا ہے اور مزدوروں کیلئے زبردست وارننگ بن جاتا ہے کہ اگر انہوں نے خود کو متحرک نہ کیا اور چیزوں کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا تو لمبے عرصے کیلئے ان کا بھی وہی انجام ہوگا جس کا سامنا جرمنی، اٹلی اور بعض دیگر

یورپی ممالک کو کرنا پڑ رہا ہے-

س:-سوشلزم کو لازمی امر بنانے والی معاشرتی طاقتیں مارکسزم کی نظر میں کون کون سی ہیں؟

ج:-سرمایہ داری معاشرے کا وہ مرحلہ ہے جو ہمیشہ سے نہیں ہے-اپنے پیش رو نظاموں کی طرح سرمایہ داری جاگیردارانہ معاشرے کے پیٹ میں پلی-اس کی بڑھوتری اور ارتقاء سرمایہ دارانہ معاشرے کے مقابل ہوا-آخر کار اس نے انقلابی ذرائع سے جاگیرداری کا خاتمہ کر دیا اور انسانی پیداواریت کو اس نے ناقابل بیان حد تک بڑھا دیا-

معاشرتی اور سیاسی انقلاب کا فرق

س:-ڈیکلریشن آف پرنسپلز کا کیا مقصد تھا؟

ج:-عمومی مقصد تو تھا اپنے اصولوں کو واضح تحریری شکل دینا' دنیا کو بتانا کہ ہماری پارٹی کا نصب العین کیا ہے اور پارٹی کے لئے کنونشن کے بعد کا لائحہ عمل متعین کرنا' ان نظریات اور خیالات کو ترتیب دینا جو پارٹی اور نیشنل کمیٹی کی راہنمائی کر سکیں' پرچے کے لئے ضابطہ مقرر کر سکیں وغیرہ وغیرہ-

س:-کیا ڈیکلریشن آف پرنسپلز تیار کرنے والی کمیٹی نے کچھ خفیہ ضابطے بھی اس میں شامل کئے تھے جو کنونشن میں یا کسی اور شخص کے سامنے پیش نہیں کئے گئے؟

ج:-نہیں! ہم نے اپنے تمام نظریات کو اس میں پیش کر دیا تھا-اس کے علاوہ کوئی چارہ کار بھی نہیں-

یہ ناممکن ہے کہ کسی سیاسی تحریک کی تعمیر آپ ایک پروگرام پر کریں اور اس تحریک سے توقع رکھیں کہ وہ کسی اور نصب العین کو پورا کرے گی-میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ تو ایک سیاسی قانون ہے جو ہر سیاستدان کو معلوم ہے ہر سیاسی پارٹی اور سیاستدان اپنے نعروں کا پابند ہوتا ہے-اگر کوئی پارٹی ایسا نعرہ یا پروگرام پیش کرے......

مسٹر شیبون ہاٹ: شکریہ مسٹر کینن! آپ نے سوال کا جواب دیدیا ہے-

عدالت:-آپ کے خیال میں یہ قابل بحث نہیں؟

مسٹر گولڈ مین: چلیں! کرلیں بحث

س:-یہ بتائیں ڈیکلریشن آف پرنسپلز کتنا عرصہ لاگو رہا؟

ج:-جنوری 1938ء کے پہلے ہفتہ سے لیکر دسمبر 1940ء تک-

س:-اور پھر 1940ء کے آخری مہینے میں کیا ہوا؟

ج:- پارٹی کے ایک خصوصی کنونشن میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ ڈیکلریشن آف پرنسپلز کو منسوخ کر دیا جائے اور نیشنل کمیٹی کو ہدایت کی گئی کہ وہ نیا ڈرافٹ تیار کرے جسے پارٹی کی اگلی کانفرنس یا کنونشن میں منظور کیا جائے-

س:- کنونشن نے ایسا کیوں کیا؟

ج:- بنیادی وجہ میرے خیال سے یہ تھی کہ کانگرس نے ورہیز ایکٹ (Voorhis Act) نامی ایک قانون منظور کیا تھا جس کے مطابق عالمی تنظیموں سے تعلق رکھنے والی پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا- بنیادی وجہ یہ تھی-

ثانوی وجوہات یہ تھیں کہ اس دوران لیبر پارٹی کے مسئلے پر پارٹی نے اپنا مؤقف تبدیل کر لیا تھا- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مسائل اپنی اہمیت کھو بیٹھے تھے اور ہم ایک نئے ڈرافٹ کی ضرورت محسوس کر رہے تھے-

س:- کیا آپ ہمیں مختصراً بتا سکتے ہیں کہ لیبر پارٹی سے متعلق نقطہ نظر کی تبدیلی کس نوعیت کی تھی؟

ج:- ہم نے اپنا نقطہ بالکل بدل دیا تھا- ڈیکلریشن کی منظوری کے وقت ہم نے لیبر پارٹی کی تعمیر کی تجویز کو رد کر دیا تھا- لیبر پارٹی سے مراد ایسی پارٹی تھی جس کی بنیاد ٹریڈ یونینیں ہوں- 1938ء کے موسم گرما میں ہم نے اس بارے اپنے مؤقف کو تبدیل کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ تحریک ہمارے گزشتہ مؤقف کے برعکس زیادہ ترقی پسندانہ امکانات کی حامل ہے-

س:- اس تبدیلی کو لاگو کرنے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا؟

ج:- نیشنل کمیٹی نے اپنے تبدیل شدہ مؤقف پر مبنی ایک قرارداد پیش کی- یہ قرارداد انٹرنل بلیٹن کے ذریعے پارٹی ممبران کو بھیجی گئی- بحث کا آغاز کیا گیا اور میرے خیال سے بحث کے لئے ساٹھ دن کا وقت مقرر کیا گیا جس کے دوران ان تمام ارکان کو حق حاصل تھا کہ وہ اس قرارداد کے حق میں یا مخالفت میں اپنی رائے بھیجیں-

پارٹی میں اس قرارداد پر تفصیلی بحث ہوئی- درحقیقت نیشنل کمیٹی کے تمام ارکان اس قرارداد سے متفق نہ تھے- بحث کے اختتام پر ممبران نے اس قرارداد پر ریفرنڈم میں ووٹ دیا اور اکثریت نے ترمیم شدہ قرارداد کے حق میں ووٹ دیا-

س:- ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی معطلی کے بعد نئے ضابطہ اصول کے حوالے سے کیا کوئی اقدام کیا گیا؟

ج:- ہم نے ڈیکلریشن کا نیا ڈرافٹ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی-

س:- اور کیا پھر ڈرافٹ تیار کیا گیا؟

ج:- جی ڈرافٹ تیار کیا گیا- اس مقدمے کے آغاز پر ہماری شکاگو میں ایک کانفرنس ہوئی- میرا خیال ہے 11,10 اور 12 اکتوبر کو ہم نے نیشنل کمیٹی کی ایک میٹنگ کے سلسلے میں کانفرنس کا انعقاد کیا اور اس کانفرنس

میں ڈرافٹ پیش کیا گیا جسے کانفرنس نے اسے بحث اور مجوزہ ترامیم کے لئے پارٹی کے اندر پیش کرنے کے لئے منظور کیا۔

(مندرجہ بالا بیان مارکسی پارٹیوں کے اندر جمہوری طریقہ کار اور جمہوری طرزِ عمل کی بہترین وضاحت ہے۔مترجم)

س:۔(از مسٹر گولڈ مین): کیا مسٹر کینن! ڈیکلریشن آف پرنسپلز جسے پہلے منظور کیا گیا تھا اور ازاں بعد معطل کر دیا گیا تھا' اس میں معاشرتی انقلاب کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔

ج:۔جی ہاں۔

س:۔''معاشرتی انقلاب'' سے کیا مراد ہے؟

ج:۔معاشرتی انقلاب سے مراد ہے تبدیلی' معاشرے کی سیاسی واقتصادی تبدیلی۔

س:۔اور اس تبدیلی کی نوعیت کیا ہے؟

ج:۔اس کی نوعیت بہت بنیادی ہے جو پراپرٹی سسٹم (ملکیتی نظام) اور پیداوار کے طریقہ کار کو متاثر کرتی ہے۔

س:۔کیا معاشرتی اور سیاسی انقلاب میں کوئی فرق ہے؟

ج:۔ہاں! سیاسی انقلاب معاشرے کے بنیادی اقتصادی ڈھانچے اور ملکیتی بنیادوں میں کوئی ترقی پسندانہ تبدیلی لائے بغیر بھی آ سکتا ہے۔

اس کے برعکس معاشرتی انقلاب نہ صرف حکومت کو متاثر کرتا ہے بلکہ اقتصادی نظام کو بھی متاثر کرتا ہے۔

س:۔کیا آپ معاشرتی اور سیاسی انقلابات کی کچھ مثالیں دے سکتے ہیں؟

ج:۔جی ہاں! 1789ء کا عظیم انقلاب فرانس......

مسٹر شیون ہاٹ:۔کیا وہ سیاسی انقلاب تھا یا معاشرتی؟

گواہ:۔وہ معاشرتی انقلاب تھا کیونکہ اس نے معاشرے میں رائج جاگیردارانہ ملکیتی نظام کی جگہ سرمایہ دارانہ ملکیتی نظام کو لاگو کر دیا تھا۔

س:۔(از مسٹر گولڈ مین):''جاگیردارانہ ملکیت'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔یہ ایک پورا اقتصادی نظام تھا ایک ایسے معاشرے کا جس کی بنیاد حقوق' مراعات' پابندیوں' غلام داری وغیرہ پر تھی۔سرمایہ دارانہ نجی ملکیت نے کھیتوں کو کسانوں کی ملکیت بنایا اور غلام داری کے تمام نشانات مٹاتے ہوئے اسکی جگہ تنخواہ دار مزدور کو لے آئی اور یوں فرانس کی معیشت میں ایک بنیادی تبدیلی لیکر آئی۔

س:۔اور کیا آپ ہمیں سیاسی انقلاب کی کوئی مثال دے سکتے ہیں؟

ج:۔ایسے دو انقلابات 1830ء اور 1848ء میں عظیم معاشرتی انقلاب کے بعد فرانس میں ہی آئے یعنی یہ وہ

انقلابات تھے جن کے نتیجے میں ملک کی حکمران بیوروکریسی تو تبدیل ہوئی مگر ملکیتی نظام کو ان انقلابات نے نہیں چھیڑا۔

س:۔ پچھلے دنوں پانامہ میں جو انقلاب آیا جہاں محلاتی سازش کے نتیجے میں ایک حکومت کی جگہ دوسری حکومت نے لے لی، وہ بھی سیاسی انقلاب تھا کہ اس نے معاشرے میں اقتصادی کردار کو متاثر نہیں کیا۔

ج:۔ ہم سمجھتے ہیں امریکی خانہ جنگی ایک معاشرتی انقلاب تھا کیونکہ اس کے نتیجے میں غلامانہ محنت اور ملکیت کا خاتمہ کیا اور اس کی جگہ سرمایہ دارانہ اجارہ داری اور تنخواہ دار مزدور طبقے کو استوار کیا۔

سوشلسٹ انقلاب کیلئے شرائط

س:۔ مارکسی نظریات کے مطابق کون سے حالات ہیں جن میں سرمایہ داری کے خلاف سوشلسٹ انقلاب آتا ہے؟

ج:۔ میں بہت سارے حالات کی نشاندہی کر سکتا ہوں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ موجودہ معاشرہ مزید ترقی کے تمام امکانات کھو چکا ہو۔ مارکس نے یہ قانون وضع کیا تھا کہ جب تک کوئی معاشرہ ترقی کے تمام امکانات سے عاری نہ ہو چکا ہو، تب تک اس کی جگہ نیا معاشرہ تشکیل نہیں پا سکتا۔ آپ کہہ سکتے ہیں یہ معاشرتی انقلاب کے لئے بنیادی شرط ہے۔

اس کے علاوہ ہماری تحریک نے بہت سی دیگر شرائط بھی تسلیم کی ہیں۔

عوام کی مایوسی اور تباہ حالی اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ وہ ہر صورت ایک بڑی تبدیلی کے خواہش مند ہوں۔ بے روزگاری، فاشزم اور جنگ، جن کا حل موجودہ حکمران طبقے کے پاس ہرگز نہیں ہے، ایسے مسائل دن بدن بڑھتے جا رہے ہوں۔ محنت کاروں کے اندر سوشلسٹ نظریات اور سوشلسٹ انقلاب کے لئے زبردست جذبات پائے جا رہے ہوں۔

اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے ان تمام شرائط کے ساتھ ساتھ ایک مزدور پارٹی کا ہونا ضروری ہے جو مزدوروں کی تحریک کو منظم کرے اور بحران کے انقلابی حل کے لئے اس مزدور تحریک کی قیادت کر سکے۔

س:۔ سرمایہ داری کے انحطاط کا جو عنصر ہے اور یہ حقیقت کہ وہ مزید ترقی کے امکانات کھو چکی ہے، اس کی وضاحت متحدہ امریکہ کے حوالے سے آپ کیسے کریں گے؟

ج:۔ اگر عالمی سطح پر دیکھا جائے تو سرمایہ داری مزید ترقی کے امکانات سے 1914ء میں عاری ہو چکی تھی۔ عالمی سطح پر تب سے سرمایہ داری پیداواریت کا وہ ہدف حاصل نہیں کر سکتی جو 1914ء میں تھا۔ دوسری جانب امریکہ، جو

عالمی سرمایہ داری کا مضبوط ترین حصہ ہے اور اس عرصہ میں جبکہ عالمی سطح پر سرمایہ داری انحطاط کا شکار تھی' وہ اقتصادی ابھار کے دور سے گزر رہا تھا- مگر امریکی سرمایہ داری بھی جیسا کہ 1929ء کے اقتصادی بحران سے ظاہر ہوا اور اب جنگی تیاریوں سے واضح ہو رہا ہے' یقینی طور پر انحطاط کے دور میں داخل ہو چکی ہے-

س:- انحطاط کی علامات کیا ہیں؟

ج:- اس کی علامات ہیں پندرہ ملین بے روزگاروں کی فوج' 1929ء سے مسلسل پیداوار میں کمی' یہ حقیقت ہے کہ آج بہتر پیداواری انڈیکس کا تقریباً انحصار اسلحہ سازی پر ہے جو کہ مستقل استحکام کی ممکنہ بنیاد نہیں بن سکتی-

س:- انقلابی صورتحال کے لئے دوسری شرط یعنی مسائل حل کرنے سے حکمران طبقے کا قاصر ہونا' موجودہ حالات کی روشنی میں اس کے بارے آپ کیا کہیں گے؟

ج:- اس ملک میں ابھی حالات اس نازک صورت تک نہیں پہنچے کہ کہا جائے ملک انقلاب کے دہانے پر کھڑا ہے- وہ اپنے مسائل حل نہیں کر سکتے مگر انہیں ابھی اس کا علم نہیں-

مسٹر اینڈرسن (استغاثہ):- مسٹر رپورٹر! جواب کا آخری حصہ کیا تھا؟

گواہ:- میں نے کہا تھا کہ امریکی حکمران طبقہ اپنے مسائل حل نہیں کر سکتا مگر اسے خود ابھی اس بات کا علم نہیں-

مسٹر اینڈرسن:- اوں ہوں!

گواہ:- میں یہ بات دانائی جھاڑنے کے لئے نہیں کہہ رہا کیونکہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں' حکمران طبقے کا اپنے اوپر اعتماد ختم ہونا ضروری ہے جیسا کہ ان ملکوں میں ہوا جہاں انقلاب آئے-

س:- (مسٹر گولڈ مین) ملک میں سوشل سسٹم بہتر بنانے کے لئے صدر روزویلٹ کے اقدامات بارے آپ کی پارٹی کا کیا موقف ہے؟

ج:- ''سوشل سسٹم بہتر بنانے'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

س:- 1929ء کے بحران کے بعد سرمایہ داری کو پھر سے متحرک کرنا-

ج:- نیوڈیل (New Deal) کے تمام اقدامات اس ملک میں ممکن ہو سکے، نہ کہ یورپ کے غریب ممالک میں کیونکہ اس ملک میں دولت کا زبردست ارتکاز ہوا ہے- مگر نیوڈیل کے زیر اہتمام اربوں ڈالر خرچ کر کے جو نتیجہ نکلا وہ تھا مصنوعی استحکام جو آخر کار پارہ پارہ ہو گیا- اب روزویلٹ انتظامیہ یہ مقصد جنگی ابھار (War boom) کے ذریعے حاصل کرنا چاہتی ہے یعنی اسلحہ سازی کے ذریعے' معاشی ترقی کے ذریعے مگر ہمارے خیال میں اس کے ذریعے بھی مستقل استحکام حاصل نہیں ہو سکتا-

س:- جہاں تک تعلق ہے عوام کی بدحالی اور مایوسی کے عنصر کا اس حوالے سے امریکہ کے بارے میں آپ

کیا کہیں گے؟

ج:- ہمارے خیال سے 1929ء کے بعد سے یہاں عوام کا معیار زندگی بری طرح گرا ہے- وہ ابھی اس مرحلے پر نہیں پہنچے جس کا میں نے ذکر بطور ایک شرط کے کیا تھا کہ جب انقلابی احساسات کو زبردست ابھار ملتا ہے مگر 1929ء کے بعد سے لاکھوں امریکی محنت کش مفلوک ہوگئے ہیں اور ہمارے خیال سے یہ انقلاب کی ایک شرط کی یقینی علامت کا ارتقاء ہے-

س:- کیا پارٹی یا پارٹی کے کسی ذمہ دار رکن نے کبھی وقت کا تعین کیا ہے کہ عوام اتنے عرصہ میں مفلوک الحال اور تباہی کے مرحلے میں پہنچیں گے اور سوشلزم کو نجات کے طور پر قبول کریں گے؟

مسٹر شیون ہاٹ! صرف ہاں یا ناں میں جواب دیجئے-

مسٹر گولڈ مین: آپ ہاں یا ناں میں جواب دیں پھر مزید اس پر بات ہوگی-

مسٹر شیون ہاٹ :- میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات تحریری طور پر یا زبانی طور پر موجود ہے اور اگر ہے تو حالات کی وضاحت کیجئے-

گواہ: سالوں کے حوالے سے پیشن گوئی تو مجھے یاد پڑتا ہے کبھی نہیں کی گئی البتہ یہ سوال ضرور اٹھتا رہا ہے اور اس پر بحث ہوئی ہے اور اس بارے مختلف رائے پائی جاتی ہیں- اگر آپ چاہتے ہیں تو میں مختصراً اس بارے آپ کو بتا سکتا ہوں-

مسٹر شیون ہاٹ:- میں اس پر اعتراض کرتا ہوں-

مسٹر گولڈ مین:- معزز عدالت! انقلاب کب آئے گا اور کن حالات میں آئے گا اس بابت مدعا علیہان نے جو کچھ کہا اس کا حکومت کی طرف سے پورا ثبوت ہے اور میں اس حوالے سے پارٹی کے سربراہ کا واضح بیان حاصل کرنا چاہتا ہوں-

شیون ہاٹ گواہ: میں اپنا اعتراض واپس لیتا ہوں-

گواہ: سالوں کے حوالے سے مجھے کوئی پیشن گوئی یاد نہیں- ہماری تربیت تاریخی طریقہ کار کے حوالے سے ہوئی ہے ہم تاریخ کے حوالے سے سوچتے ہیں-

مسٹر شیون ہاٹ: برائے مہربانی سوال کا جواب دیجئے- آپ نے کہا سالوں کے حوالے سے آپ کو کوئی پیشن گوئی یاد نہیں مگر اس سوال پر بحث ہوتی رہی ہے- یہ بتایئے اس پر کس نے بحث کی اور یہ بحث کہاں ہوئی بجائے یہ بتانے کے کہ آپ سوچتے ہیں؟

گواہ: درست- ہماری تحریک کے ابتدائی دنوں میں ٹراٹسکی نے یہ تھیسس پیش کیا کہ امریکہ سوشلسٹ بننے والا

آخری ملک ہوگا اور یہ کہ تمام یورپ سوشلسٹ یورپ کو امریکی سرمایہ داری کی مداخلت کے خلاف اپنا دفاع کرنا ہوگا-

ازاں بعد 1929ء کے بحران کے موقع پر ٹراٹسکی نے اپنی پیش گوئی میں ترمیم کی اور کہا کہ امریکہ سوشلسٹ انقلاب کے راستے پر چلنے والا پہلا ملک بھی ہوسکتا ہے- اس قسم کی مختلف آراء ہمارے اندر پائی جاتی ہیں مگر کوئی حتمی رائے یا حتمی فیصلہ اس پر موجود نہیں-

س:- (ازمسٹر گولڈ مین) متحدہ امریکہ میں انقلاب کے حوالے سے آپ نے جو ایک یہ شرط بیان کی کہ لوگوں کی اکثریت سوشلسٹ نظریہ کو قبول کرے گی' اس شرط کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ امریکہ کے موجودہ حالات کے حوالے سے آپ اسے کس طرح دیکھتے ہیں؟

ج:- اس کا میں کہوں گا فقدان پایا جاتا ہے-

س:- اس کی وضاحت کیجئے-

ج:- امریکی عوام کی اکثریت سوشلسٹ نظریات سے ابھی واقف نہیں- اس کا اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے- ہمارے انتخابی نتائج سے' ہمارے جلسوں میں حاضری سے' ہمارے پرچے کی سرکولیشن سے' وغیرہ وغیرہ- اس وقت امریکی عوام کا بہت محدود حلقہ سوشلسٹ نظریات میں دلچسپی رکھتا ہے-

س:- نیویارک میں میئر کے لئے الیکشن میں آپ کو کتنے ووٹ ملے؟

ج:- مجھے نہیں معلوم انہوں نے سارے ووٹ گنے یا نہیں......

عدالت: اب ہم وقفہ کریں گے-

(سہ پہر کا وقفہ)

س (ازمسٹر گولڈ مین):- میں امریکہ میں سوشلسٹ انقلاب کے لئے رکھی گئی شرائط میں سے ایک شرط کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں یعنی یہ شرط کہ پارٹی ہونا ضروری ہے اور میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا اس وقت یہ شرط پوری ہو رہی ہے؟

ج:- نہیں- قابل ذکر اثر رکھنے والی پارٹی ہرگز بھی موجود نہیں-

س:- معاشرتی تبدیلی سے قبل پارٹی کیا کردار ادا کرتی ہے؟

ج:- پارٹی جب ایک اقلیتی پارٹی ہو تو وہ صرف اتنا کرسکتی ہے کہ اپنے پروگرام اور نظریات کو مقبول بنائے اور یہ مقصد اخبارات کی اشاعت' میگزینوں کی اشاعت، کتابیں اور پمفلٹ شائع کرکے' جلسے کرکے' ٹریڈ یونینوں کے اندر کام کرکے' پراپیگنڈے اور ایجی ٹیشن کے ذریعے حاصل ہوسکتا ہے-

س:- کیا آپ عدالت اور جیوری کو یہ بتائیں گے کہ ''طبقاتی جدوجہد'' سے کیا مراد ہے جس کا مارکس ذکر کرتا ہے؟

ج:- میں دو جملوں میں یقیناً اس کی وضاحت نہیں کرسکتا- کیا آپ طبقاتی جدوجہد کا حوالہ موجودہ معاشرے کے حوالے سے دے رہے ہیں؟

س:- جی ہاں- آپ موجودہ معاشرے کے حوالے سے طبقاتی جدوجہد تک محدود رہیں-

ج:- مارکس کے مطابق موجودہ معاشرہ دو اہم طبقوں میں بٹا ہوا ہے- ایک ہے سرمایہ دار طبقہ یا بورژوازی-

بورژوازی فرانسیسی لفظ ہے جسے مارکس نے ''جدید سرمایہ دار'' کے لئے استعمال کیا-

دوسرا اہم طبقہ مزدور طبقہ ہے یعنی پرولتاریہ- معاشرے میں یہ دو خاص طبقے ہیں- سرمایہ دار مزدوروں کا استحصال کرتے ہیں- ان دونوں کے بیچ مفادات کی مستقل کش مکش پائی جاتی ہے، دونوں کے درمیان ایک ان مٹ جدوجہد ہو رہی ہے جس کا خاتمہ صرف پرولتاریہ کی فتح اور سوشلزم کے قیام کی صورت میں ہی ہوسکتا ہے-

س:- ''محنت کش طبقہ'' میں آپ کس کس کو شامل کریں گے؟

ج:- محنت کش یا پرولتاریہ کی اصطلاع ہم جدید تنخواہ دار مزدور کے لئے استعمال کرتے ہیں- اکثر اس اصطلاع کو وسعت دیکر اسے محنت کار کسان، ہاری اور مزارع کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے- مگر یہ مارکس کے الفاظ کا سائنسی اور جامع استعمال نہیں ہے-

س:- مارکسی نظریات کے مطابق اور کون کون سے طبقے ہیں جو سرمایہ دار اور مزدور طبقے کے علاوہ پائے جاتے ہیں؟

ج:- معاشرے کی ان دو طاقتوں طبقوں کے درمیان میں مارکس کی وضاحت کے مطابق پیٹی بورژوا طبقہ پایا جاتا ہے-

پیٹی بورژوا طبقہ چھوٹے مالکان، چھوٹے کاروباری لوگوں پر مشتمل ہے جن کی اپنی دکان ہے، چھوٹا سٹور ہے یا وہ چھوٹے کسان، جن کا اپنا زمیندارہ ہے، پر مشتمل ہے- مارکس نے اس طبقے کو پیٹی بورژوا طبقہ قرار دیا ہے-

س:- پروفیشنل طبقہ کے بارے میں آپ کی پارٹی کا کیا رویہ ہے؟

ج:- مارکسی اصطلاح کے مطابق وہ بھی پیٹی بورژوازی میں شمار ہوتے ہیں-

س:- اس مڈل کلاس کے بارے میں پارٹی کا کیا رویہ ہے؟

ج:- پارٹی کی رائے ہے کہ محض تنخواہ دار طبقہ کامیابی سے معاشرتی انقلاب برپا نہیں کرسکتا-

مزدوروں کے لئے پیٹی بورژوازی کی فیصلہ کن حمایت بالخصوص چھوٹے کسانوں کی حمایت ضروری ہے- روسی اور جرمن انقلاب کے تجربات کی روشنی میں ٹراٹسکی نے بار بار یہ کہا کہ یہ حمایت انقلاب کی کامیابی کے لئے ضروری ہے- مزدوروں کے لئے لازمی ہے کہ انہیں پیٹی بورژوازی کی حمایت حاصل ہو ورنہ فاشسٹ ان کو ساتھ ملا لیں گے اور ترقی پسندانہ معاشرتی انقلاب کی جگہ رجعت پسندانہ ردانقلاب آ جائے گا-

س:-''پرولتاری آمریت'' کی اصطلاح کی وضاحت کیجئے؟

ج:-''پرولتاری آمریت'' مارکس کی اصطلاح ہے جو اس نے اس ریاست کے لئے استعمال کی جو سرمایہ داری کی خاتمے اور سوشلسٹ معاشرے کے قیام کے دوران عبوری عرصہ میں قائم ہوگی- یعنی مزدوروں کسانوں کی حکومت' جو مارکس وادیوں کی نظر میں' ایک طبقاتی آمریت ہوگی جو مزدوروں کسانوں کی کھل کر ترجمانی کرے گی اور سرمایہ داروں کے معاشی مفادات پیش کرنے کا شائبہ تک اس حکومت کے بارے میں نہ پایا جائے گا-

س:-اس آمریت کا سرمایہ دار طبقہ کی جانب کیا رویہ ہوگا؟

ج:-آپ کی مراد ہے کہ محروم زدہ سرمایہ دار طبقہ؟

س:-جی ہاں- یہ آمریت سرمایہ دار طبقے پر اپنے اختیارات کس طرح استعمال کرے گی؟

ج:-اس کا انحصار بہت ساری شرائط پر ہے- کوئی حتمی طے شدہ اصول موجود نہیں- اور سب سے اہم شرط اس ملک کی دولت اور ذرائع ہیں جہاں انقلاب آتا ہے' دوسری شرط سرمایہ دار طبقے کا رویہ ہے' کیا سرمایہ دار نئی حکومت سے سمجھوتہ کرتے ہیں یا اس کے خلاف ہتھیار اٹھا کر جدوجہد شروع کر دیتے ہیں؟

س:-پرولتاری آمریت کی سائنسی اصطلاح اور عمومی طور پر استعمال ہونے والے لفظ آمریت میں کیا فرق ہے؟

ج:-آمریت کے بارے مقبول عام تاثر تو ہے ''ایک شخص کی حکومت مطلق العنانی'' میرے خیال سے لفظ آمریت بارے یہ مقبول عام سوچ ہے- مگر مارکسی اصطلاح میں پرولتاری آمریت سے مراد یہ آمریت نہیں ہے- اس سے مراد ہے طبقے کی آمریت-

س:-یہ طبقاتی آمریت جمہوری حقوق کے حوالے سے کس طرح کام کرتی ہے؟

ج:-ہم سمجھتے ہیں اکثریتی عوام کے نقطۂ نظر سے یہ سب سے زیادہ جمہوری حکومت ہوگی جس کی پہلے مثال نہیں ملتی اور حقیقت میں یہ متحدہ امریکہ میں پائی جانے والی موجودہ بورژوا جمہوریت سے کہیں زیادہ جمہوری ہوگی-

س:-اظہار رائے کی آزادی اور جمہوریت سے وابستہ دیگر آزادیوں کا کیا بنے گا؟

ج:-میرے خیال سے متحدہ امریکہ کے بارے میں آپ پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اظہار رائے' پریس' مذہب اور تنظیم کاری کی آزادی فتح مند انقلاب کے پروگرام میں لکھی ہوگی-

س:- معاشرتی نظم ونسق میں تبدیلی بارے مارکس وادیوں کا کیا خیال ہے کیا یہ تبدیلی تشدد کے ذریعے آئے گی یا بغیر تشدد کے؟

ج:- تمام مارکس وادیوں کی رائے یہ ہے کہ تشدد اس کا حصہ ہوگا-

س:- کیوں؟

ج:- دیگر مارکسی نظریات کی طرح تاریخ کا مطالعہ اس کیوں کا جواب فراہم کرتا ہے- معاشرے کے ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے جو تاریخی تجربات انسانوں نے کئے ہیں اور یوں جو انقلابات آئے ہیں اس کے خلاف مٹتے ہوئے طبقے نے زبردست مزاحمت کی ہے- مٹتے ہوئے طبقے کی جانب سے نئے نظم ونسق کے خلاف اپنا دفاع یا تشدد کے ذریعے نئے نظام کے لئے چلنے والی تحریک کو ختم کرنے کی کوشش کا نتیجہ اب تک ہر اہم معاشرتی تبدیلی کے دوران تشدد کی صورت میں سامنے آیا ہے-

س:- مارکس وادیوں کی نظر میں یہ تشدد کون شروع کرتا ہے؟

ج:- ہمیشہ حکمران طبقہ- ہمیشہ وہ مٹتا ہوا طبقہ جس کا وقت پورا ہو چکا ہوتا ہے مگر وہ اسٹیج خالی کرنے پر تیار نہیں ہوتا- وہ اپنی مراعات سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں' وہ پر تشدد ذرائع سے خود کو ابھرتی ہوئی اکثریت کے بالمقابل قائم رکھنا چاہتے ہیں اور وہ نئے طبقے کے تشدد کے نتیجے میں بھاگ کھڑے ہوتے ہیں' وہ نیا طبقہ کہ جس کی حکومت کے لئے تاریخ کا فیصلہ صادر ہو چکا ہوتا ہے-

س:- جہاں تک تعلق ہے لوگوں کی اکثریت کا سوشلسٹ نظریات کے لئے جیتنے کا اس بابت مارکس وادی کیا رائے رکھتے ہیں؟

ج:- جی ہاں یہ یقیناً پارٹی کا نصب العین ہے- مارکسی تحریک کا شروع سے ہی یہ نصب العین رہا ہے- مارکس نے کہا تھا پرولتاریہ کا معاشرتی انقلاب...... میرے خیال سے میں مارکس کے الفاظ یہاں دہرا سکتا ہوں ''زبردست اکثریت کی تحریک ہے زبردست اکثریت کے مفاد میں'' - اس نے یہ بات گزشتہ انقلابات سے ممیّز کرنے کے لئے کہی کیونکہ گزشتہ انقلابات اقلیت کے مفادات میں آئے تھے مثلاً جیسا کہ فرانس میں ہوا-

س:- جہاں تک پر امن تبدیلی کی خواہش کا سوال ہے اس بابت مارکس وادیوں کی رائے کیا ہے؟

ج:- مارکسیوں کا مؤقف ہے کہ معاشرتی تبدیلی کا سب سے زیادہ قابل ترجیح' سود مند اور قابل خواہش طریقہ یہ ہے کہ انقلاب پر امن انداز میں برپا کیا جائے-

س:- اور کیا یہ مارکسیوں کے مؤقف کے مطابق بالکل خارج از امکان ہے؟

ج:- میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ خارج از امکان ہے- ہم یہ کہتے ہیں کہ تاریخ سے کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس سے یہ

ثابت ہوتا ہو اور آپ اس پر تکیہ کر سکیں۔

س:۔ کیا آپ امریکی تاریخ سے کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں کہ جب اقلیت نے اکثریت کو ماننے سے انکار کیا ہو؟

ج:۔ میں ایک اہم مثال دے سکتا ہوں۔ مارکسیوں کا نظریہ یہ ہے کہ اگر سرمایہ داروں کے ہاتھوں سے اقتدار نکل کر پرامن انداز میں پرولتاریہ کے ہاتھوں میں آ بھی جائے۔ تو یہ اقلیت' استحصالی سرمایہ دار طبقہ' نئی حکومت کے خلاف بغاوت کر دے گا۔ بے شک نئی حکومت کتنی ہی قانونی کیوں نہ ہو۔

میں امریکی تاریخ سے اس کی مثال دے سکتا ہوں۔ امریکی سول وار اس لئے شروع ہوئی کہ جنوب کے غلام دار آقاؤں نے صدر ابراہم لنکن کی انتخابی فتح جو شمال کی سرمایہ داری کی پارلیمانی فتح تھی' کو ماننے سے انکار کر دیا۔

س:۔ کیا آپ امریکہ سے باہر کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں ایک رجعت پسند اقلیت نے برسراقتدار اکثریت کے خلاف بغاوت کی ہو؟

ج:۔ جی ہاں سپین میں......مزدور پارٹیوں اور لبرل جماعتوں کے اتحاد نے انتخابات میں بھرپور اکثریت حاصل کر کے پیپلز فرنٹ حکومت کی تشکیل دی۔ ابھی یہ حکومت تشکیل ہی پائی تھی کہ اس کے خلاف مسلح بغاوت شروع ہو گئی جس کی قیادت رجعت پسند ہسپانوی سرمایہ دار کر رہے تھے۔

س:۔ گویا مارکسیوں کا نظریہ اور سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا نظریہ جہاں تک تشدد کا تعلق ہے' تاریخ کے مطالعہ پر مبنی پیشن گوئی پر مبنی ہے' کیا یہ درست ہے؟

ج:۔ یہ ایک حصہ ہے۔ یہ پشین گوئی ہے کہ مٹتا ہوا طبقہ اکثریت کی خواہشات کے برعکس ملک میں انقلابی صورت حال کے دوران اپنی مراعات بچانے کے لئے تشدد پر اتر آئے گا۔ یہ ہے ہماری پیشن گوئی۔

یقیناً ہم خود کو اس پشین گوئی تک محدود نہیں رکھتے۔ ہم اس سے آگے کی بات کرتے ہیں اور مزدوروں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ذہن نشین کر لیں اور خود کو تیار کریں تا کہ مٹتا ہوا رجعت پسند طبقہ اکثریت کی مرضی کو پاؤں تلے نہ روند سکے۔

س:۔ فاشزم کا وجود اور ابھار تشدد کے امکانات کے حوالے سے کیا کردار ادا کرتا ہے؟

ج:۔ یہ درحقیقت سارے سوال کا چھوٹا سا حصہ ہے کیونکہ سرمایہ دار طبقے کا رجعت پسندانہ تشدد' جس کا اظہار فاشزم کے ذریعے ہوتا ہے' مزدوروں کے خلاف ہوتا ہے۔ اس سے بہت پہلے کہ مزدوروں کی انقلابی تحریک اکثریت حاصل کرے' فاشسٹ گینگ تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ یہ گینگ سرمایہ داروں اور زرداروں کے لاکھوں

کروڑوں کے چندے پہ پلتے ہیں- جیسا کہ جرمنی میں ہوا- اوران فاشسٹوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ بزور بازو مزدور تحریک کو منتشر کر دیا جائے- وہ مزدور مرکزوں پر حملے کرتے ہیں' رہنماؤں کو قتل کرتے ہیں' جلسے خراب کرتے ہیں' پرنٹنگ پریس جلاتے ہیں اوراس سے بہت پہلے کہ مزدور تحریک انقلاب کے راستے پر چلے' وہ کام کرنے کے امکانات تباہ کر دیتے ہیں-

میں کہتا ہوں یہ تشدد کے پورے مسئلے کا چھوٹا سا حصہ ہے- اگر مزدور اس مسئلے کو نہیں سمجھیں گے اور فاشسٹوں کیخلاف اپنا دفاع نہیں کریں گے' انہیں انقلاب کے مسئلے پر ووٹ کا موقع کبھی نہیں ملے گا- ان کا حشر وہی ہوگا جو جرمن اور اطالوی مزدوروں کا ہوا اوراس سے پہلے کہ ان کو سوشلزم کے حق یا مخالفت میں ووٹ کا موقع ملے' ان کے پیروں میں فاشزم کی بیڑی پڑ چکی ہوگی-

فاشزم کا راستہ روکنا' فاشسٹوں کے ہاتھوں مزدوروں کی تنظیموں کو بچانا' اس سے قبل کہ بہت دیر ہو چکی ہو' مزدوروں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے- یہ ہماری پارٹی کے پروگرام کا حصہ ہے-

س:- مسٹر کینن! تشدد کی وکالت کرنے اور پرتشدد انقلاب کی پیشین گوئی کرنے میں فرق ہے؟

عدالت:- کیا یہ شخص اس سوال کا جواب دینے کا اہل ہے؟ کیا اس سوال کا جواب اس شخص کو دینا چاہئے؟

مسٹر شیبون ہاٹ:- اس سوال کا جواب دینا جیوری کا کام ہے-

مسٹر گولڈ مین:- میں سوال کو نئے سرے سے کرتا ہوں-

س:- (از مسٹر گولڈ مین): سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا پرتشدد انقلاب کے بارے میں کیا مؤقف ہے؟

ج:- جہاں تک میرا علم ہے مارکسزم کے کسی علامہ نے پرتشدد انقلاب کی وکالت نہیں کی- اگر اکثریت کی مرضی سے پرامن انقلاب برپا کرنے کا امکان موجود ہو تو میرے خیال سے اس امکان کو رد کرنا سراسر نامعقولیت ہوگی کیونکہ اگر ہمیں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں تو ہم انقلاب نہیں لا سکتے-

س:- میں ڈیکلریشن اف پرنسپلز کے صفحہ نمبر 6 سے ایک اقتباس پڑھوں گا' سرکاری ثبوت 1:

''یہ خیال کہ ہم امریکہ جیسے ملک میں رہتے ہیں جہاں آزاد جمہوری معاشرہ ہے اور بنیادی اقتصادی تبدیلی قائل کرنے سے' تعلیم کے ذریعے' قانونی اور پارلیمانی طریقے سے آ سکتی ہے' محض ایک فریب ہے''

ج:- یہ وہی بات ہے جو میں پہلے کر چکا ہوں کہ ہم اس بات کو مزدوروں کے لئے ایک فریب سمجھتے ہیں کہ جب وہ لوگوں کی اکثریت کو منظّم کرنے کی کوشش کریں گے تو حکمران طبقہ تشدد کا سہارا نہیں لے گا-

سوشلسٹ، ریاست، انٹرنیشنل ازم اور ٹریڈ یونین تحریک

س:-''سرمایہ دار ریاست کے خاتمے'' سے کیا مراد ہے؟

ج:-اس سے ہماری مراد ہے اس کی جگہ مزدور کسان حکومت کا قیام-

س:-اس سے کیا مراد ہے''سرمایہ دار ریاست کی مشینری تباہ کر دینا''؟

ج:-اس سے مراد یہ ہے کہ جب ہم اس ملک میں مزدور کسان راج قائم کریں گے تو اس حکومت کا کام' فرائض' اس کی فطرت بورژوا ریاست کے کام' فرائض اور فطرت سے قطعی مختلف ہوگی-مزدور ریاست کی بنیاد بھی مختلف ہے اور یہ ہر طور سے مختلف نوعیت رکھتی ہے-اسے ایک نیا ڈھانچہ' سر سے لے کر پاؤں تک' نیا ڈھانچہ درکار ہے-

س:-آپ کی مراد یہ ہے کہ کانگرس یا ایوان نمائندگان اور سینٹ کا وجود ختم ہو جائے گا؟

ج:- یہ ایک مختلف نوعیت کی کانگرس ہوگی- یہ کانگرس مزدوروں' کسانوں اور سپاہیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی-اس کانگرس کی بنیاد پیشہ وار یونٹوں پر ہوگی نہ کہ علاقہ کے اعتبار سے جیسا کہ اب ہے-

س:-''سوویت'' سے کیا مراد ہے؟

ج:-سوویت روسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''کونسل'' ہے-روسی زبان میں یہ لفظ کونسل کا متبادل ہے-اس سے مراد مختلف گروہوں کے نمائندوں کا ادارہ ہے-روسی انقلاب کے دوران اس اصطلاح کے یہ معنی لئے جاتے ہیں-نمائندگان جنہیں ڈپیوٹیز (deputies) کہا جاتا ہے-اور میرا خیال ہے ہم انہیں ڈیلی گیٹ کہیں گے-یہ ڈیلی گیٹ مخصوص شہر کے مختلف کارخانوں سے ایک مرکزی باڈی میں آتے ہیں- روسیوں نے انہیں مزدور اور سولجر' ڈپیوٹیز کا نام دیا-

س:-اب یہ بتائیں ''ضبطی'' (exproptisation) سے کیا مراد ہے؟

ج:-ضبطی سے مراد ہے بڑی صنعت جو نجی سرمایہ داروں' ساٹھ خاندانوں (امریکہ کے ساٹھ امیر خاندان مترجم) کے ہاتھ میں ہے ان کے ہاتھ سے لے کر منتخب عوامی نمائندوں کے ذریعے عوام کے ہاتھ میں دیدیا جائے-

س:-کیا یہ اصولی مسئلہ ہے کہ ان ساٹھ خاندانوں کا کوئی ازالہ نہ کیا جائے گا؟

ج:-نہیں یہ کوئی اصولی مسئلہ نہیں ہے-مارکسی تحریک میں گاہے بگاہے اس سوال پر بحث ہوتی رہی ہے-کسی بھی جگہ کسی صاحب علم مارکسی نے یہ نہیں کہا کہ کوئی ازالہ نہ کیا جائے-اس سوال کا انحصار امکانات' وافر سرمایہ اور اس بات پر ہے کہ آیا نجی مالک کی رضا کیا وغیرہ وغیرہ-

س:-کیا پارٹی بخوشی ان مالکوں کو معاوضہ ادا کر دے گی اگر وہ تشدد سے باز رہیں؟

ج:- میں صرف اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہوں-

س:- آپ کی رائے کیا ہے؟

ج:- میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر مزدور اکثریت حاصل کرلیں اور انڈسٹری کے نجی مالکوں سے اپنی قوت اور اکثریت کی بنیاد پر ٹکر لیں اور پھر یوں ہو کہ ہم سرمایہ داروں سے یہ معاہدہ کرلیں کہ انہیں ان کی جائیداد کا معاوضہ مل جائے گا' اور انہیں ان کی باقی ماندہ زندگی خوشی خوشی گزارنے دی جائے گی' میرے خیال سے نفع کا سودا ہوگا بجائے اس کے کہ خانہ جنگی کے ذریعے لازمی معاشرتی تبدیلی عمل میں آئے- اگر آپ سرمایہ داروں کو اس بات پر راضی کرلیں تو ذاتی طور پر اس بات کے حق میں ووٹ دونگا مگر سرمایہ داروں کو اس بات پر راضی نہیں کیا جا سکتا-

س:- انتخابات کے بارے میں پارٹی کا کیا مؤقف ہے؟

ج:- جہاں ممکن ہو ہماری پارٹی الیکشن میں حصہ لیتی ہے- ہم عمومی طور پر اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اور اپنے وسائل کے مطابق الیکشن کے دوران بھرپور الیکشن مہم چلاتے ہیں اور الیکشن مہم میں حصہ لیتے ہیں-

س:- پچھلے چند سالوں میں پارٹی نے آپ کی یاداشت کے مطابق کون سی مہموں میں حصہ لیا ہے؟

ج:- میری یاداشت کے مطابق پچھلے سال کامریڈ گریس کارل سن نے سینٹ کا الیکشن لڑا- میں مختلف عہدوں کے لئے کئی بار پارٹی کا امیدوار بنا ہوں- نیو یارک میں جہاں ہماری اچھی تنظیم ہے وہاں پچھلے کچھ عرصہ سے ہم نے ہر الیکشن میں حصہ لیا ہے- یہ تین مثالیں میں نے پیش کی ہیں- عمومی طور پر پارٹی کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں ممکن ہو الیکشن لڑا جائے-

س:- کیا پارٹی مختلف موقعوں پر دیگر امیدواروں کی حمایت بھی کرتی ہے؟

ج:- جی ہاں! جہاں ہمارا امیدوار الیکشن نہ لڑ رہا ہو وہاں ہماری پالیسی اور اصول یہ ہے کہ دیگر مزدور پارٹیوں یا مزدور کسان امیدواروں کی حمایت کی جائے- ہم ان کو تنقیدی حمایت فراہم کرتے ہیں یعنی ہم ان کے پروگرام کی حمایت نہیں کرتے مگر انہیں ووٹ دیتے ہیں' ان کے لئے ووٹ مانگتے ہیں مگر ساتھ یہ وضاحت بھی کرتے ہیں کہ ہم ان کے پروگرام سے اتفاق نہیں کرتے- مثال کے طور پر ہم نے مینی سوٹا میں' جہاں پارٹی نے کبھی الیکشن نہیں لڑا' ہمیشہ مزدور کسان امیدواروں کی حمایت کی- انہی حالات میں ہم نے نیو یارک میں امریکن لیبر پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی-

س:- انتخابی مہموں میں حصہ لینے کا پارٹی کا کیا مقصد ہے؟

ج:- پہلا مقصد تو میں کہوں گا یہ ہے کہ جمہوریت ہمیں اپنے نظریات کو مقبول بنانے کا جو موقع فراہم کرتی ہے اس

کا پورا فائدہ اٹھایا جائے' جہاں ممکن ہو وہاں الیکشن جیتا جائے اور جمہوری ذرائع کے مطابق جہاں تک ممکن ہو سوشلزم کے مقصد کو حاصل کیا جائے-

س:-آپ اور آپ کے ساتھیوں نے سوشلسٹ ورکرز پارٹی کیوں بنائی؟

ج:-مقصد یہ تھا کہ اپنی قوتوں کو منظّم کیا جائے تاکہ بھرپور طریقے سے نظریات کی ترویج کی جائے اور حتمی مقصد جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا یہ تھا کہ ایک ایسی پارٹی بنائی جائے جو ملک کے محنت کش عوام کی سوشلسٹ انقلاب کے ذریعے سوشلزم کے حصول کے لئے رہنمائی کر سکے-

س:-موجودہ حکومت جو کہ سرمایہ دارانہ حکومت ہے' اس کی بابت پارٹی کا رویہ اور رائے کیا ہے؟

ج:-جی ہاں ہم موجودہ حکومت کو سرمایہ دارانہ حکومت سمجھتے ہیں-ہمارے ڈیکلریشن آف پرنسپلز میں تحریر ہے کہ جو حکومت مزدوروں اور غریب کسانوں کے مفادات کی نمائندگی کرنے کی بجائے ملک کے سرمایہ داروں کے مفادات کی ترجمانی کرے' وہ طبقاتی حکومت ہے-

س:-حکمران طبقے میں لبرل اور بعض رجعت پسند حلقوں میں تضادات پائے جاتے ہیں-اس بابت پارٹی کی کیا رائے ہے؟

ج:-ہم سرمایہ دار طبقے کو ٹھوس' یکساں اکائی کے طور پر نہیں دیکھتے-اس میں مختلف دھارے' مختلف مفادات پائے جاتے ہیں جس کا اظہار یہ ہے کہ مختلف سرمایہ دار سیاسی جماعتیں موجود ہیں اور ان جماعتوں کے اندر مختلف دھڑے پائے جاتے ہیں اور ایک زبردست جدوجہد موجود ہے-اس کی ایک مثال مداخلت پسندوں اور یکتائی پسندوں کے مابین ہونے والی کش مکش ہے-

س:-کیا پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ روز ویلٹ انتظامیہ گزشتہ حکومتوں کی نسبت زیادہ لبرل ہے یا نہیں؟

ج:-مسٹر شیون ہاٹ: میں اعتراض کرتا ہوں اس سوال پر کیونکہ یہ غیر متعلقہ سوال ہے-

عدالت: اعتراض قبول کیا جاتا ہے-

س:-کیا پارٹی میں پر تشدد اور پرامن تبدیلی کے حوالے سے اختلاف رائے کی اجازت ہے؟

ج:-میں سمجھتا ہوں اس کی اجازت ہے-جی ہاں

س:-گویا پارٹی ممبر کے لئے یہ لازمی نہیں کہ وہ ایک خاص رائے اس حوالے سے رکھتا ہو کہ مستقبل میں پارٹی یا مزدور کیا کریں گے؟

ج:-نہیں میرے خیال سے ایسا ضروری نہیں کیونکہ یہ مستقبل سے متعلق رائے ہے اور اس بارے سائنسی طریقے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا-

س:- کیا پارٹی اس حوالے سے کوئی اقدامات کرتی ہے کہ پارٹی کے ارکان پارٹی پالیسی کی درست تشریح کریں؟

ج:- پبلک لیکچروں، پریس اجلاس ہوتے ہیں- بڑے شہروں میں ہم فوروموں وغیرہ کے علاوہ اندرونی تعلیمی سکولوں کا انعقاد کرتے ہیں جہاں پارٹی کے نظریات پڑھائے جاتے ہیں- انفرادی سطح پر کامریڈز اور وہ مزدور جو پڑھے لکھے نہیں اور ہمارے پروگرام کو نہیں سمجھتے یا پروگرام کی غلط تشریح کرتے ہیں انہیں پارٹی کے نقطہ نظر کے بارے میں قائل کرنے کے لئے ہر قسم کے اقدامات کئے جاتے ہیں- ایسا بکثرت کیا جاتا ہے کیونکہ بہر حال پارٹی پروگرام ایسا ڈاکومنٹ ہے جو سوشلسٹ سوچ کے لگ بھگ سو سال کی نمائندگی کرتا ہے اور ہم پارٹی کا ممبر بننے والے ان پڑھ مزدور سے یہ توقع نہیں کرتے کہ وہ ان تمام نظریات کو اس تفصیل سے سمجھ لے گا جس طرح پارٹی کے پیشہ ور لیڈر سمجھتے ہیں-

س:- پارٹی کے مختلف ارکان اور رہنماؤں کے مابین کس حد تک علمی سطح کا فرق پایا جاتا ہے؟

ج:- مختلف ارکان اور مختلف رہنماؤں کے مابین بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے-

س:- کیا یہ ممکن ہے کہ اگر کوئی پارٹی ممبر کوئی بھی غلطی کرے تو اسے درست کر لیا جائے-

مسٹر شیبون ہاٹ: میں اعتراض کرتا ہوں-

عدالت: میرے خیال سے اس سوال کا جواب واضح ہے-

مسٹر شیبون ہاٹ: میرے خیال سے یہ ہمیشہ ممکن نہیں-

مسٹر گولڈ مین دیٹ از فائن (that is fine)

س (از مسٹر گولڈ مین): انٹرنیشنل ازم کے اوپر پارٹی کا کیا موقف ہے؟

ج:- پارٹی پوری طرح انٹرنیشنلسٹ ہے-

س:- اس سے کیا مراد ہے؟

ج:- ہمارے خیال کے مطابق جدید دنیا ایک اقتصادی اکائی ہے- کوئی بھی ملک خود انحصار نہیں- حال کے مسائل جو ماضی سے چلے آ رہے ہیں، اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک انہیں عالمی سطح پر حل نہیں کیا جاتا، کوئی قوم خود انحصاری نہیں رکھتی اور کوئی قوم اکیلا نہیں رہ سکتی- دنیا بھر کی معیشت ایک اکائی میں جڑی ہوئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج کا مسئلہ سوشلزم کا قیام عالمی مسئلہ ہے- ہمارا خیال ہے کہ ہر ملک کے باشعور مزدوروں کو اس نصب العین کے لئے اتحاد کرنا چاہئے- ہم نے اپنی تحریک کے آغاز سے ہی دوسرے ممالک میں ہم خیال لوگوں سے اشتراک کیا ہے تاکہ سوشلسٹ تحریک کو عالمی سطح پر آگے بڑھایا جا سکے- ہم نے ہمیشہ مزدوروں کی عالمی تنظیم، ہر سطح پر ان کے مابین تعاون اور باہمی سطح پر ہر ممکن مدد کی وکالت کی ہے-

س:۔نسلی اور قومی تضادات کے مسئلے پر پارٹی کا کوئی موقف موجود ہے؟

ج:۔جی ہاں! پارٹی مخالفت کرتی ہے ہر قسم کے قومی شاونزم کی' نسلی تعصب کی' امتیازی سلوک کی' نسلی تذلیل کی' اس سے میری مراد ہے نچلی نسلوں کے بارے میں فاشسٹوں کی قابل نفرت تھیوری۔ ہم تمام نسلوں' قوموں اور عقائد کی برابری میں یقین رکھتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں۔ ہمارے پروگرام میں تحریر ہے کہ ہم تمام شعبہ ہائے زندگی میں سیاہ فاموں کے لئے برابری کا مطالبہ کرتے ہیں اور اینٹی یہودیت کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم نوآبادیاتی ممالک کی عوام کے' چینی عوام کے اور ان تمام لوگوں کے دوست ہیں جن کو نیچ سمجھ کر نشانہ بنایا جاتا ہے۔

س:۔پارٹی کا سوشلزم بطور عالمی نظام بارے کیا موقف ہے؟

ج:۔ہم نہ صرف عالمی سوشلسٹ تحریک کی بات کرتے ہیں بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ سوشلسٹ آرڈر عالمی نظام ہوگا نہ کہ کوئی قومی مطلق العنانیت جس کو فاشسٹ لایعنی حدود تک لے جاتے ہیں۔انہوں نے یہ نظریہ لاگو کرنے کی کوشش کی ہے کہ جرمن معاشی طور پر خودانحصار قوم بن سکتے ہیں' اطالوی بن سکتے ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کی دولت' دنیا کا خام مال اور دنیا کے قدرتی ذرائع پوری زمین پر یوں لکھے ہوئے ہیں کہ ہر ملک انسانیت کی یکساں ترقی کے حوالے سے کچھ نہ کچھ حصہ ڈالتا ہے اور کسی نہ کسی حوالے سے محروم ہے۔مستقبل کا انسانی معاشرہ ہماری نظر میں ایک سوشلسٹ ورلڈ آرڈر ہوگا جس کے تحت مختلف ملکوں کے بیچ ان کے وسائل کے مطابق کام کی تقسیم پائی جائے گی' ان کے مابین ایک دوستانہ تعاون ہوگا لہٰذا ضروریات اور تعیشات کی پیداوار ایک واحد عالمی پلان کے تحت ہوگی۔

س:۔کیا پارٹی کبھی کسی عالمی تنظیم کا حصہ رہی ہے؟

ج:۔پارٹی چوتھی انٹرنیشنل کا حصہ تھی۔اس کو یہ نام اسے ان دیگر تین انٹرنیشنل تنظیموں سے ممیز کرنے کے لئے دیا گیا جو سوشلسٹ تاریخ کا حصہ رہی ہیں۔ پہلی تنظیم' انٹرنیشنل ورکنگ مینز ایسوسی ایشن 1860ء کی دہائی میں مارکس کی قیادت میں قائم ہوئی اور یہ 1871ء تک قائم رہی ۔ دوسری انٹرنیشنل کا قیام جرمن' فرانسیسی اور دیگر یورپی سوشلسٹ پارٹیوں کی تحریک پر 1890ء میں قائم ہوئی اور آج تک موجود ہے۔انٹرنیشنل یورپ کی اصلاح پسند جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں پر مشتمل ہے یا کم از کم اس وقت مشتمل تھی جب ان جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں کو ہٹلر نے تباہ کیا۔

تیسری انٹرنیشنل انقلاب روس کے بعد لینن اور ٹراٹسکی کی قیادت میں قائم ہوئی۔اس کا قیام 1919ء میں دوسری انٹرنیشنل کی حریف کے طور پر عمل میں آیا۔اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ دوسری انٹرنیشنل نے 1914ء کی سامراجی جنگ کی حمایت کی اور یوں مزدوروں کے مفادات سے غداری کی مرتکب ہوئی۔چوتھی انٹرنیشنل ٹراٹسکی

کی تحریک پر سٹالنسٹ تیسری انٹرنیشنل کی حریف کے طور پر قائم کی گئی۔ ہم نے تحریک کو شروع کرنے میں حصہ لیا اور چوتھی انٹرنیشنل کا پچھلے سال دسمبر تک حصہ رہے۔

س:۔ کیا وجہ تھی کہ آپ چوتھی انٹرنیشنل سے علیحدہ ہو گئے؟

ج:۔ کانگرس نے جب وریزا ایکٹ (Voorhis Act) منظور کیا تو یہ علیحدگی ضروری ہو گئی کیونکہ اس ایکٹ کے مطابق عالمی سطح پر الحاق رکھنے والی پارٹیوں کے لئے سزا تجویز کی گئی تھی۔ ہم نے پارٹی کا خصوصی کنونشن بلایا اور وریزا ایکٹ کے مطابق چوتھی انٹرنیشنل سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے۔

س:۔ پارٹی کے اندر چوتھی انٹرنیشنل کی قراردادیں کیا کردار ادا کرتی ہیں!

ج:۔ ہماری پارٹی کے اندران کی زبردست اخلاقی اتھارٹی ہے۔ چوتھی انٹرنیشنل کے تمام سیکشن اپنے قومی فیصلوں کے حوالے سے آزاد رہے ہیں مگر چوتھی انٹرنیشنل کے لائحہ عمل کے حوالے سے ڈاکومنٹ، جس حد تک امریکی حالات میں لاگو ہوتے ہیں، فیصلہ کن انداز میں ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

س:۔ گویا جس حد تک وہ امریکی حالات میں لاگو ہوتے ہیں، آپ انہیں قبول کرتے ہیں؟

ج:۔ جی ہاں مگر ان کی حیثیت قانون کی سی نہیں جس طرح ہمارے ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی ہے بلکہ ان کی حیثیت نظریاتی رہنما کی ہے۔

س:۔ اب یہ بتائیں کیا پارٹی ٹریڈ یونین تحریک میں حصہ لیتی ہے؟

ج:۔ جی جی بھرپور

س:۔ کیوں؟

ج:۔ ہم ٹریڈ یونین تحریک کو مزدوروں کی بنیادی تنظیم سمجھتے ہیں جس میں مزدوروں کی زبردست اکثریت شامل ہونی چاہئے اور شامل کی جانی چاہئے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی جدوجہد میں شامل ہو سکیں۔ ہم ٹریڈ یونینوں کے حامی ہیں اور جہاں ممکن ہو ہم ان کی تنظیم کاری میں حصہ لیتے ہیں۔

س:۔ اور ٹریڈ یونینوں کو مضبوط بنانے اور جہاں وہ موجود نہ ہوں وہاں ٹریڈ یونین بنانے کا پارٹی کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

ج:۔ ہمارا دوہرا مقصد ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم ہر اس چیز میں دلچسپی رکھتے ہیں جس سے مزدوروں کو فائدہ پہنچتا ہو۔ ٹریڈ یونین جبر کے خلاف مزاحمت میں مزدوروں کی معاونت کرتی ہے، حالات کار میں بہتری کے لئے مددگار رہتی ہے، ہمارے لئے یہ فیصلہ کن وجہ ہے ٹریڈ یونین تحریک کی حمایت کرنے کی کیونکہ ہم ہر اس چیز کے حق میں ہیں جس سے مزدوروں کو فائدہ پہنچتا ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ٹریڈ یونین؛ جو بڑی عوامی تنظیمیں ہوتی ہیں؛ ہمارے کام کرنے کے لئے زرخیز زمین ہیں جہاں پارٹی نظریات کو مقبول بنایا جا سکتا ہے اور پارٹی کے اثر میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

س:- پارٹی ممبران کو کیا ہدایات دی جاتی ہیں۔ٹریڈ یونین تحریک میں کام کرنے کے حوالے سے اگر کوئی ہدایات دی جاتی ہیں؟

ج:- ہم اپنے پارٹی ارکان کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ خود کو بہترین ٹریڈ یونینسٹ ثابت کریں؛ یونین کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں؛ یونین کے کام میں سب سے زیادہ متحرک اور ہوشیار ہوں؛ اپنے پیشے میں مہارت رکھتے ہوں؛ اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر اور کام کی بدولت یونین میں اثر حاصل کریں۔

س:- کیا سی آئی او (CIO) اور اے ایف ایل (AFL) کے حوالے سے پارٹی کا کوئی موقف موجود ہے؟ مسٹر شیبون ہاٹ: معزز عدالت! میرے خیال سے یہ غیر ضروری سوال ہے۔

عدالت: مسٹر گولڈ مین! آپ یہ سوال کیوں پوچھنا چاہتے ہیں؟

مسٹر گولڈ مین: اس سوال کی بابت لوکل 544 سی آئی او میں ہونے والی اس لڑائی کے بارے میں پتہ چلے گا جس کے بارے میں سرکاری گواہان نے گواہی دی ہے۔

عدالت: گواہ (جیمز پی کینن) اس سوال کا جواب دے سکتا ہے۔

کینن: جی ہمارا موٴقف موجود ہے۔

س: (از مسٹر گولڈ مین) اور آپ کا موٴقف کیا ہے مسٹر کینن؟

ج:- ہم عمومی طور پر صنعتی یونین سازی کے حق میں ہیں۔ یعنی یونین ازم کی وہ شکل جو کسی فیکٹری یا صنعت کے تمام مزدوروں کو ایک یونین میں منظّم کرے۔ ہم اسے زیادہ ترقی پسندانہ اور پراثر تنظیم کاری سمجھتے ہیں بہ نسبت کرافٹ یونین ازم کے، لہٰذا ہم انڈسٹریل یونین کے اصول کی حمایت کرتے ہیں۔ سی آئی او نے بڑی صنعتوں مثلاً سٹیل اور آٹو موبیل وغیرہ؛ انہیں کسی قسم کی تنظیم کا تحفظ حاصل نہ تھا اور جہاں تجربے نے یہ ثابت کیا کہ کرافٹ یونینیں ان صنعتوں میں بنانا ناممکن ہے جہاں ایک فیکٹری میں درجن یا اس سے بھی زیادہ کرافٹ یونینیں بنانا پڑتی تھیں۔ ہمارے نزدیک سی آئی او زبردست ترقی پسندانہ اقدام ہے؛ بڑی صنعت کے لاکھوں مزدور منظّم ہوئے ہیں اور یوں عمومی طور پر ہم سی آئی او سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

مگر ہم اے ایف ایل کے ناقدین بھی نہیں۔ ہم کرافٹ یونین ازم کے خلاف ہیں مگر ہمارے بہت سے ممبران اے ایف ایل یونینوں کے رکن ہیں اور عمومی طور پر، ہمارا رویہ ان یونینوں کی طرف بھی وہی ہے جو سی آئی او یونینوں کی طرف ہے یعنی ان کو تعمیر کیا جائے؛ مضبوط کیا جائے؛ مزدوروں کے حالات بہتر بنائے جائیں اور ہم اے

ایف ایل اور سی آئی او کے اتحاد کے حامی ہیں' یہ بات ہمارے پرنسپلز آف ڈیکلریشن میں تحریر ہے لہٰذا جہاں سی آئی او کی جانب ہمارا جھکاؤ ہے' کیونکہ یہ قومی سطح کی تحریک ہے' وہاں ہم اتحاد کی بات کرتے ہیں مگر اس شرط پر کہ صنعتی یونین سازی کو اس اتحاد پر قربان نہ کیا جائے-

س:-ٹریڈ یونینوں میں جمہوریت کے بارے پارٹی کا کیا مؤقف ہے؟

ج:- ہمارا ڈیکلریشن آف پرنسپلز' ہمارے تمام ایڈیٹوریل اور ہماری تقریریں میں مسلسل ٹریڈ یونینوں کے اندر جمہوریت' ممبران کے اظہار رائے، آزادانہ الیکشن' بکثرت الیکشن' اور عمومی طور پر جمہوریت کے ذریعے یونینوں کو عام کارکنوں کے کنٹرول میں رکھنے کی بات کرتے ہیں-

س:-یونینوں کے اندر غنڈہ گردی اور ٹھگ بازی کے بارے پارٹی کی پالیسی کیا ہے؟

ج:-اس طرح ڈیکلریشن آف پرنسپلز غنڈہ عناصر اور ٹھگ بازوں کی مذمت کرتے ہوئے پارٹی ممبروں اور ہمدردوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یونینوں کو ان عناصر سے پاک کرنے کے لئے ان تھک جدوجہد کریں اور ان عناصر کی بلاواسطہ یا بالواسطہ حمایت کرنے کی سزا پارٹی رکنیت کا خاتمہ ہے-

س:-کیا اس قسم کی پارٹی پالیسی موجود ہے کہ یونینوں پر قبضہ کیا جائے؟

ج:-نہیں-یونین آزاد اور خود مختار تنظیم ہے اور

مسٹر شیبون ہاٹ:-بہت اچھا آپ نے جواب دیدیا ہے-انہوں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یونینوں پر قبضے کی کوئی پالیسی موجود ہے اور آپ نے کہا ''نہیں''-

مسٹر گولڈ مین:انہیں بات کرنے دیجئے-

مسٹر شیبون ہاٹ:اس بات کی تشریح کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

مسٹر گولڈ مین:میرے خیال سے پچیس یا تیس صفحوں پر مبنی ثبوت یونینوں پر قبضے کی پارٹی پالیسی کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے-

عدالت:انہوں نے اس حوالے سے بہتر انداز میں جواب دیدیا ہے-

س(از مسٹر گولڈ مین):یونینوں میں اثر ونفوذ حاصل کرنے کے لئے پارٹی کیا کرتی ہے؟

ج:-ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے ممبر یونینوں میں بااثر بنیں-

س:-کیسے؟

ج:-سب سے پہلے تو ہماری ہدایات یہ ہوتی ہیں کہ ہمارے پارٹی ممبر یونین کے اندر بہترین ٹریڈ یونینسٹ بنیں اور وہ اپنے پیشے میں مہارت رکھتے ہوں- یہ پہلی بات ہے تاکہ وہ اپنے مزدور ساتھیوں میں عزت اور ان کا اعتماد

حاصل کرسکیں- دوم ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھی مزدوروں میں پارٹی نظریات کا پراپیگنڈہ کریں' یونین کے تمام معاملات میں حصہ لیں اور متحرک ہوں' ہمارے پرچے کے لئے ممبر شپ بنائیں' یونین ممبروں کو ہمارے لیکچروں اور کلاسوں تک لانے کے لئے کوشش کریں اور عمومی طور پر پارٹی اور اس کے پروگرام کے لئے ہمدردی اور ہمدردی حاصل کریں- یقیناً ہم یہ سب کچھ کہتے ہیں-

س:- مگر الیکشن کے ذریعے؟

ج:- جی ہاں الیکشن کے ذریعے- اس کے علاوہ اگر کوئی مقدم باڈی انہیں نامزد کرے اور مجوزہ کام ہمارے اصولوں کے خلاف نہ ہو تو ہم ممبروں سے کہتے ہیں کہ وہ یہ نامزدگی قبول کریں جیسا کہ کامریڈ ڈابز کی مثال ہے-

س:- کاہے کے لئے نامزدگی؟

ج:- ایک موقع پر کامریڈ ڈابز کو ٹیمسٹر یونین کا عالمی آرگنائزر نامزد کیا گیا تھا-

عدالت: جیوری کے خواتین وحضرات برائے مہربانی عدالت کی تنبیہہ کو ذہن میں رکھیں- ہم کل صبح دس بجے کارروائی پھر شروع کریں گے-

ڈسٹرکٹ کورٹ آف دی یونائیٹڈ اسٹیٹس
ڈسٹرکٹ آف مینی سوٹا' فورتھ ڈویژن
بدھ 19 نومبر 1941ء
مارننگ سیشن

تشریحات:

(ا)......اس قسط میں کرافٹ یونین ازم اور انڈسٹریل (صنعتی) یونین ازم کا ذکر آیا ہے- کرافٹ یونین ازم سے مراد ہے ایک پیشے سے وابستہ مزدوروں کی یونین چاہے وہ کسی بھی صنعت میں کام کرتے ہوں مثلاً الیکٹریشن کا کام کرنے والوں کی یونین چاہے وہ ٹیکسٹائل انڈسٹریل میں کام کریں یا آٹو انڈسٹری میں اس کے برعکس انڈسٹریل یونین ازم سے مراد ہے کہ ایک صنعت یا فیکٹری میں لگے ہوئے تمام مزدور چاہے ان کو کوئی بھی پیشہ ہو وہ ایک یونین بنائیں- کرافٹ یونین ازم کی خامی یہ ہے کہ اس سے ایک پیشے کے مزدور کسی صنعت میں منظّم ہو بھی جائیں تو دیگر ہنرمند غیر منظّم رہتے ہیں اور سب کو منظّم کرنے کے لئے ایک فیکٹری/صنعت میں ہو سکتا ہے درجن بھر یونینیں بنانی پڑیں-

(۲)......سی آئی او: کانگرس آف انڈسٹریل آرگنائزیشن

(۳)......اے ایف ایل: امریکن فیڈریشن آف لیبر

(۴)......1938ء میں اے ایف ایل کی رجعتی قیادت نے سی آئی او کی لڑاکا یونینوں کو نکال دیا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سی آئی او کی قیادت بھی رجعت پسندی کا شکار ہوگئی۔ 1955ء میں ان دونوں کا ادغام ہو گیا۔

سوشلزم، جنگ اور انقلاب

س:۔(از مسٹر گولڈ مین): مسٹر کینن! کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ جدید جنگ بارے سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا کیا مؤقف ہے؟

ج:۔ ہماری پارٹی کی نظر میں جدید جنگیں سامراجی ممالک کے درمیان منڈیوں، نوآبادیات، خام مال کے ذرائع، سرمایہ کاری کے امکانات اور حلقہ اثر قائم کرنے کے حوالے سے ابھرنے والے تضادات کا نتیجہ ہیں۔

س:۔ مسٹر کینن! ''سامراج'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔ وہ سرمایہ دار ملک جو بلاواسطہ یا بالواسطہ دوسرے ملکوں کا استحصال کرتے ہیں۔

س:۔ سرمایہ داری کے تحت جنگوں کی ناگزیریت بارے پارٹی کا کیا مؤقف ہے؟

ج:۔ جب تک سرمایہ دارانہ نظام موجود ہے اور اس کے ساتھ وہ تضادات موجود ہیں جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے جو دراصل سرمایہ داری اور سامراجی نظام سے خودکار طور پر جنم لیتے ہیں، جنگیں ہوتی رہیں گی۔

س:۔ کیا کسی کی مخالفت، بشمول سوشلسٹ ورکرز پارٹی کی مخالفت، سے سرمایہ دارانہ نظام کے تحت جنگوں کا راستہ روکا جا سکتا ہے؟

ج:۔ نہیں۔ ہماری پارٹی کا ہمیشہ سے یہ کہنا ہے کہ سرمایہ داری کا خاتمہ کئے بغیر جنگوں کو نہیں روکا جا سکتا کیونکہ سرمایہ داری جنگوں کی افزائش کرتی ہے۔ تھوڑے وقت کے لئے کسی جنگ کو ٹالا جا سکتا ہے مگر جب تک یہ نظام موجود ہے اور سامراجی قوموں کے تضادات موجود ہیں، جنگوں کو روکنا ناممکن ہے۔

س:۔ گویا پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ جنگیں عالمی معاشی تضادات کا نتیجہ ہیں نہ کہ کچھ لوگوں کی نیک نیتی یا بدنیتی کا؟

ج:۔ کسی ایک یا دوسرے ملک کے حکمران ٹولے کی جانب سے امکانی حملوں کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا مگر بنیادی طور پر سرمایہ دار طاقتوں کی اس کوشش کے نتیجے میں جنگیں جنم لیتی ہیں کہ نئے میدانوں میں قدم رکھا جائے۔

نئے میدان میں قدم تب ہی رکھا جا سکتا ہے کہ کسی دوسرے ملک سے وہ میدان چھینا جائے کیونکہ ساری دنیا سامراجی طاقتوں کے چھوٹے سے گروہ کے ہاتھوں میں تقسیم ہے۔ یہ ہے جنگوں کی وجہ، لوگوں کی مرضی کا اس میں دخل نہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس وقت جنگ میں ملوث سامراجی ملکوں کا کوئی حکمران ٹولہ جنگ کرنا چاہ رہا تھا۔ ہم کئی بار کہہ چکے ہیں کہ وہ جنگ سے بچ کر شائد خوش رہتے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتے تھے ورنہ ان کے ملکوں میں سرمایہ داری باقی نہ رہتی۔

س:۔ایسی جنگ کے بارے میں پارٹی کا کیا مؤقف ہے جسے پارٹی سامراجی جنگ کہتی ہے؟

ج:۔ہماری پارٹی ایسی ہر جنگ کے سخت خلاف ہے۔

س:۔اور سامراجی جنگ کی مخالفت سے کیا مراد ہے؟

ج:۔اس سے مراد ہے کہ ہم ایسی جنگ کی قطعاً حمایت نہیں کرتے ہم اس کے لئے ووٹ نہیں دیتے، ہم کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دیتے جو ایسی جنگ کو پروان چڑھائے ہم اس کی حمایت میں بات نہیں کرتے، ہم اس کے حق میں لکھتے نہیں۔

س:۔سوشلسٹ ورکرز پارٹی امریکہ کی جنگ میں مداخلت کے نظریئے کی کیسے مخالفت کرتی ہے؟

ج:۔جس طرح دیگر سیاسی جماعتیں خارجہ پالیسی پر اپنے نظریات کی ترویج کرتی ہیں اسی انداز میں ہم بھی کرتے ہیں۔ ہم پرچے میں اس کے خلاف لکھتے ہیں، اس کے خلاف جذبات کو فروغ دیتے ہیں اور اس کے خلاف قرار دادیں منظور کراتے ہیں۔ اگر کانگرس اور سینٹ میں ہمارے ممبر موجود ہوتے تو وہ کانگرس اور سینٹ میں اس کے خلاف بولتے۔عمومی طور پر جنگ میں امریکی شمولیت کے خلاف ہم عوامی سیاسی ایجی ٹیشن کرتے ہیں نہ صرف جنگ بلکہ ان تمام اقدامات کے خلاف ایجی ٹیشن کرتے ہیں جو کانگرس یا انتظامیہ کرتی ہے اور جن کے نتیجے میں امریکہ جنگ میں عملی شمولیت کی طرف جائے۔

س:۔''عملی'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔مثلاً وہ تمام اقدامات جواب تک کئے گئے ہیں جن کے نتیجے میں امریکہ غیر اعلانیہ طور پر جنگ میں مصروف ہے!

س:۔آئین میں اس ترمیم بارے پارٹی کا کیا مؤقف ہے جس کے تحت لوگوں کو اعلان جنگ کا حق دینا تھا؟

ج:۔کانگرس میں یہ پرپوزل پیش ہونے کے بعد سے ہم نے اس کی حمایت کی ہے، یہ پرپوزل جو غالباً لڈلو (Lud low) نے پیش کی اور لڈلو ترمیم کے نام سے منسوب ہے، اس کا مقصد آئین میں ترمیم تھا جس کے تحت اعلان جنگ سے قبل ریفرنڈم کے ذریعے عوام کی جنگ بارے حمایت ضروری قرار دی گئی۔ ہم نے اس پرپوزل کی حمایت

کی اور ایک وقت پر تو ہم نے زبردست پراپیگنڈہ بھی کیا کہ ایک ایسی آئینی ترمیم کی جائے جس کے تحت اعلان جنگ کرنے سے پہلے ریفرنڈم کے ذریعے عوام سے رائے لی جائے۔

س:۔مسٹر کینن! کیا پارٹی کا موقف اب بھی یہی ہے؟

ج:۔جی ہاں! ہمارے پرچے کی لوح پر ہماری روزمرہ کی پالیسی کے ایک نقطہ کے طور پر یہ بات بھی شامل ہے۔اگر میں غلط نہیں کہہ رہا تو یہ بات ہمارے ادارتی صفحہ پر ہمارے موجودہ اصول کے طور پر شائع ہوتی ہے اور گاہے بگاہے اس موضوع پر کوئی اداریہ یا مضمون بھی شائع ہوتا رہتا ہے جس کا مقصد اس سوچ میں دلچسپی برقرار رکھتا ہے۔

س:۔اگر امریکہ یورپی جھگڑے میں ملوث ہوتا ہے تو پارٹی اس امر کی مخالفت کس طریقے سے کرے گی؟

ج:۔ہم اپنی موجودہ پوزیشن برقرار رکھیں گے۔

س:۔اور موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

ج:۔یعنی اگر اعلان جنگ کر بھی دیا جائے تو ہم اس جنگ کی مخالفت کریں گے۔ہم جنگ کے مسئلے پر دیگر مسائل کی طرح، حزب اختلاف کا کردار ادا کریں گے۔

س:۔آپ جنگ کی حمایت نہیں کریں گے؟

ج:۔جی میرا یہی مطلب ہے۔ہم جنگوں کی حمایت نہیں کرتے یہ انسانی ہلاکتوں اور منافع کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہیں اور بالآخر سرمایہ دارانہ نظام کے تسلط کو برقرار رکھنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

عدالت: میں اس آخری بیان کی اہمیت بارے پوچھ سکتا ہوں؟

مسٹر گولڈ مین: جی ہاں

س:۔جب آپ کہتے ہیں ''جنگ کی عدم حمایت'' تو یہ بتائیں دوران جنگ آپ جنگ کی عدم حمایت کا مظاہرہ کیسے کریں گے؟

ج:۔ہمیں جہاں تک بولنے کی اجازت دی گئی ہم جنگ کو جھوٹی پالیسی قرار دیکر اس کی مخالفت کریں گے۔ہمارے نقطہ نظر کے مطابق یہ ویسی ہی بات ہے جیسی کہ دیگر پارٹیوں کی طرف سے مثلاً دوران جنگ حکومتی خارجہ پالیسی کی مخالفت، جیسا کہ مثلاً جنگ بائر (Boer war) کے دوران لائڈ جارج نے عوامی تقریروں میں اس جنگ کی مخالفت کی۔رمزے میکڈانلڈ، جو بعد ازاں برطانیہ کا وزیر اعظم بنا، 18-1914ء کی جنگ میں اس نے برطانوی پالیسی کی مخالفت کی۔ہمارا اپنا نقطۂ نظر ہے جو ان دو سیاسی شخصیات سے مختلف ہے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا اور جہاں تک ہمیں ہمارا حق استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہم امریکہ کے لئے ایک مختلف خارجہ پالیسی کے حق میں لکھتے اور بولتے رہیں گے۔

س:-جنگ کی مخالفت یا عدم حمایت ثابت کرنے کے لئے کیا پارٹی کوئی عملی نام نہاد اقدامات کرے گی؟

ج:-کس قسم کے عملی اقدامات-

س:-کیا پارٹی جنگ میں شمولیت کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کرے گی؟

ج:-یعنی انڈسٹری، ٹرانسپورٹ اور ملٹری کے کام میں رکاوٹ، جنگ ملٹری فورسز کو سبوتاژ کیا جائے یا ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالی جائے-

س:-اور کیا آپ اس کی وجہ بتائیں گے؟

ج:-یوں ہے کہ جب تک تو ہم ایک اقلیت ہیں ہم خود کو اس بات کا پابند بنائیں گے جس بارے ہماری پارٹی کی طرف سے فیصلہ دیدیا گیا ہے- فیصلہ ہو چکا ہے اور لوگوں کی اکثریت جنگ میں جانے کے لئے تیار ہے- ہمارے کامریڈ کو اس فیصلے کی پابندی کرنا ہوگی- اپنی باقی نسل کی طرح انہیں وہ فریضہ سرانجام دینا ہوگا جوان پر لاگو کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ اکثریت کو ایک مختلف پالیسی بارے قائل کرلیں-

س:-گویا دوران جنگ آپ کی مخالفت لازمی طور پر ویسی ہی ہوگی جیسا کہ قبل از جنگ؟

ج:-سیاسی مخالفت- ہم صرف اس کی بات کرتے ہیں-

س:-کیا پارٹی نے کبھی، یا پارٹی نے اب، کسی رکن، ہمدرد یا رابطے میں آنے والے مزدور کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ امریکہ کی مسلح افواج میں سرکشی پھیلائیں؟

ج:-نہیں-

س:-کیا آپ اس کی وجہ بیان کریں گے؟

ج:-بنیادی طور پر تو اس کی وجہ وہی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا- ایک سنجیدہ سیاسی جماعت جو معاشرے کی معاشرتی تبدیلی کا نصب العین رکھتی ہو- جو اکثریت کی حمایت اور مرضی سے ہی ممکن ہے- ایسی جماعت اقلیت ہوتے ہوئے اکثریت کے فیصلوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہیں کرسکتی- سبوتاژ، سرکشی اور ڈسپلن کی خلاف ورزی کرکے کوئی بھی پارٹی اپنے لئے بدنامی ہی کما سکتی ہے اور لوگوں کو قائل کرنے کے تمام امکانات کھودیتی ہے نیز کسی بھی مقصد کے حصول کیلئے ایسی پارٹی ناکارہ ہوکر رہ جائے گی-

س:-کیا آپ بتائیں گے کہ کیوں آپ کی پارٹی موجودہ امریکی حکومت کی جانب سے شروع کی گئی جنگ کی حمایت نہ کرے گی؟

ج:-عمومی طور پر ہم اس ملک کے حکمران سرمایہ دار ٹولے پر ذرا سا بھی اعتماد نہیں کرتے- ہم ان کی کوئی حمایت نہیں کرتے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ان بنیادی معاشرتی مسائل کو حل نہیں کرسکتے یا کرسکیں گے جن کو حل کرنا تہذیب

کوتاہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے-

ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی جگہ زیادہ مؤثر سوشلسٹ نظام لاگو کرنے کی جو ضرورت ہے وہ ضرورت ایک مزدور قیادت کے تحت ہی پوری کی جا سکتی ہے- مزدوروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ سرمایہ دارانہ سیاسی پارٹیوں کے مقابل خود کو منظم کریں- ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی پارٹی بنائیں' اپنی محنت کش جماعت کو پروان چڑھائیں اور سرمایہ دارانہ سیاسی جماعتوں کی پالیسی کو رد کر دیں ان سیاسی جماعتوں کا نام چاہے ڈیموکریٹک ہو یا ری پبلکن-

س:- موجودہ امریکی حکومت کی جانب سے شروع کی گئی جنگ آپ کے خیال میں کس قسم کی جنگ ہوگی؟

ج:- میں اسے سرمایہ دارانہ جنگ سمجھوں گا-

س:- کیوں؟

ج:- کیونکہ امریکہ اس وقت سرمایہ دارانہ ملک ہے- یہ دوسرے ملکوں سے صرف اس لئے مختلف ہے کہ یہ زیادہ بڑا اور زیادہ طاقتور ہے- ہم سرمایہ دارانہ پالیسی پر یقین نہیں رکھتے- ہم نوآبادیات حاصل نہیں کرنا چاہتے- ہم امریکی سرمایہ داری کے منافع کے لئے خون خرابہ نہیں چاہتے-

س:- اس دعویٰ کے بارے میں پارٹی کا کیا موقف ہے کہ ہٹلر کے خلاف جنگ جمہوریت کی فاشزم کے خلاف جنگ ہے؟

ج:- ہم کہتے ہیں یہ محض دھوکہ ہے- امریکی سامراج اور جرمن سامراج کے مابین دنیا پر قبضے کی خاطر کشمکش ہے- یہ بالکل درست ہے کہ ہٹلر دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے مگر ہم سمجھتے ہیں یہ بات بھی بالکل سچ ہے کہ امریکی سرمایہ داروں کے ذہن میں بھی یہی سوچ ہے اور ہم دونوں میں سے کسی کی بھی حمایت نہیں کرتے ہم نہیں سمجھتے کہ ساٹھ خاندان جو امریکہ کے مالک ہیں وہ جمہوریت جیسے کسی ارفع مقصد کے لئے جنگ چاہتے ہیں- ہم سمجھتے ہیں وہ اس ملک میں جمہوریت کے بدترین دشمن ہیں- ہم سمجھتے ہیں وہ اس موقع کو استعمال کریں گے اور ملک میں موجودہ تمام سول آزادیوں کا خاتمہ کریں گے وہ فاشزم کی ہر ممکن نقالی کریں گے-

س:- امریکہ کے کسی سامراجی یا سرمایہ دارانہ دشمن مثلاً جرمنی یا اٹلی بارے پارٹی کا کیا موقف ہے؟

ج:- ہم جرمن کے حمایتی نہیں- ہم امریکہ کے کسی سامراجی دشمن کی کامیابی میں دلچسپی نہیں رکھتے -

س:- اگر امریکہ کی جرمنی' اٹلی یا جاپان سے جنگ ہو جاتی ہے تو ایسی جنگ میں سامراجی دشمنوں کے مقابلے میں امریکہ کی فتح یا شکست کے حوالے سے پارٹی پالیسی کیا ہوگی؟

ج:- ہم جرمنی یا جاپان یا کسی اور سامراجی ملک کی امریکہ کے خلاف فتح کے حامی نہیں-

س:- کیا یہ درست ہے کہ پارٹی ہٹلر کے بھی اتنا ہی خلاف ہے جتنا کہ وہ سرمایہ دارانہ امریکی دعووں کے؟

ج:- ان کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں- ہٹلر اور ہٹلرازم کو ہم انسانیت کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں- ہم اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں- ہم امریکی اسلحہ کے ساتھ اعلان جنگ کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق امریکی سرمایہ دار ہٹلر اور فاشزم کو شکست نہیں دے سکتے- ہم سمجھتے ہیں ہٹلرازم کی تباہی مزدور قیادت کے تحت جنگ کر کے ہی ممکن ہے-

س:- پارٹی ہٹلر کی شکست کے لئے کس طریقہ کار کو پیش کرتی ہے؟

ج:- اگر مزدور حکومت بناتے' ویسی حکومت جس کا میں نے ذکر کیا اور ایسی مزدور حکومت موجود ہوتی تو ہم دو کام کرتے

اول ہم جرمن عوام کے نام ایک اعلان نامہ جاری کرتے ان سے سنجیدہ وعدہ کرتے کہ ہم ان پر ایک نیا معاہدہ ورسائی مسلط نہیں کر رہے' ہم جرمن عوام کو برباد نہیں کرنا چاہتے' نہ ہم ان سے دودھ دینے والی گائیں چھیننا چاہتے ہیں جیسا کہ ہولناک معاہدہ ورسائی کے تحت ہوا اور جرمن بچے اپنی ماؤں کی چھاتیوں سے لگے لگے فاقوں کا شکار ہو گئے اور جرمن لوگوں کے اندر ایسی نفرت نے جنم لیا انتقام کے ایسے جذبے نے جنم لیا کہ ہٹلر جیسے موذی نے اس خوفناک معاہدہ ورسائی سے بدلہ لینے کے نعرے کے ذریعے اس نے جرمن عوام کی تائید حاصل کر لی- ہم ان سے کہیں گے ''ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ایسی کوئی شرط جرمن عوام پر مسلط نہیں کی جائے گی- اس کے برعکس ہم سوشلسٹ بنیادوں پر دنیا کی از سر نو تنظیم کی پیش کش کرتے ہیں- جس کے تحت جرمن عوام اپنی مسلمہ صلاحیتوں' ذہانت اور محنت کے ساتھ برابری کی بنیاد پر اس نئی تنظیم کاری میں شامل ہوں گے- ہماری پارٹی کی طرف سے یہ پہلی تجویز ان کو پیش کی جائے گی-

دوم' ہم ان سے یہ بھی کہیں گے ''اس کے ساتھ ساتھ ہم دنیا کی سب سے بڑی بحریہ' فضائیہ اور بری فوج تشکیل دے رہے ہیں' جو آپ کے ہاتھ میں ہوگی' تا کہ ایک محاذ پر ہٹلر کا بذریعہ بازو خاتمہ کیا جائے جبکہ اندرون ملک آپ اس کے خلاف بغاوت کر دیں-''

میرے خیال سے ہٹلر کے حوالے سے پارٹی پروگرام کی یہ ماہیت ہوگی اگر امریکہ میں مزدور کسان حکومت ہوتی اور ہمارا خیال ہے کہ صرف اس انداز میں ہٹلرازم کو شکست دی جا سکتی ہے- صرف اور صرف اس صورت میں کہ بڑی طاقتیں جرمن عوام کو یہ باور کرا دیں کہ انہیں ہٹلر کے خلاف اٹھنا ہوگا کیونکہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ......

مسٹر شیون ہاٹ: مسٹر کینن! آپ نے سوال کا جواب دیدیا ہے-

س:-لیکن جب تک امریکہ میں مزدور کسان حکومت قائم نہیں ہوجاتی اور وہ ہٹلر کو شکست دینے کے لئے اپنے منصوبہ پر عمل درآمد نہیں کرتی تب تک سوشلسٹ ورکرز پارٹی اکثریت کی مرضی کی پابندی کرے گی-کیا یہ درست ہے؟

ج:-ہم یہی کر سکتے ہیں-ہم یہی کچھ کرنے کی بات کرتے ہیں-

س:-اور پارٹی کا مؤقف یہ ہے کہ حکومت جو ذرائع اور راستے جنگ کو بہتر طریقے سے لڑنے کے لئے اختیار کرے گی ان کی راہ میں پارٹی رکاوٹ نہیں ڈالے گی؟

ج:-فوجی طریقے یا اقلیت کے انقلاب کے ذریعے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی اس کے برعکس پارٹی نے کھلے عام اس قسم کے طریقہ کار کی مخالفت کی ہے-

جنگ اور انقلاب

س:-جنگ اور ممکنہ انقلابی صورتحال مابین تعلق کے اوپر پارٹی کا کیا مؤقف ہے!

ج:-انقلابات نے اکثر جنگوں کا تعاقب کیا ہے-جنگیں بذات خود زبردست معاشرتی بحران کا اظہار ہوتی ہیں- جسے وہ حل نہیں کر پا رہی ہوتیں-لاچارگی اور غربت دوران جنگ اس تیزی سے بڑھتی ہیں کہ اکثر ان کا اختتام انقلاب کی صورت ہوتا ہے- 1904ء کی روس جاپان جنگ کے نتیجے میں 1905 کا روسی انقلاب آیا- 1914ء کی عالمی جنگ نے 1917ء کے روسی انقلاب' انقلاب ہنگری' انقلاب جرمن و آسٹریا اور اٹلی میں لگ بھگ انقلاب کو جنم دیا-عمومی طور پر (پہلی عالمی جنگ کے بعد) پورے یورپ میں ایک انقلابی صورت حال نے جنم لیا-

میرے خیال سے اس بات کے پورے امکانات موجود ہیں کہ اگر یورپ میں جنگ جاری رہتی ہے تو لوگوں کی اکثریت خاص کر یورپ میں قتل و غارت گری روکنے کے لئے انقلابی ذرائع اختیار کریں گے-

س:-تو گویا یہ کیا درست ہوگا کہ انقلابی صورت حال کو سوشلسٹ ورکرز پارٹی نہیں بلکہ جنگ جنم دے گی' اگر انقلابی صورت حال سامنے آتی ہے تو؟

ج:-میرے خیال سے انقلابی صورتحال سرمایہ داری کی خامیوں کی وجہ سے جنم لیتی ہے' جنگ اس عمل کو محض ہوا دیتی ہے-

س:-پارٹی کی مختلف مطبوعات میں حالات حاضرہ پر مختلف رائے دینے کے حوالے سے پارٹی پالیسی کیا ہے؟

ج:-اس پر کوئی پابندی نہیں ہے-عموماً حالات حاضرہ پر بعض ساتھی انفرادی طور پر خاص جھکاؤ کے مطابق مضامین لکھتے ہیں اور اس کے ساتھ کمیٹی کی اکثریت کا متفق ہونا ضروری نہیں-

س:۔کیا آپ یہ کہیں گے کہ مستقبل بارے پیش گوئیوں پر رائے زنی کے حوالے سے پارٹی آزادی دیتی ہے؟

ج:۔جی ہاں! یہ تو لازمی ہے کیونکہ پیش گوئیوں کی ہڑتال نہیں کی جاسکتی، مکمل طور پر تا آنکہ واقعہ پیش آجائے اور مختلف آراء ابھرتی ہیں۔پارٹی میں خاص کر جب سے عالمی جنگ شروع ہوئی ہے اس بابت مختلف آراء آرہی ہیں کہ امریکہ کب جنگ میں باقاعدہ کودے گا یا یہ کہ کیا امریکہ جنگ میں حصہ لے گا یا نہیں۔ایسے لوگوں کی اکثریت تو نہیں تھی جو یہ کہتے ہوں کہ امریکہ جنگ میں حصہ نہیں لے گا البتہ میں نے بعض لوگوں کو ایسا کہتے ہوئے سنا ضرور۔

س:۔کیا آپ یہ کہیں گے کہ مستقبل کی انقلابی صورت حال بارے بھی مختلف آراء پیش کرنے کی اجازت ہے؟

ج:۔جی یقینی طور پر

س:۔کیا اس بابت بھی مختلف آراء رکھنے کی اجازت ہے کہ انقلاب بذریعہ تشدد آئے گا یا بلا تشدد؟

ج:۔ہوں ایک حد تک، ایک حد تک۔مارکسزم کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے پارٹی کے تعلیم یافتہ لیڈروں کے مابین اس بابت کافی اتفاق پایا جاتا ہے بہ نسبت اس مسئلہ کے کہ کیا امریکہ موجودہ جنگ میں شامل ہوگا یا نہیں۔

س:۔مگر انقلابی صورت حال کے صحیح وقت اور انقلاب کے ارتقاء کے بارے میں مختلف رائے پائی جاتی ہیں اور اختلاف کیا جاسکتا ہے؟

ج:۔جہاں تک وقت کا تعلق ہے تو اس بارے قیاس بھی کیا جاسکتا ہے۔اگر کسی پارٹی رکن کی اس بارے رائے پائی جاتی ہے تو وہ رائے محض تجزیاتی ہی ہوسکتی ہے۔

س:۔کیا آپ باضابطہ قراردادوں اور اداریوں کے مابین کوئی فرق کرتے ہیں؟

ج:۔جی ہاں۔قرارداد باضابطہ ڈاکومنٹ ہوتی ہے جسے نیشنل کمیٹی یا کنونشن منظور کرتا ہے۔اس پر سوچ و بچار ہوئی ہوتی ہے اور یہ پارٹی کا باضابطہ بیان ہوتا ہے۔میرے خیال سے اس کی حیثیت اداریہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کیونکہ اداریہ ہوسکتا ہے پرچے کے ایڈیٹر نے جلدی میں اس وقت لکھا ہو جب پرچے کو پریس بھیجنے کی پڑی ہو اور ہوسکتا ہے اداریہ اس دھیان اور توجہ سے نہ لکھا گیا ہو جس توجہ سے قرارداد کو نیشنل کمیٹی منظور کرتی ہے۔

ملٹری پالیسی اور سوشلسٹ نقطہ نظر

س:۔برائے مہربانی یہ بتایئے پارٹی کی ملٹری پالیسی سے کیا مراد ہے؟

ج:-ستمبر 1940ء میں ایک سال قبل جو پارٹی کانفرنس ہوئی اس کانفرنس کے فیصلوں میں پارٹی کی ملٹری پالیسی ایک جزو کے طور پر شامل ہے- ان دنوں نیشنل کمیٹی کے ایک پلینری (Plenary) اجلاس کے سلسلے میں پارٹی کی ایک خصوصی کانفرنس بلائی گئی جس کا مقصد خاص طور پر اس سوال کا جواب تلاش کرنا تھا کہ جبری بھرتی اور جنگ کے مزید پھیلاؤ بارے کیا نقطۂ نظر اختیار کیا جائے اور کانفرنس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ:

شق اول:

جہاں تک تعلق ہے جبری بھرتی کو قانون کا درجہ دینے کا' اور جیسا کہ سلیکٹو سروسز ایکٹ کے حوالے سے یہ درجہ دیا جا چکا ہے' تمام پارٹی ارکان اس قانون کی پابندی کریں گے اور لوگوں کی جبری بھرتی کی مخالفت نہیں کریں گے- اس کے برعکس جبری بھرتی کی مخالفت کرنے والے گروہوں کو پارٹی خاص طور سے بحث کرتی ہے- اور انہیں ضمیر کا معترض قرار دیتی ہے- گو ہم ضمیر کے ان معترضین کے حوصلے اور راست بازی کی قدر کرتے ہیں کیونکہ جو وہ کر رہے ہیں اس کے لئے بڑے حوصلے اور راست بازی کی ضرورت ہے' مگر ہم نے انکے مؤقف کی مخالفت میں لکھا اور کہا کہ یہ درست نہیں کہ جب عوام کی بڑی تعداد جنگ لڑنے جا رہی ہو بعض افراد ایسا نہ کریں- جہاں تک ہمارا تعلق ہے' اگر امریکی مزدوروں کی نئی نسل جنگ کے لئے جاتی ہے' ہمارے پارٹی ممبران کے ساتھ جائیں گے اور ان کو درپیش خطرات' تکالیف اور ان کے تجربات بانٹیں گے-

شق دوم:

ہماری قرارداد کہتی ہے کہ ہمارے کامریڈز کو اچھا سپاہی بننا ہوگا بالکل اسی طرح جس طرح فیکٹری کے اندر ہم اپنے کامریڈ سے کہتے ہیں کہ اسے بہترین ٹریڈ یونینسٹ اور بہترین مکینک ہونا چاہئے تاکہ وہ اپنے ساتھی مزدوروں کا اعتماد حاصل کر سکے اور ان کی نگاہوں میں عزت حاصل کر سکے- ہم کہتے ہیں کہ ملٹری سروس کے دوران وہ بہترین سپاہی ہو' جو بھی ہتھیار اور اسلحہ اسے دیا جائے اس کے استعمال میں اسے مہارت ہو' وہ ڈسپلن کی پابندی کرے اور وہ اپنے ساتھی سپاہیوں کی بھلائی کا خیال رکھے تاکہ وہ انکا اعتماد اور عزت حاصل کر سکے-

عدالت:

کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ مسٹر کینن نے جو پالیسی بیان کی ہے وہ تحریری شکل میں ہے یا زبانی؟

گواہ: میرے خیال سے پچھلے ستمبر میں شکاگو میں ہونے والی کانفرنس میں جو تقاریر میں نے کیں وہ یہاں ثبوت کے طور پر پیش کی گئی ہیں کم از کم ان تقاریر کے کچھ اقتباسات-

مسٹر گولڈمین: جی آپ درست کہہ رہے ہیں-

عدالت: مسٹر میر! میرے خیال سے آپ ان ثبوتوں کی نشاندہی بھی کر سکتے ہیں-

مسٹر میر: میرے خیال سے یہ ثبوت نمبر 116 اور 186 ہیں-

س:-کیا پارٹی کی ملٹری پالیسی کے حوالے سے اس کانفرنس میں کچھ دیگر نقاط پر بھی بحث ہوئی ؟

ج:-جی ہاں! ہم نے جبری بھرتی' لازمی فوجی تربیت کی حمایت کی-اس کی وجہ یہ تھی کہ آج ساری دنیا مسلح ہے' کہ آج سارے فیصلے اسلحہ کے ذریعے ہورہے ہیں یا اسلحہ کے خوف سے-ان حالات میں ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ مزدور بھی فوجی تربیت حاصل کریں- طے شدہ فیصلے کے مطابق ہم لازمی فوجی تربیت کے حق میں ہیں مگر اس طریقہ کار کے حامی نہیں، یعنی سیاسی طور پر حامی نہیں جس طریقہ کار کے ذریعے موجودہ سرمایہ دار حکومت کام کررہی ہے-

ہماری تجویز یہ ہے کہ مزدور خصوصی کیمپوں میں ٹریڈ یونینوں کی زیرنگرانی فوجی تربیت حاصل کریں' حکومت اپنے فوجی بجٹ کا ایک خاص حصہ ان کیمپوں کو ضروری اسلحہ تربیت سازوں اور سامان مہیا کرنے کے لئے مختص کرے مگر کیمپ ٹریڈ یونین کی قیادت میں چلیں-

ٹریڈ یونینوں کی زیرنگرانی ایسے خصوصی کیمپ بھی ہونے چاہئیں جہاں مزدور تربیت حاصل کرکے افسر بن سکیں-اس مقصد کے لئے حکومت کو فنڈ ضرور مختص کرنے چاہئیں تاکہ موجودہ ملٹری ڈھانچے کا ایک بڑا نقص اور عدم اطمینان کی ایک بڑی وجہ کا خاتمہ کیا جاسکا اور وہ نقص یہ ہے کہ کسان' فوجی اور دوسرے طبقے سے تعلق رکھنے والے افسر کے مابین بہت بڑی خلیج پائی جاتی ہے-اس افسر کو سپاہی کے مسائل سے آگہی نہیں اور سپاہی کی جانب اس کا رویہ درست نہیں-

ہمارے خیال سے مزدوروں کا یہ حق ہونا چاہئے کہ ان کے افسران اپنے اندر سے ہوں' ایسے لوگ جو مزدوروں کے ساتھ مل کر جدوجہد کرتے رہے ہوں اور مزدوروں میں ان کی عزت پائی جاتی ہو مثلاً یونین رہنما یا گھیراؤ کی قیادت کرنے والے' ایسے لوگ جنہوں نے مزدور تنظیموں کے معاملات چلانے میں ملکہ حاصل کیا ہو اور جو مزدوروں میں سے ہوں-ایسے افراد عام سپاہیوں کے فلاح و بہبود بارے کہیں زیادہ دلچسپی رکھتے ہوں گے بہ نسبت ہاورڈ (Howard) اور یالے (Yale) سے آئے ہوئے کالج بوائے کے، جس نے کبھی فیکٹری دیکھی بھی نہ ہوگی اور کبھی اس کا مزدور سے پالا نہ پڑا ہوگا اور جو مزدور کو ایک حقیر مخلوق سمجھتا ہوگا-میرے خیال سے یہ ہماری ملٹری پالیسی کی اصل روح ہے-

س:-فوج میں سول رائٹس کے حوالے سے پارٹی کا مؤقف کیا ہے؟

ج:-ہم سپاہیوں کے شہری حقوق کی حمایت کرتے ہیں-ہم اس سوچ کے مخالف ہیں کہ جب آپ پندرہ لاکھ نوجوانوں کو سول لائف سے بھرتی کرلیتے ہیں تو وہ اپنے شہری حقوق سے محروم ہوجاتے ہیں-ہمارے خیال سے

انہیں تمام شہری حقوق حاصل ہونے چاہئیں- ان کو حق ہونا چاہئے کہ وہ کانگرس بلاسکیں' ووٹ دے سکیں' شکایات پیش کرنے کے لئے کمیٹیاں منتخب کرسکیں اپنے افسروں کا انتخاب کرسکیں' کم ازکم چھوٹے افسروں کا- عمومی طور پر انہیں ایک شہری کے تمام جمہوری حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور ہم اس کی حمایت کرتے ہیں- ہم اس بات کی وکالت کرتے ہیں کہ موجودہ فوجی ڈھانچے کا خاتمہ کیا جائے اور سپاہیوں کو شہری حقوق دینے کے لئے قانون بنایا جائے-

س:-کیا پارٹی نے کبھی سرکاری طور پر یا آپ کے ذاتی علم کے مطابق کسی پارٹی رکن نے جو فوج میں ملازم ہو' کبھی مسلح افواج کے اندر شورش پیدا کرنے کی کوشش کی؟

ج:-میرے علم کے مطابق نہیں-

س:-آپ کے خیال میں اگر اس قسم کے واقعات ہوتے تو اس کی وجہ کیا ہوتی؟

ج:-میرے خیال میں جبری بھرتی کی گئی فوج میں بے چینی اور عدم اطمینان کی کئی وجوہات ہیں- اخبارات اور رسائل میں اس موضوع پر بحث موجود ہے اور اس بابت کئی آراء اور سوچوں کا اظہار کیا جا چکا ہے-

س:-ٹریڈ یونینوں کے زیر اہتمام لازمی فوجی تربیت کے مطالبے کو حقیقی شکل دینے کے لئے پارٹی کی کیا تجویز ہے؟

ج:-ہمارا پروگرام قانون سازی کا پروگرام ہے- ہم جو تجویز پیش کرتے ہیں ہم اسے قانون کی شکل دینا چاہتے ہیں- ہمارا کوئی نمائندہ کانگرس میں موجود ہوتا تو وہ بل بلکہ کئی بل' اس بابت پیش کرتا کہ ہمارے جو فوجی منصوبے ہیں انہیں قانون کی شکل دی جائے-

س:-کیا کبھی پارٹی کے کسی سکہ بند رہنما نے پلاٹس برگ کی مثال کا حوالہ دیا ہے؟

ج:-جی ہاں- درحقیقت اس خیال نے یہیں سے جنم لیا- جیسا کہ میں نے پہلے کہا فوجی ڈھانچے میں وجہ تنازعہ افسروں اور سپاہیوں کے مابین طبقاتی تفریق ہے- جیسا کہ ہم جانتے ہیں پہلی عالمی جنگ سے قبل کاروباری اور پروفیشنل حضرات کی بطور افسر تربیت کے لئے خصوصی کیمپ بنائے گئے- پلاٹس برگ ان میں سے ایک تھا- امریکہ کی جنگ میں شمولیت سے قبل یہ نام نہاد تیاری کی مہم تھی- کچھ فنڈز حکومت نے مختص کئے جبکہ کچھ فنڈز کاروباری حضرات نے دیئے- حکومت نے تربیت کار اور ضروری رسد فراہم کیا بڑی تعداد میں کاروباری اور پروفیشنل لوگوں کی تربیت کے لئے جو بعد ازاں فوج میں افسر تعینات ہوئے-

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ مزدوروں کے لئے ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا- ہمارے خیال سے یہ درست اور جائز ہے اور موجودہ قوانین کے عین مطابق ہے- جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہماری تجویز قانون سازی کی نوعیت رکھتی ہے- اگر ہم اس قابل ہوئے تو ہم اسے ملک کا قانون بنا دیں گے-

عدالت: اب ہم وقفہ کریں گے

(وقفہ)

س:۔مسٹر کینن! میں استغاثہ کے چند گواہوں کے بیانات کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جن کے مطابق آپ کی پارٹی کے ارکان نے ان گواہوں کو فوج میں بھرتی ہو کر کھانے کے مسئلے پر بے چینی پھیلانے کی ترغیب دی۔اس بارے پارٹی کا مؤقف کیا ہے؟

ج:۔ہمارے جو ارکان فوج میں بھرتی ہوئے ان کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق مسلح افواج میں......

مسٹر شیوون ہاٹ: ایک منٹ! آپ سوال کا جواب نہیں دے رہے۔آپ سے انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ پارٹی پالیسی کیا ہے نہ یہ کہ لوگوں نے آپ کو کیا بتایا ہے۔

عدالت: ہمیں ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا کہ اس بارے کوئی پارٹی پالیسی بھی ہے۔

س:۔کیا کوئی پالیسی موجود ہے؟

ج:۔جی ہاں!

س:۔آپ کی پالیسی کیا ہے؟

ج:۔پالیسی یہ ہے کہ کھانے کے حوالے سے کسی احتجاج کی نہ تو حمایت کی جائے نہ ہی کوئی احتجاج شروع کیا جائے۔میں آپ کو اس کی وجہ بتانا چاہتا ہوں۔جہاں تک ہمیں علم ہے فوج میں بھرتی ہونے والے ہمارے ارکان نے ہمیں جو بتایا ہے اور دیگر تحقیقات کے مطابق موجودہ ڈھانچے میں کھانے کے حوالے سے بے چینی نہیں پائی جاتی۔

س:۔اور اگر اس قسم کی کوئی بے چینی پائی جاتی تو آپ کے خیال میں اس کی وجہ کیا ہوتی؟

ج:۔جہاں تک ہمیں علم ہے اس قسم کے واقعات اکا دکا ہی پائے جاتے ہیں۔ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر کھانا برا نہیں تو کھانے پر مسئلہ کھڑا کیا جائے۔اگر کھانا برا ہوگا تو سپاہی خود ہی مسئلہ اٹھائیں گے اور انہیں اٹھانا چاہئے۔

س:۔ان گواہوں کے بیانات بارے آپ کیا کہیں گے۔؟

مسٹر شیوون ہاٹ: میں اس پر اعتراض کرتا ہوں

مسٹر گولڈ مین: ٹھیک ہے۔

س:۔تو کیا آپ یقینی انداز میں بیان کریں گے کہ بے چینی پیدا کرنے کے حوالے سے پارٹی کی پالیسی کیا ہے کہ اگر بے چینی کی وجوہات موجود نہ ہوں؟

ج:۔پارٹی پروگرام یا پارٹی لٹریچر میں میرے علم کے مطابق کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جو بغیر کسی بنیاد کے مسائل کو

ہوا دینے کی بات کرتی ہو- جب بے چینی کی وجوہات موجود ہوں تو بے چینی پھیلتی ہے- بے چینی پارٹی نہیں پھیلاتی-

مسٹر شیون ہاٹ: ایک منٹ پلیز!

س:-اگر بے چینی اور شکایات رہی ہیں تو کیا اس کی ذمہ دار پارٹی ہے؟

ج:-ہرگز بھی نہیں-موجودہ صورت حال یہی ہے-

س:-اور کیا وہ لوگ جو کھانا مہیا کرنے کے ذمہ دار ہیں شکایات اور بے چینی کے ذمہ دار وہ ہیں؟

مسٹر شیون ہاٹ: یہ استفسار ہے

مسٹر گولڈ مین: انہوں نے اعتراض نہیں کیا لہٰذا آپ جواب دے سکتے ہیں-

مسٹر شیون ہاٹ: تو پھر میں اعتراض کرتا ہوں

عدالت: اعتراض قبول کیا جاتا ہے

س:-اب بات کرتے ہیں ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام فوجی تربیت کی-آپ وقفہ کے وقت پلاٹس برگ کی بات کر رہے تھے-کیا آپ اس بابت بات جاری رکھیں گے اور اس کی وضاحت کریں گے؟

ج:-میں نے وہ مثال اس وضاحت کے لئے پیش کی تھی کہ کسی طرح پہلی عالمی جنگ سے تھوڑا عرصہ قبل جنگ میں ہماری شمولیت سے پہلے خصوصی کیمپ قائم کئے گئے اور حکومت نے کاروباری اور پروفیشنل افراد کی تربیت کے لئے تربیت کار مہیا کئے-اسپین کی خانہ جنگی کے دوران تمام پارٹیوں اور یونینوں کے نہ صرف اپنے تربیتی کیمپ تھے جن کو حکومت نے تسلیم کیا ہوا تھا بلکہ فرانکو کی فاشسٹ فوج کے خلاف لڑنے کے لئے یونینوں اور پارٹیوں نے دستے بھی مہیا کئے-

س:-موجودہ ٹریڈ یونینیں پارٹی کے کنٹرول میں نہیں-کیا یہ درست ہے؟

ج:-نہیں-یہ یونینیں مکمل طور پر لازمی طور پر اور عملی طور پر رہنماؤں کے کنٹرول میں ہیں جو روز ویلٹ انتظامیہ کے حامی ہیں-

س:-میری سمجھ کے مطابق پارٹی ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام ملٹری ٹریننگ کی حمایت کرتی ہے؟

ج:-جی ہاں! اس کا مقصد یہ ہے کہ یونینوں کو ان کے کارکنوں کے معاملات میں زیادہ بااختیار بنایا جائے-

س:-اور اس پالیسی کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ یونینیں پارٹی کے کنٹرول میں ہیں یا نہیں؟

ج:-نہیں-ہم بطور اقلیت ان کیمپوں میں انہی موقعوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے جو ہم بطور اقلیت یونین کے اندر اٹھا سکتے ہیں-

س:-ٹریڈ یونینوں کے زیر اہتمام فوجی تربیت لاگو کرنے کے حوالے سے آپ کون سے اقدامات تجویز کرتے ہیں؟

ج:-جیسا کہ میں نے پہلے کہا یہ قانون سازی کا پروگرام ہے-اگر ہمارے پاس طاقت ہوتی تو ہم یہ قانون کانگرس کے ذریعے منظور کروا لیتے یا یہ کہ ہمیں ان ارکان کانگرس کی حمایت حاصل ہوتی جو دیگر امور پر ہم سے اختلاف رکھتے ہیں مگر اس مسئلے پر اتفاق کرتے ہیں تو ہم کانگرس سے یہ قانون منظور کروا لیتے- یہ پروگرام لازمی کوئی سوشلسٹ پروگرام نہیں-

س:-اگر کوئی پارٹی رکن سلیکٹو سروس ایکٹ کی عملی مخالفت یا اس کی تلقین کرے تو پارٹی کیا کرے گی؟

مسٹر شیبون ہاٹ: اس پر اعتراض کیا جاتا ہے کیونکہ حکومت نے کوئی ثبوت اس بابت پیش نہیں کیا کہ پارٹی نے سلیکٹو سروس ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں کی-

مسٹر گولڈ مین: سروس ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں کی-

مسٹر شیبون ہاٹ: ہم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ پارٹی نے سلیکٹو سروس ایکٹ کی مخالفت کی ہے-

مسٹر گولڈ مین: میں نے یہ سوال اس لئے پوچھا کہ گواہوں سے بے شمار سوال پوچھے گئے کہ ان کی عمر کیا ہے اور وہ فوج میں کیوں گئے گویا اس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ ہم نے سلیکٹو سروس ایکٹ کی مخالفت کی ہے-اگر حکومت کہتی ہے کہ ایسا ''نہیں' ' ہے تو میں یہ سوال نہیں کروں گا-

مسٹر شیبون ہاٹ: ہم صورت حال کی ابھی وضاحت کر دیتے ہیں-ہم یہ نہیں کہتے کہ پارٹی نے لوگوں کو بھرتی ہونے سے منع کیا اور یوں سلیکٹو سروس ایکٹ کی خلاف ورزی کی-ہمارے ثبوت کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ پارٹی ممبران بھرتی ہونے کے بعد کیا کرنا چاہتے تھے-

مسٹر گولڈ مین: چلیں وضاحت ہو گئی-

س:-ایک سرکاری گواہ نے کہا کہ ایک پارٹی ممبر نے اسے فورٹ سنیلنگ (Fort Snelling) جا کر بے چینی پھیلانے کے لئے کہا-میرے خیال سے گواہی کی روح یہی ہے-کیا آپ نے اس بابت کچھ سنا-

ج:- کچھ

س:-فورٹ سنیلنگ یا کسی دیگر کیمپ میں بے چینی پھیلانے کے حوالے سے پارٹی پالیسی کیا ہے؟

مسٹر شیبون ہاٹ: میں اس سوال پر اعتراض کرتا ہوں-اس بات کا جواب کم از کم دو بار دیا جا چکا ہے-

عدالت: اعتراض قبول کیا جاتا ہے-

ہنگری 1919ء: خون بہائے بغیر انقلاب

عدالت: جنٹل مین! کارروائی شروع کی جائے۔

جیمز پی کینن

جو ازاں قبل حلف لے چکے ہیں کٹہرے میں پہنچ کر مندرجہ ذیل گواہی دیتے ہیں۔

براہ راست جرح (جاری)

از مسٹر گولڈ مین:

س:۔اگر محنت کش عوام کو جمہوری حقوق فراہم کئے جائیں تو کیا اس صورت میں پارٹی پرامن انقلاب کے تمام امکانات استعمال کر لے گی؟

ج:۔جی ہاں! میرے خیال سے ہر ممکن حد تک۔

س:۔یہاں تک کہ امریکی آئین میں قانون کے مطابق ترامیم کی کوشش بھی کی جائے گی؟

ج:۔اگر یہاں جمہوری عمل جاری رہے اور جمہوری عمل میں حکومت فاشسٹ ہتھکنڈوں سے خلل نہ ڈالے اور یہ کہ سوشلسٹ نظریات رکھنے والی لوگوں کی اکثریت جمہوری عمل کے نتیجے میں فتح حاصل کر سکتی ہو تو میرے خیال سے وہ آئین میں جمہوری طریقے سے وہ ترامیم کر سکتے ہیں جو نئی حکومت کی ضروریات پوری کرتی ہوں۔قدرتی طور پر کچھ اہم نوعیت کی ترامیم کرنا پڑیں گی البتہ آئین کے کچھ حصے ایسے ہیں جن کو میں پارٹی پروگرام میں لکھنا چاہوں گا مثلاً بل آف رائٹس (Bill of Rights) ہے جس پر ہم یقین رکھتے ہیں۔آئین کا وہ حصہ جو نجی ملکیت کو تحفظ فراہم کرتا ہے' ہم جس معاشرے کا خواب دیکھتے ہیں اس میں بڑی صنعتوں پر نجی ملکیت کو ختم کرنا ضروری ہے۔

س:۔مگر کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں یا نہیں کہ اقلیت پرامن انقلاب کی اجازت نہ دے گی؟

ج:۔یہ ہماری رائے ہے۔اس رائے کی بنیاد تاریخی مثالیں ہیں۔منظر سے ہٹنے سے قبل ہر مراعات یافتہ اقلیت نے' چاہے وہ کتنی ہی فرسودہ کیوں نہ ہو چکی ہو' اکثریت کی مرضی کو طاقت سے رد کرنے کی کوشش کی۔کل میں نے کچھ مثالیں دی تھیں۔

س:۔کیا......؟

ج:۔میں آپ کو ایک اور مثال دے سکتا ہوں۔مثلاً ہنگری میں بالشویک انقلاب خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر مکمل پرامن انداز میں برپا ہوا۔

س:۔یہ کب کی بات ہے؟

ج:- 1919ء میں- جنگ کے بعد وہاں جو حکومت بنی اس کا سربراہ کاونٹ کارولی تھا- وہ ملک کے حالات نہ سنبھال سکا- اسے عوام کی حمایت حاصل نہ تھی لہٰذا وہ بطور سربراہ حکومت ہنگری کی بالشویک پارٹی دراصل اسے کمیونسٹ پارٹی کہنا چاہئے' کے سربراہ کے پاس گیا- وہ اس وقت جیل میں تھا- کارولی نے اسے پرامن اور قانونی طور پر حکومت بنانے کی دعوت دی- یہ بالکل ویسی ہی مثال ہے جیسا کہ فرانس کی پارلیمنٹ میں-یقیناً پیٹن حکومت سے قبل......کابینہ کی تبدیلی- سو جب پرامن انداز میں اس سوویت حکومت کا قیام عمل میں آ گیا تو جاگیرداروں سرمایہ داروں کا مراعات یافتہ طبقہ اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا- انہوں نے حکومت کے خلاف مسلح لڑائی منظّم کی اور یوں حکومت کا خاتمہ کر دیا- جو بڑا تشدد ہوا اس کا آغاز حکومت کی تبدیلی سے قبل نہیں بلکہ بعد میں ہوا-

س:- پارٹی میں کارل مارکس اور اس کے نظریات کیا حیثیت رکھتے ہیں؟

ج:- جن نظریات' معاشرتی تجزیئے اور خیالات کو ہم سائنسی سوشلزم یا مارکسزم کہتے ہیں اور جن نظریات پر سائنسی سوشلزم کی تحریک آج تک استوار ہوئی ہے' کارل مارکس ان کا بانی ہے-

1848ء میں کمیونسٹ مینی فیسٹو میں اس کے نظریات کا خاکہ سامنے آیا اور پھر دیگر اہم تخلیقات بالخصوص سرمایہ میں' اس نے ان اصولوں کا بھرپور سائنسی تجزیہ کیا جو سرمایہ دارانہ معاشرے کو چلاتے ہیں' اس نے اس معاشرے کے ان تضادات کی نشاندہی کی جو بطور معاشرتی نظام اس نظام کے خاتمے کی بنیاد بنیں گے' اس نے واضح کیا کہ کس طرح مالک اور مزدور کے مابین مفادات کا تضاد ایک مسلسل طبقاتی تحریک کی نمائندگی کرے گا تاآنکہ مزدور غلبہ حاصل کر کے سوشلسٹ معاشرے کی بنیاد رکھ دیں گے-

گویا کارل مارکس ہماری تحریک کا بانی ہی نہیں بلکہ ہماری نظریات کا معتبر ترین علامہ ہے-

س:- کیا پارٹی کارل مارکس کی تمام تصانیف میں پائے جانے والی تمام تحریروں کو مانتی ہے؟

ج:- نہیں- پارٹی نے کبھی ایسا نہیں کیا- ہم مارکس کو غلطی سے ماورا نہیں سمجھتے- پارٹی مارکس کے بنیادی خیالات ونظریات کو اپنے بنیادی خیالات ونظریات سمجھتی ہے- مگر یہ کوئی پابندی نہیں کہ پارٹی یا پارٹی ممبر مارکس سے اختلاف نہیں کر سکتے تاآنکہ بات بنیادی نظریات کی ہو-

س:- کیا یہ درست ہے کہ آپ مارکسی نظریات کی تشریح اور ان کا اطلاق موجودہ حالات کے مطابق کرتے ہیں؟

ج:- جی ہاں! ہم مارکسزم کو وحی یا عقیدہ نہیں سمجھتے- اینگلز نے اس کی وضاحت یوں کی کہ مارکسزم کوئی عقیدہ نہیں بلکہ عمل کے لئے ایک رہنما ہے یعنی یہ وہ طریقہ کار ہے جسے مارکسی طالب علموں کو سمجھنا چاہئے اور اس کا استعمال سیکھنا چاہئے- ممکن ہے کوئی شخص مارکس کا ہر خط اور ہر تحریر پڑھ ڈالے مگر وہ شخص بے کار ہے اگر وہ یہ نہ سیکھے کہ ان تحریروں کو اس کے دور میں کس طرح استعمال کرنا ہے- ایسے لوگ موجود ہیں اور انہیں ہم شیخی مار عالم کہتے ہیں-

س:- کیا آپ کمیونسٹ مینی فیسٹو سے شناسا ہیں یا نہیں؟

ج:- جی ہاں-

س:- کیا آپ کو یاد ہے...... غالبًا یہ مینی فیسٹو کی آخری شق ہے جہاں مینی فیسٹو کے مشترکہ مصنفین اینگلز اور کارل مارکس لکھتے ہیں: ''ہم اپنے نصب العین چھپانے سے نفرت کرتے ہیں'' اور پرتشدد انقلاب بارے نشاندہی کرتے ہیں- کیا آپ کو یاد ہے؟

ج:-تحریر یوں ہے کہ ''ہم اپنے نصب العین چھپانے سے نفرت کرتے ہیں- ہم کھل کر کہتے ہیں کہ یہ نصب العین موجودہ معاشرتی اداروں کے بالجبر خاتمے سے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں''-

س:-کمیونسٹ مینی فیسٹو کب لکھا گیا؟

ج:-1848ء میں-

س:-کمیونسٹ مینی فیسٹو کے بعد کیا کبھی مارکس نے جمہوری ممالک میں پرامن انقلاب کی بابت کبھی کچھ لکھا؟

ج:- جی ہاں-

س:- کہاں؟ اور جیوری کو واضح کیجئے کہ کیا لکھا؟

ج:- سب سے معتبر حوالہ اور تشریح تو مارکس کی قابل فخر تصنیف سرمایہ کا ابتدائیہ ہے- یہ ابتدائیہ اینگلز نے لکھا جو مارکس کا ساتھی کارکن اور کمیونسٹ مینی فیسٹو کا شریک مصنف تھا- دنیا بھر میں مارکسی تحریک اسے مارکسی نظریات وخیالات کا جز وسمجھتی ہے- درحقیقت اینگلز نے کارل مارکس کی وفات کے بعد سرمایہ کی دوسری اور تیسری جلد کی تالیف اور ایڈیٹنگ کی-

س:-اس ابتدائیہ میں اینگلز نے کیا کہا؟

ج:-اینگلز نے جو ابتدائیہ لکھا وہ سرمایہ کے انگریزی ترجمے کے لئے تھا اور اسے انگریز قارئین کے لئے پیش کیا جار ہا تھا- اینگلز نے کہا...... میرے خیال سے میں اینگلز کو حرف بہ حرف دہرا سکتا ہوں...... کہ اس کے خیال میں ایک ایسے شخص کی تصنیف جو عمر بھر اس رائے کا حاصل رہا کہ کم از کم برطانیہ میں معاشرتی تبدیلی پرامن اور قانونی ذرائع سے آسکتی ہے' اس کے خیال میں یہ حق رکھتی ہے کہ انگریز عوام کی توجہ حاصل کرے- اینگلز نے لگ بھگ یہ کہا تھا-

س:- برطانیہ کے بارے میں مارکس کی یہ رائے کیوں تھی؟

ج:- اس لئے کہ برطانیہ مطلق العنان ریاستوں سے اپنے پارلیمانی نظام' جمہوری عمل اور سیاسی عمل کے لئے شہری آزادیوں کے باعث مختلف تھا-

س:-کیا یہ درست ہے کہ جب مارکس اور اینگلز نے 1848ء میں کمیونسٹ مینی فیسٹو لکھا تو اس وقت براعظم یورپ میں کوئی جمہوریہ موجود نہ تھی؟

ج:-پورا یورپ انقلابات کی لپیٹ میں تھا-

س:-اور کوئی جمہوری عمل موجود نہ تھا؟

ج:-کم از کم اس مستحکم انداز میں نہیں جس طرح کہ برطانیہ میں تھا- میرے خیال سے ضروری ہے کہ میں جس ابتدائیہ کا ذکر کر رہا ہوں اس کے حوالے سے یہ اضافہ کروں کہ اینگلز نے ان ریمارکس جن کا میں نے پہلے ذکر کیا کے بعد کہا: ''یقیناً مارکس نے قدیم وضع اور محروم حکمران طبقے کی جانب سے غلام داری نظام جاری رکھنے کے لئے بغاوت کو خارج از امکان قرار نہیں دیا تھا'' یعنی اقتدار کی منتقلی کے بعد-

عدالت: معاف کیجئے گا مسٹر کینن! کیا آپ برائے مہربانی غلام داری نظام جاری رکھنے کی اصطلاح کی اہمیت بیان کریں گے؟

گواہ: جی ہاں- میرے خیال سے مارکس کے ذہن میں امریکی خانہ جنگی تھی- مارکس اور اینگلز نے بہت دھیان سے امریکی خانہ جنگی کا جائزہ لیا اور اس کے بارے میں نیویارک ٹربیون میں خوب لکھا- ان تحریروں کا مجموعہ' جو سیاسی بھی ہیں اور فوجی بھی' کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور ہماری تحریک میں ایک کلاسیک کی حیثیت رکھتا ہے- اور جب مارکس ''غلام داری نظام جاری رکھنے کے لئے بغاوت کا ذکر کرتا ہے تو اس کے ذہن میں امریکی خانہ جنگی کی مثال تھی جو اس کے خیال میں جنوب کے غلام داروں کی جانب سے نظام غلامی جاری رکھنے کے لئے بغاوت تھی- یقیناً اس کا کہنا یہ نہیں تھا کہ انگریز بورژوازی غلاموں کی اس طرح سے مالک ہے مگر یہ کہ وہ مزدوروں کا استحصال کرتی ہے-

س:-آپ کے خیال میں سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے پرنسپلز آف ڈیکلریشن اور کارل مارکس کے نظریات میں کیا تعلق ہے؟

ج:-میں یہ کہوں گا کہ ہم جہاں تک مارکسی نظریات کو سمجھتے ہیں اس کے مطابق ڈیکلریشن امریکی معاشرتی مسائل کو مارکسی نظریات وخیالات کے مطابق حل کرنے کا نام ہے-

س:-گویا ڈیکلریشن آف پرنسپلز کارل مارکس کے بنیادی نظریات پر مبنی ہے؟

ج:-جی ہاں! ہم اسے ایک مارکسی ڈاکومنٹ سمجھتے ہیں-

س:-پارٹی لینن کو کیا حیثیت دیتی ہے؟

ج:-لینن ہماری نظر میں مزدور تحریک اور انقلاب روس کا سب سے بڑا عملی لیڈر تھا مگر نظریاتی میدان میں وہ مارکس

کا ہم پلہ نہیں۔لینن مارکس کا چیلہ تھا نہ کہ نظریہ ساز۔ بلاشبہ اس نے اہم نظریات میں حصہ ڈالا مگر آخری دم تک اس نے عالمی مارکسی تحریک میں مارکس کو ہی بنیاد بنایا۔احترام کے حوالے سے اس کی وہ حیثیت ہے جو مارکس کی ہے مگر دونوں کے معیار میں فرق ہے۔

س:۔کیا پارٹی یا پارٹی ممبر لینن کی ہر رقم کی ہوئی اور شائع شدہ تحریر سے اتفاق کرتے ہیں؟

ج:۔نہیں۔ جو رویہ مارکس کی جانب ہے وہی لینن کی جانب ہے۔یعنی وہ بنیادی نظریات جن پر لینن نے عمل کیا' جن کو اس نے لاگو کیا اور جن پر وہ عمل پیرا رہا' ہماری تحریک ان کی حمایت کرتی ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی ہر تحریر سے اتفاق کیا جائے یا یہ کہ پارٹی ممبر انفرادی حیثیت میں اہم حوالوں پر لینن سے اختلاف نہیں کر سکتے اور پارٹی میں ایسا کئی بار ہوا ہے۔

س:۔اچھا یہ بتائے کیا یہ درست ہے کہ سوویت روس میں کمیونسٹ حکومت ہے؟

ج:۔ہمارے خیال کے مطابق نہیں۔

س:۔کیا یہ درست ہے کہ سوویت روس میں کمیونزم ہے؟

ج:۔نہیں سوویت روس میں ہرگز بھی کمیونزم نہیں۔

س:۔کیا سوویت روس میں سوشلزم ہے؟

ج:۔نہیں...... اوں یوں ہے کہ میں اس کی یہاں وضاحت کرنا چاہوں گا۔ سوشلزم اور کمیونزم مارکسی تحریک میں ایسی اصطلاحیں ہیں جن کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگ دونوں میں یہ فرق کرتے ہیں مثلاً لینن نے سوشلزم کی اصطلاح کمیونزم کے پہلے مرحلے کے لئے استعمال کی مگر کسی اور معتبر شخص نے یہ اصطلاح استعمال نہیں کی۔ میں ذاتی طور پر سوشلزم اور کمیونزم کی اصطلاحات کو ایک دوسرے کا متبادل سمجھتا ہوں اور میرے خیال سے ان سے مراد غیر طبقاتی معاشرہ ہے جس کی بنیاد منصوبہ بند پیداوار پر ہوگی جو سرمایہ دارانہ نظام سے مختلف ہے اور جس کی بنیاد ملکیت اور پیداوار برائے منافع کے اصول پر ہے۔

س:۔کیا یہ ممکن ہے کہ سوشلسٹ معاشرہ میں اس قسم کی آمریت موجود ہو جیسی کہ اس وقت سٹالن نے قائم کر رکھی ہے؟

ج:۔نہیں۔مارکس اور اینگلز کے مطابق جب آپ غیر طبقاتی' سوشلسٹ اور کمیونسٹ معاشرے میں داخل ہوتے ہیں تو انسانی معاملات میں حکومت کا کردار کم ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حکومت تحلیل ہو جاتی ہے اور اسکی جگہ انتظامی ادارہ لے لیتا ہے جو لوگوں کے خلاف جبر استعمال نہیں کرتا۔

ہماری تعریف کے مطابق حکومت کی اصطلاح طبقاتی معاشرے کا اظہار ہے۔یعنی ایک طبقہ بالا دست ہے

اور دوسرا طبقہ محکوم- اس کا اطلاق سرمایہ دار حکومت پر بھی ہوتا ہے جو ہمارے خیال سے سرمایہ داری کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہے اور مزدوروں کسانوں پر جبر کرتی ہے اور اس کا اطلاق مزدور کسان حکومت پر ہی ہوتا ہے جو انقلاب کے فوری بعد مزدوروں کسانوں کے مفادات کی نگرانی کرتی ہے اور محروم شدہ سرمایہ دار طبقے کی جانب سے اختیار و حکومت حاصل کرنے کی کوششوں کا خاتمہ کرتی ہے- مگر ایک بار جب استحصالی طبقے' جس کا وقت پورا ہو چکا ہو' کی مزاحمت دم توڑ دیتی ہے اور اس کے افراد نئے معاشرے کا حصہ بن جاتے ہیں' اس میں اپنا مقام پا لیتے ہیں اور طبقاتی جدوجہد جو ہر طبقاتی معاشرے کے حاوی عنصر ہے' طبقاتی فرق کے خاتمے کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ حکومت بھی تحلیل ہو جاتی ہے- مارکس اور اینگلز کا عمیق نظریہ یہ ہے اور ان کے تمام پیروکار اس کو مانتے ہیں-

س:- کیا لینن نے کسی تحریک کے لئے ''بلانکی ازم'' کی اصطلاح بھی استعمال کی؟

عدالت: وہ کیا ہے؟

مسٹر گولڈ مین: بلانکی ازم-

گواہ: جی ہاں- لینن نے انقلاب روس کے دوران کئی بار کہا ''ہم بلانکی اسٹ نہیں ہیں-''

س:- بلانکی ازم سے کیا مراد ہے؟

ج:- بلانکی فرانسیسی انقلابی تحریک کی ایک شخصیت تھی جس کے پیروکار 1871ء کے پیرس کمیون میں شامل تھے- بلانکی پارٹی اور انقلاب بارے اپنی نظریات رکھتا تھا اور مزدور تحریک کے طالب علم اس کے نظریات کو بلانکی ازم کے نام سے یاد کرتے ہیں-

س:- اس کے نظریات کیا تھے؟

ج:- اس کا نظریہ تھا کہ مستقل مزاج افراد کا ایک چھوٹا گروہ جو زبردست ڈسپلن کا حامل ہو' بغاوت کی شکل میں انقلاب برپا کر سکتا ہے-

س:- بغاوت سے کیا مراد ہے؟

ج:- اقتدار پر قبضہ' ایک چھوٹے' مستقل مزاج' منظم گروہ کا اقتدار پر قبضہ جو عوام کے لئے انقلاب برپا کریں-

س:- لینن نے اس بارے میں کیا کہا؟

ج:- لینن نے اس نقطہ کی مخالفت کی اور اس کے مضامین ان مخالفین کی الزام تراشی کے جواب میں لکھے گئے جو بالشویکوں پر الزام لگا رہے تھے کہ بالشویک اکثریت کے بغیر اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں- اس نے کہا: ''ہم بلانکی اسٹ نہیں'' ہم عوامی پارٹیوں اور عوامی تحریکوں پر انحصار کرتے ہیں اور جب تک ہم اقلیت میں ہیں ہم جبر کے ساتھ

مسائل کی تشریح کرتے رہیں گے تا آنکہ ہمیں اکثریت حاصل ہوجائے اور جب تک ہم اقلیت میں ہیں ہم تمہاری حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش نہیں کریں گے۔تم ہمارے پاس تحریروتقریر کی اورنظریات پھیلانے کی آزادی رہنے دو اورتمہیں ہماری طرف سے بلانکی اسٹ بغاوت کی فکرنہیں ہونی چاہئے۔بغاوت سے جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی' مراداقتدار پراچانک ایک چھوٹے گروہ کا قبضہ ہے جوخفیہ حربےاستعمال کرتا ہے۔

انقلاب روس کی حمایت میں آگے آنے والوں کے نظریات جامع نہ تھے

س:۔گویالینن نےعوامی پارٹیوں اوران پارٹیوں کے لئےعوامی حمایت پرانحصارکیا۔کیایہ درست ہے؟

ج:۔جی ہاں۔کمیونسٹ انٹرنیشنل کے ابتدائی دور میں، یہ وہ دور ہےجس سے میں ذاتی مشاہدےاورتحریک میں ذاتی شمولیت کی بناپرواقف ہوں۔لینن نے ہمیشہ اس نظریے پرزوردیا نہ صرف روسی ناقدین کے مقابلے پر بلکہ ایسے بے شمارافراداورگروہوں کے مقابلے پربھی، جوانقلاب روس کی حمایت میں آگے آئے مگران کےنظریات جامع نہ تھے۔ مثلاً جرمنی میں مارچ 1921ءمیں جرمن پارٹی نے، جواس وقت تک قائم ہوچکی تھی،عوامی حمایت کےبغیرسرکشی کی کوشش کی۔ ہماری تحریک کے عالمی لٹریچر میں اس واقعہ کو''مارچ ایکشن'' کا نام دیا جاتا ہے۔اس طریقہ کارکو چند جرمن لیڈروں کے اس نظریئےکو کہ وہ اپنی مستقل مزاجی اورقربانیوں سے انقلاب برپا کرسکتے ہیں،اس سارے نظریئےکو''مارچ ایکشن''اوراس سے وابستہ تمام نظریات کولینن اورٹراٹسکی کی تحریک پرکمیونسٹ انٹرنیشنل کی تیسری کانگرس میں تنقید کانشانہ بنایا گیا۔انہوں نے اس تھیوری کوردکرکےاس کے مقابلے پرعوامی پارٹیوں،عوامی تحریکوں اوراکثریت حاصل کرنے کی سوچ کوپیش کیا۔

انہوں نے جرمن پارٹی کودس لاکھ ممبرکانعرہ دیا۔کمنٹرن کے چیئرمین زینویف نے جرمن مسئلے پراپنا ایک بڑانظریہ پیش کیا کہ جرمن پارٹی کے بےصبرانہیں ہوناچاہیےاوراسے تاریخ کومجبورنہیں کرناچاہیے بلکہ ایجی ٹیشن اور پراپیگنڈے میں مصروف ہوکرپارٹی کیلئے دس لاکھ ممبروں کانصب العین متعین کرنا چاہئے۔

س:۔کیایہ دس لاکھ ارکان نےخودسے انقلاب برپاکردیئے؟

ج:۔یقیناًنہیں۔لینن کویہ توقع نہ تھی کہ لوگوں کی اکثریت پارٹی ممبربن جائے گی بلکہ یہ کہ ان کی اکثریت پارٹی کی حامی بن جائے گی۔ جب اس نے بلکہ اس کے نائب زینویف جوکمیونسٹ انٹرنیشنل کا چیئرمین تھا، نے''جرمن پارٹی میں دس لاکھ ممبرز'' کانعرہ دیاتو یہ اس جانب اشارہ تھا کہ جب تک عددی لحاظ سے ان کی پارٹی بڑی پارٹی نہ ہوگی،انہیں لوگوں کی اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہوسکے گی۔

س:۔لیون ٹراٹسکی کے سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے ساتھ اگر کوئی تعلقات رہے ہیں تو وہ کیا تھے؟

ج:۔1928ء میں جب ہمارے دھڑے کو کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا تو ہم ٹراٹسکی کا پروگرام قبول کر چکے تھے۔ہم ٹراٹسکی کے پروگرام کی اسے ملنے سے بہت پہلے ہی سے حمایت کر رہے تھے۔اسے روسی پارٹی سے نکال دیا گیا تھا اور الما آتا کے ویران ایشیائی علاقے میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ہمارا اس سے کوئی رابطہ نہ تھا۔ہمیں نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں ہے، زندہ بھی ہے یا نہیں، مگر ہمارے پاس اس کا ایک اہم پروگرامیٹک ڈاکومنٹ موجود تھا جس کا عنوان تھا ''کمنٹرن کے ڈرافٹ پروگرام کی تنقید'' اس کتاب میں سٹالن کے مقابلے پر اس کے بنیادی نظریات کو تفصیل سے لکھا گیا تھا۔ہم نے اس پروگرام کو اپنے پروگرام کے طور پر قبول کیا اور شروع سے ہی ہم نے خود کو ٹراٹسکی کا دھڑا قرار دیا۔ہم نے چھ ماہ تک بغیر ٹراٹسکی سے کوئی رابطہ ہوئے کام کیا یہاں تک کہ اسے ترکی (قسطنطنیہ) جلاوطن کر دیا گیا اور وہاں ہمارا اس سے بذریعہ خط رابطہ ہوا۔بعدازاں پارٹی کے مختلف اہم راہنماؤں نے اس سے ملاقات کی۔ہماری اس سے اکثر خط وکتابت رہتی، خط وکتابت کے ذریعے اور پارٹی ممبروں کی ملاقاتوں کے ذریعے، ہمارا ٹراٹسکی سے قریبی تعلق تھا اور ہم نے اسے ہمیشہ نظریہ دان اور اپنی تحریک کا استاد مانا۔

س:۔ٹراٹسکی سے آپ کی پہلی ملاقات کب ہوئی؟

ج:۔1934ء میں فرانس میں پہلی دفعہ میں نے اس سے ملاقات کی یعنی پارٹی سے ہماری اخراج کے بعد پہلی دفعہ۔

س:۔سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے نظریات وضع کرنے میں ٹراٹسکی نے اگر کوئی کردار ادا کیا تو وہ کیا تھا؟

ج:۔اس نے بہت اہم کردار ادا کیا۔گو ٹراٹسکی نے ہمارے پارٹی ڈاکومنٹ نہیں لکھے مگر عصر حاضر کے حوالے سے اس نے مارکسی نظریات کی جو تشریح کی، ہمارے لئے وہ نظریہ سازی کا ایک ذریعہ تھی اور ہم نے اسے امریکی اصطلاحات میں ڈھال کر پیش کیا اور اسے امریکی حالات پر لاگو کرنے کی کوشش کی۔

س:۔کیا ان دنوں ٹراٹسکی نے متحدہ امریکہ کے حالات وواقعات کے بارے کچھ لکھا؟

ج:۔مجھے نہیں یاد کہ ان دنوں امریکہ کے بارے میں اس نے کوئی خاص لکھا ہو۔

س:۔کیا ان دنوں کبھی اس نے آپ کو بتایا کہ امریکہ میں آپ کے گروپ کو کیا اقدامات کرنے چاہیں؟

ج:۔جی ہاں! ان دنوں ایک اختلافی مسئلہ یہ تھا کہ امریکہ میں ہمارے گروپ کس قسم کے کام میں ملوث ہوں۔

ٹراٹسکی اس خیال کا حامی تھا کہ ہمارا گروپ ان ابتدائی دنوں میں خالص پراپیگنڈہ کا کام کرے نہ کہ جسے ہم عوامی کام کہتے ہیں۔ہم سوائے پرچہ چھاپنے اور کچھ لوگوں کو اپنے بنیادی نظریات کی طرف مائل کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔حالات نے ہمارے گروپ کو روٹین پراپیگنڈے کا عاجزانہ کام سونپ دیا تھا اور ٹراٹسکی اس کا

حامی تھا۔

س:۔ٹراٹسکی سے آپ کا زیادہ رابطہ کب ہوا؟

ج:۔ٹراٹسکی کو فرانس سے نکام دیا گیا تو وہ ناروے چلا گیا۔ وہاں سے بھی نکال دیا گیا اور آخر صدر کارڈیناس کی وجہ سے اسے میکسیکو میں پناہ ملی۔

اگر میں درست ہوں تو میرے خیال سے یہ جنوری 1937ء کی بات ہے۔ اس کے بعد وہ 21 اگست 1940ء تک میکسیکو میں رہا تا آنکہ اسے قتل کر دیا گیا۔ میں وہاں اسے دو دفعہ ملنے گیا۔ ایک بار 1938ء میں اور دوبارہ 1940ء کے موسم گرما میں۔ دیگر پارٹی عہدیدار اور ممبر اس سے عموماً ملتے رہتے۔ میرا اور دیگر پارٹی ممبروں کا خط و کتابت کے ذریعے اس سے قریبی رابطہ رہا اور میں یہ کہوں گا کہ جب وہ میکسیکو آ گیا تو ہمارا اس سے قریبی رابطہ رہا۔

س:۔ٹراٹسکی کی حفاظت اور اخراجات کیلئے سوشلسٹ ورکرز پارٹی نے کیا کیا؟

ج:۔ہمیں معلوم تھا کہ ٹراٹسکی سٹالن کے نشانے پر ہے۔ سٹالن عملی طور پر انقلاب کے تمام اہم رہنماؤں کو عدالتوں، جھوٹے مقدموں وغیرہ کے ذریعے ختم کر چکا تھا۔ ہمیں معلوم تھا کہ ٹراٹسکی جو سٹالن کا سب سے بڑا مخالف تھا، اس کے قتل کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ہم نے اس کی حفاظت کیلئے اقدامات کئے۔ ہم نے ایک خصوصی کمیٹی بنائی جس کا مقصد اس کام کیلئے فنڈ اکٹھا کرتا تھا۔ ہم نے گارڈز فراہم کئے، سرمایہ فراہم کیا تاکہ جس حد تک ممکن ہو اس کے گھر کو ایک قلعے میں بدل دیا۔ ہم نے اس کے لئے گھر خریدنے کی خاطر فنڈ اکٹھے کئے۔ جو گارڈز وہاں بھیجے گئے ان کے اخراجات کیلئے فنڈ مہیا کئے اور عمومی طور پر اس کی حفاظت اور اس کے کام کو ممکن بنانے کیلئے جو ہو سکتا تھا وہ کیا۔

س:۔ٹراٹسکی سے ملاقاتوں کے دوران کس نوعیت کی بحثیں ہوئیں؟

ج:۔عالمی تحریک کے تمام اہم مسائل پر بحث ہوئی۔

س:۔امریکی مزدور تحریک کے کسی مسئلے پر بھی بات ہوئی؟

ج:۔جی ہاں

س:۔کیا آپ نے کبھی لوکل 544 اور یونین ڈیفنس گارڈز پر بھی بات کی۔

ج:۔نہیں! 544 ڈیفنس گارڈز کے حوالے سے کبھی اس کے ساتھ میری بات نہ ہوئی۔ ہم نے اس کے ساتھ عمومی طور پر یونین ڈیفنس گارڈز کے موضوع پر بات کی۔ میرے خیال سے یہ 1938ء کی بات ہے۔

س:۔کیا آپ کے ذاتی علم میں ہے کہ ٹراٹسکی سے بے شمار لوگ ملنے آتے تھے؟

ج:۔جی ہاں! مجھے معلوم ہے کہ ٹراٹسکی بے شمار لوگوں سے ملتا اور مجھے یہ اس لئے معلوم ہے کہ میں بطور پارٹی

سیکرٹری ان لوگوں کو تعارفی خط دیا کرتا تھا جو اس سے ملنا چاہتے تھے۔ اس کے ملنے والوں میں ہمارے ممبر ہی نہیں بلکہ صحافی، اساتذہ، میکسیکو کا دورہ کرنے والی ہسٹری کی ایک کلاس اور جب وہ میکسیکو میں تھا تو مختلف رائے رکھنے والے مختلف لوگ اس سے ملتے۔

س:۔کیا ٹراٹسکی سے آپ کی جو بحثیں ہوئیں ان کی نوعیت سیاسی تھی کیا یہ درست ہے؟

ج:۔جی ہاں۔ جنگ، فاشزم، ٹریڈ یونین!

س:۔ان بحثوں کا پارٹی سرگرمیوں یا پارٹی کی کسی مخصوص یونٹ سے تعلق نہ تھا؟

ج: نہیں۔ مجھے نہیں یاد کہ ٹراٹسکی کبھی یونٹوں کے بارے تفصیل میں گیا ہو۔

س:۔ٹراٹسکی کس قدر معروف آدمی تھا؟

ج:۔میں اس سے زیادہ معروف شخص کو کبھی نہیں ملا۔ اپنے سیاسی کام، بے شمار خطوط کتابت اور صحافت کام کے علاوہ اس نے ہمارے لئے بے شمار مضامین اور پمفلٹ لکھے۔ وہ بے شمار اخبارات ورسائل مثلاً نیویارک ٹائمز سیٹر ڈے ایوننگ پوسٹ، لبرٹی اور دیگر رسائل کیلئے لکھتا۔ اس کے علاوہ 1929ء میں جب سے ترکی جلاوطن کیا گیا تب سے لیکر 1940ء میں اپنی موت تک، گیارہ سالوں میں اسے نے جو لکھا اس کا حجم ایک ایسے کل وقتی لکھاری سے کہیں زیادہ ہے جو لکھنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتا۔ اس نے انقلاب روس کی تاریخ پر تین ضخیم جلدیں لکھیں اور ادبی کام کے حوالے سے کسی بھی لکھاری کیلئے یہ عمر بھر کا کام ہوتا۔ اس نے ''انقلاب سے غداری'' نامی ایک پوری کتاب لکھی، اپنی سوانح عمری لکھی اور اس عرصے میں اس نے بے شمار چھوٹی موٹی کتابیں، پمفلٹ اور مضامین لکھے۔

س:۔تو کیا پارٹی نے کبھی پالیسی اور سرگرمیوں کے حوالے سے اٹھنے والے مسائل سے اسے پریشان نہ کیا؟

ج:۔میرے علم کے مطابق نہیں۔ مجھے معلوم ہے میں نے کبھی نہیں کیا۔

س:۔کیا آپ جیوری اور عدالت کو بتائیں گے کہ ورکرز ڈیفنس گارڈز پر سوشلسٹ ورکرز پاٹی کا کیا موقف ہے؟

ج:۔پارٹی اس بات کی حمایت کرتی ہے کہ جہاں مزدوروں کی تنظیم یا ان کے اجلاس کو غنڈہ گردی کا خطرہ ہو وہاں وہ ڈیفنس گارڈز تشکیل دیں۔ مزدوروں کو ہرگز یہ اجازت نہیں دینی چاہیے کہ کوکلاکس کلین، وائٹ شرٹس یا دیگر فاشسٹ غنڈے اور رجعتی ان کے جلسے الٹائیں ان کے دفتر میں توڑ پھوڑ کریں اور ان کے کام میں مداخلت کریں بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ اپنی گارڈز تشکیل دیں اور جہاں ضروری ہو اپنا دفاع کریں۔

س:۔آپ جس گروپ کے ممبر ہیں اس کی جانب سے ورکرز ڈیفنس گارڈز کا نظریہ کتنا عرصہ قبل پیش کیا گیا؟

ج:۔یہ نظریہ، جسے ہم نے ایجاد نہیں کیا، میں تیس سال سے جانتا ہوں جب سے میں مزدور تحریک میں آیا ہوں۔ ابھی میں نے انقلاب روس بارے سنا بھی نہیں تھا تب سے میں مزدوروں کو منظم ہوتے دیکھتا رہا ہوں اور اس سلسلے

میں ان کی مدد کرتا رہا ہوں۔

س:۔کیا سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے قیام سے قبل کبھی ٹراٹسکی اسٹ گروپ نے اس قسم کی گارڈز تشکیل دینا شروع کی؟

ج:۔جی ہاں!1929ء میں اپنی تشکیل کے پہلے سال میں کمیونسٹ پارٹی نے سٹالن کے حامیوں نے تشدد کے ذریعے ہمارے اجلاس الٹانے کی کوشش کی۔انہوں نے ہمارے کئی اجلاس الٹائے اور اس کا جواب ہم نے ورکرز ڈیفنس گارڈز بنا کر دیا تا کہ ہم اپنے اجلاسوں کی حفاظت کرسکیں۔اس گارڈز میں ہم نے ٹراٹسکی اسٹوں کو ہی نہیں بلکہ ان دیگر مزدور تنظیموں کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جن کے اجلاس سٹالن کے حامی الٹا دیتے تھے۔مجھے ذرا اس کی وضاحت کرنے دیجئے۔ان دنوں ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ سوشلسٹ پارٹی، اے ڈبلیو پرولتاری نامی ایک چھوٹے گروپ اور ہر اس گروپ کے اجلاس پر دھاوا بول دیتے جو ان سے اتفاق نہیں کرتا تھا۔وہ سٹالن کے کلیئے پر عمل پیرا تھے کہ مخالف کو توڑ دو لہٰذا بغیر کسی کی بنائی ہوئی تھیوری کے ہم نے اپنے اجلاسوں کی حفاظت کیلئے ڈیفنس گارڈز تشکیل دی۔میں نے سرِراہ یہاں یہ اضافہ بھی کرنا چاہوں گا کہ ہم نے اپنے اجلاسوں کی خوب حفاظت کی اور غنڈہ گردی رک گئی گو اس کیلئے کچھ سر ضرور پھٹے مگر ان دنوں میں اس پر بہت خوش تھا۔

س:۔میں 1928ء اور 1930ء کا نشان زدہ ملیٹنٹ آپ کو دکھاتا ہوں، آپ اسے دیکھ کر یاد کیجئے اور جیوری کو بتائیے کہ کن موقعوں پر ٹراٹسکی اسٹ گروپ نے ورکرز ڈیفنس کونسل تشکیل دی۔مضمون پڑھئے اور جیوری کو جواب دیجئے۔جیوری کو مضمون سنانے کی ضرورت نہیں۔

ج:۔پہلا مضمون یکم جنوری 1929ء کا ہے۔اس میں اس اجلاس کا ذکر ہے جو نیو ہون، کونیکٹی کٹ میں ہوا اور میں نے اس سے خطاب کیا۔اس کا عنوان ہے۔ٹراٹسکی اور اپوزیشن پلیٹ فارم بارے سچ'' یہ مضمون اس اجلاس کی رپورٹ پر مبنی ہے۔

س:۔مسٹر کینن!اسے پڑھئے اور پھر جیوری کو بتائے کہ آپ کو اس حوالے کیا یاد آتا ہے؟

ج:۔مجھے اچھی طرح یاد ہے، انہوں نے غنڈوں کا ایک گروہ بھیجا جس نے اجلاس پر دھاوا بول دیا اور مجھے میری تقریر بھی مکمل نہ کرنے دی، انہوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا اور اس ہنگامے کے دوران پولیس پہنچ گئی اور اس نے اجلاس ختم کر دیا۔یہ رپورٹ ہے 21 دسمبر 1929ء کو لیبر لا سٹیم، نیو ہیون، کونیکٹی کٹ میں ہونے والے اجلاس کی۔

س:۔کیا اس کے بعد آپ نے ڈیفنس گارڈز تشکیل دی تا کہ اپنے اجلاسوں کی حفاظت کرسکیں؟

ج:۔جی ہاں!یہیں ایک اور جلسے کی رپورٹ ہے جو 27 دسمبر کو فلاڈیلفیا میں ہوا۔میکس شاٹ مان نے یہاں

خطاب کیا۔ رپورٹ کے مطابق نیوہیون سے سبق سیکھتے ہوئے انہوں نے ورکرز ڈیفنس گارڈ ز تشکیل دی جس نے جلسے کی حفاظت کی اور مقرر نے بغیر کسی مداخلت کے اپنا خطاب مکمل کیا۔

س:۔کیا آپ نے کبھی ایسے جلسے سے خطاب کیا جس کی ورکرز ڈیفنس گارڈ ز نے حفاظت کی ہو؟

ج:۔جی ہاں! یہاں (اشارے کرتے ہوئے) 15 جنوری 1929ء کا ملیٹنٹ ہے۔اس میں کلیولینڈ، اوہیو میں ہونے والے اجلاس کی رپورٹ ہے جس پر میں ان دنوں بول رہا تھا ''ٹراٹسکی اور روسی اپوزیشن بارے سچ'' اور رپورٹ کے مطابق سٹالن کا ایک گینگ وہاں آ گیا اور اس اجلاس الٹانے کی کوشش کی، مقرر کو دھکے دیئے اور تشدد شروع کرنے کی کوشش۔

س:۔کیا مقرر آپ نہیں تھے؟

ج:۔میں مقرر تھا اور مجھے یاد ہے میری حفاظت گارڈ ز نے کی جو ہم نے مقرر کر رکھی تھی اور رپورٹ کے مطابق مزدوروں کے جتھے نے ہنگامہ کرنے والوں کو اجلاس سے نکال دیا اور مقرر نے آخر تک اپنا خطاب مکمل کیا۔

س:۔کیا اس کے بعد بھی آپ نے کبھی کسی ایسے جلسے سے خطاب کیا جس کی حفاظت ورکرز ڈیفنس گارڈ ز نے کی ہو؟

ج:۔جی ہاں! یہاں فروری 1929ء کے ملیٹنٹ میں ایک رپورٹ ہے جس میں میاناپولیس میں ہونے والے دو اجلاسوں کا ذکر ہے جن سے میں نے خطاب کیا۔

س:۔کیا آپ کو یاد ہے ان اجلاسوں کا کیا بنا؟

ج:۔جی ہاں۔ پہلا اجلاس ایک ہال میں منعقد کرنے کی کوشش کی گئی۔ مجھے ہال کا نام یاد نہیں یہاں رپورٹ کے مطابق یہ اے او یوڈبلیو ہال تھا۔ مجھے یاد ہے اجلاس شروع ہونے سے قبل سٹالن کے حامیوں کے ایک گروہ نے اجلاس پر دھاوا بولا اور آسکر کو ورکوز دوکوب کیا، میرے خیال سے آسکر گیٹ پر کھڑا ٹکٹ چیک کر رہا تھا، اس کے بعد وہ ہال میں زبردستی داخل ہو کر اگلی نشستوں پر بیٹھ گئے، ابھی لوگ آنے شروع نہیں ہوئے تھے، جوں ہی حاضرین جمع ہوئے اور میں اسٹیج پر پہنچ کر تقریر کرنے لگا، وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور دھکم پیل شروع کر دی تا آنکہ دوبدو لڑائی شروع ہو گئی اور مجھے اپنی تقریر کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

ہٹلر کے حامیوں کے مزدوروں پر حملے

اس رپورٹ کے مطابق

س:- آپ کو کیا یاد ہے؟

ج:- جی ہاں! پرچے کی اس رپورٹ کے مطابق ہم آئی ڈبلیوڈبلیو کے ہال میں گئے' یہ ایک اور ترقی پسند تنظیم تھی جس سے ہم ملحق تو نہ تھے مگر وہ بھی ان سٹالنسٹ ہتھکنڈوں کا شکار تھی- ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ اجلاس کی حفاظت کے لئے ہم سے تعاون پر تیار ہیں تا کہ میں ''ٹراٹسکی اور پوزیشن پلیٹ فارم'' کے موضوع پر بول سکوں کیونکہ میں اس موضوع کے حوالے سے ملکی دورہ کر رہا تھا- وہ متفق ہو گئے-

جنوری 1929ء میں میاناپولیس شہر میں ہم نے ورکرز ڈیفنس گارڈ تشکیل دی اور آئی ڈبلیوڈبلیو نے ہمیں اپنا ہال استعمال کرنے دیا- واشنگٹن سٹریٹ میں کسی جگہ پر ان کا اپنا ہال تھا- ہم نے اس اجلاس کی خوب تشہیر کی اور کہا کہ اس اجلاس کی حفاظت ورکرز ڈیفنس کونسل کرے گی- اور مجھے یاد ہے وہاں ڈیفنس گارڈ تھے جو ڈنڈوں سے مسلح تھے جو ہال کے چاروں طرف کھڑے تھے' گارڈ نے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ کوئی اس اجلاس میں ہنگامہ کرنے کی کوشش نہ کرے- اس ورکرز گارڈ کی حفاظت میں میں نے دو گھنٹے تقریر کی اور کوئی مداخلت نہ ہوئی-

س:- گویا آپ اپنے علم کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ورکرز ڈیفنس گارڈ؟

ج:- یہاں کچھ مزید رپورٹیں ہیں اگر آپ چاہیں- یہ وہ دور ہے تا آنکہ ہم نے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا اور گارڈ کی ضرورت نہ رہی لہٰذا ہم نے اسے تحلیل کر دیا-

س:- سوشلسٹ ورکرز پارٹی جس ڈیفنس گارڈ کی وکالت کرتی ہے اس کی بابت کسی خاص موقع پر پارٹی کیا ایکشن لیتی ہے؟

ج:- 1938-39 کے حالیہ دور میں ملک کے مختلف حصوں میں ہمیں نوخیز فاشسٹ تحریک کا سامنا کرنا پڑا ہے-

مختلف ناموں والی مختلف تنظیموں نے اس ملک میں ہٹلر کے نظریات کی تبلیغ شروع کر دی اور مزدور اجلاسوں' یہودیوں' یہودی کی دکانوں کے خلاف عملی حملوں کے ہٹلر کے طریقہ کار اور آزادی تقریر کو پرتشدد طریقے سے دبانے کے طریقہ کار کو اپنانے کی کوشش کی-

نیویارک میں یہ مسئلہ حساس صورت اختیار کر گیا- مختلف بنڈاسٹ اور اس سے وابستہ گروپوں نے یہ طریقہ کار اپنا لیا کہ جب ہماری پارٹی یا کوئی اور مزدور پارٹی شہری انتظامیہ کی اجازت سے جلسہ کرنے کی کوشش کرتی تو یہ اس جلسہ عام پر دھاوا بول دیتے- ان کی عادت تھی کہ وہ یہودی دکانداروں سے زیادتی کرتے' ان کا گھیراؤ کرتے' ان کو زدوکوب کرتے اور لڑائی کی دعوت دیتے وغیرہ وغیرہ- ان دنوں ایک تنظیم سلور شرٹس ہر طرف پائی جاتی تھی- نیویارک کے حوالے سے تو مجھے وہ یاد نہیں البتہ مغرب اور مغرب وسطی میں مختلف مقامات پر وہ موجود تھے-

س:- کیا آپ کو کرسچین فرنٹ کے بارے میں کچھ یاد ہے؟

ج:- جی ہاں! نیو یارک میں بنڈ اسٹ، کرسچین فرنٹ اور دو تین دیگر فاشسٹ گروہ اس قسم کے کام کے لئے اکٹھے ہوئے- ان دنوں آزادی تقریر جرسی سٹی میں دستیاب نہ تھی- وہ شخص جس کا نام ہاگ ہے اور جو خود کو قانون کہتا تھا، اس نے عادت بنالی تھی کہ لوگوں کو شہر سے نکال باہر کرے اور اس نے اجازت دے رکھی تھی کہ جلسے درہم برہم کر دیئے جائیں، جلسے الٹانے کا یہ کام بظاہر انتظامیہ نہیں کرتی تھی بلکہ ''بپھرے ہوئے شہری'' کرتے تھے جنہیں اس نے اور اس کے حواری گینگ نے منظّم کر رکھا تھا- ملک میں ان دنوں زبردست بے چینی تھی اور فاشسٹ تحریک کے پھیلاؤ کی علامات موجود تھیں اور سوال یہ تھا کہ نہ صرف ہم خود اپنی حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں بلکہ یہ کہ ٹریڈ یونینیں اپنی حفاظت کیسے کر سکتی ہیں- مثلاً جرسی سٹی میں گھیراؤ اور ہڑتال کا حق، شہری آزادیاں ان غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے دبائی جا رہی تھیں-

جرمن اور اطالوی فاشسٹ تحریکوں کے تجربے سے، جو غنڈوں کے حملوں سے شروع ہوئیں اور لیبر یونینوں، تمام مزدور تنظیموں اور شہری آزادیوں کی مکمل تباہی پر منتج ہوئیں، ہم اس نتیجے میں پہنچے کہ فاشسٹوں کو اسی زبان میں جواب دیا جائے جو وہ سمجھتے ہیں اور ہمیں چاہئے کہ ہم مزدور اجلاسوں، دفتروں سے بچنے کے لئے ورکرز ڈیفنس گارڈز کا نعرہ بلند کریں- ہم نے اس موضوع پر ٹراٹسکی سے بات کی- اس کا کردار اس میں بنیادی طور پر یہ تھا کہ اس نے یورپ میں فاشسٹ تحریک کے ارتقاء کی وضاحت کی- مجھے یہ تو یاد نہیں کہ یہ سوچ اس نے دی البتہ یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس نے اس خیال کی بھرپور تائید کی کہ ہماری پارٹی یونینوں کو تجویز کرے کہ جہاں انہیں غنڈہ گردی کا خدشہ ہے وہاں وہ ورکرز ڈیفنس گارڈ تشکیل دے کر اپنی حفاظت کریں-

س:- کیا یونینوں نے پارٹی کی نصیحت پر عمل کیا؟

ج:- مجھے یاد ہے کہ ہم نے دیگر ترقی پسند گروہوں اور کچھ یہودیوں کے ساتھ مل کر- (ان میں وہ یہودی بھی شامل تھے جو ہمارے سوشلسٹ پروگرام سے تو اتفاق نہ کرتے تھے مگر زندہ رہنے کے اپنے انسانی حق کو مانتے تھے-) نیو یارک میں ورکرز ڈیفنس گارڈ تشکیل دی- اس کا مقصد ہمارے اجلاسوں کی حفاظت نہ تھا بلکہ ان تمام تنظیموں کی حفاظت تھا جن کو خطرات لاحق تھے- برانکس میں ان شہریوں کی حفاظت بھی مقصود تھی جہاں یہ غنڈے یہودیوں کو ڈراتے اور ان کی بے عزتی کرتے- اس گارڈ کے ان غنڈوں کے ساتھ کئی جھگڑے اور لڑائیاں ہوئیں-

اس کے بعد ملک کے حالات بدلنے لگے- ملک کے اقتصادی حالات کچھ بہتر ہوئے- جنگ یورپ نے توجہ اپنی جانب مبذول کرالی اور توجہ ان امریکی ہٹلروں سے ہٹ کر اس جنگ پر مذکور ہوگئی- فاشسٹ تحریک بے جان ہو کر رہ گئی، ہماری ورکرز ڈیفنس گارڈ کا نیو یارک میں اب کوئی کام نہ رہ گیا لہٰذا یہ تحلیل ہوگئی- جہاں تک مجھے یاد ہے لاس اینجلس میں بھی اسی قسم کا تجربہ ہوا-

س:- جہاں تک آپ جانتے ہیں کیا کسی انٹرنیشنل ٹریڈ یونین نے بھی یہ تجربہ کیا؟

ج:- مجھے نہیں معلوم- مجھے یہ معلوم ہے کہ جرمن ورکرز یونین میں یہ سوال اٹھا تھا اور اس کی پریشانی کی دو وجوہات تھیں اول یہ کہ بطور مزدور یونین فاشزم کا بڑھاؤ اس کے لئے ایک خطرہ تھا' دوم' اس کے ممبروں کی بڑی تعداد یہودیوں کی تھی جوان غنڈوں کے اصل شکار سمجھے جاتے تھے-اس خیال کی حمایت میں نیویارک کی گارمنٹ لوکل میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی جسے سوچ بچار کے لئے انٹرنیشنل ایگزیکٹو بورڈ کو بھیجا گیا تھا' ہمارے کامریڈز' جنہوں نے یہ خیال پیش کیا تھا' اور انٹرنیشنل لیڈیز گارمنٹ ورکرز یونین کے مابین کچھ خط وکتابت اور بات چیت ہوئی تھی- میرا نہیں خیال کہ یہ کسی سرے لگی' اسے منفی سمجھیں یا مثبت' کیونکہ فاشسٹ تحریک کمزور پڑ گئی اور یہ مسئلہ ٹھنڈا پڑ گیا-

س:- لہٰذا ورکرز ڈیفنس گارڈ کا مسئلہ حالات میں تبدیلی کے باعث ختم ہو گیا؟

ج:- جی ہاں! ہم نے ورکرز ڈیفنس گارڈز کے پرپوزل کو اپنے پروگرام میں باقی رکھا- مجھے یقین ہے کہ ملیٹنٹ کے ادارتی صفحہ پر جہاں ہمارا پروگرام درج ہے وہاں یہ نقطہ بھی موجود ہے-

س:- اور ہمارے ملک میں ممکنہ فاشسٹ تحریک کی وجہ سے یہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے؟

ج:- جی ہاں! ان دنوں ہمارے پرچے کے صفحات بنڈ اسٹوں اور کرسچین فرنٹ والوں کے بارے میں رپورٹوں اور مضامین سے بھرے ہوتے تھے مگر آپ اگر پرچے کی فائلوں کو دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ رفتہ رفتہ فاشسٹ تشدد کے بارے میں رپورٹیں کم ہوتی گئیں اور ورکرز ڈیفنس گارڈ کا مسئلہ ہمارے پرچے میں اٹھنا بند ہو گیا- کبھی کبار اسے نعرے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے-

(مدعا علیہ کا ثبوت ایچ نشاندہی کے لئے مارک کیا جاتا ہے)

گواہ (جاری): مسٹر گولڈ مین! میں مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک میرے علم میں ہے ملک میں اس وقت ایسی کوئی ورکرز ڈیفنس گارڈ موجود نہیں جس سے ہمارے پارٹی ارکان وابستہ ہوں- مگر ہم اس سوچ کو عملی تربیت کے لئے زندہ رکھے ہوئے ہیں تاکہ اگر پرانے دنوں کے تجربات دہرائے جائیں تو ہم اپنا دفاع کر سکیں-

(مسٹر گولڈ مین یور آنر! میں مدعا علیہ کے ثبوت ایچ ون تا ایچ فائیو' جو قرارداد بعنوان ''ورکرز ڈیفنس گارڈ پر کنونشن کی قرارداد'' کو بطور ثبوت پیش کرتا ہوں- یہ 7 جولائی 1939ء کو سوشلسٹ اپیل میں شائع ہوئی-)

عدالت: اسے وصول کیا جائے گا-

مسٹر گولڈ مین: میں اسے پڑھ کر سنانا نہیں چاہتا ہوں کیونکہ گواہ نے اس کو بیان کر دیا ہے آپ گواہ کے بیان کو لے سکتے ہیں۔

عدالت: میرے خیال سے ہم اس موقع پر وقفہ کرتے ہیں-

انقلاب روس، تشدد اور مارکسی نقطہ نظر

س:- مسٹر کینن! کیا انقلاب روس پر پارٹی کا کوئی باضابطہ موقف موجود ہے؟

ج:- جی ہاں۔

س:- وہ موقف کیا ہے؟ کیا اس موقف کو کبھی باضابطہ دستاویز کی شکل بھی دی گئی ہے؟

ج:- یہ موقف ڈیکلریشن آف پرنسپلز کا حصہ ہے۔

س:- یہ موقف کیا ہے؟

ج:- موقف یہ ہے کہ پارٹی

مسٹر شیبون ہاٹ: ایک منٹ۔ میں اس بنیاد پر اسکی مخالفت کروں گا کہ گواہ نے کہا ہے یہ موقف ڈیکلریشن آف پرنسپلز کا حصہ ہے لہٰذا موقف اپنی وضاحت خود ہی کر دیتا ہے۔

مسٹر گولڈن مین: ڈیکلریشن آف پرنسپلز کی وضاحت ہونی ہے۔

عدالت: گواہ سوال کا جواب دے سکتا ہے۔

کینن: ہم 1917ء کے انقلاب روس کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انقلاب روس ان مارکسی نظریات کا اظہار ہے جن پر ہم یقین رکھتے ہیں۔

س:- 1917ء میں روس کے اندر کتنے انقلاب آئے؟

ج:- روسی کیلنڈر کے مطابق فروری میں اور جدید کیلنڈر کے مطابق مارچ میں روس کے اندر انقلاب آیا جو جدید کیلنڈر کے مطابق سات نومبر کو پرولتاری انقلاب کی شکل اختیار کر گیا۔

س:- انقلاب روس کی بابت مارکسیوں کا عمومی موقف کیا ہے؟

ج:- وہی جو میں نے انقلاب کی حمایت میں یہاں بیان کیا ہے۔

س:- اور ''حمایت'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:- درحقیقت حمایت ہمارے موقف کی عاجزانہ تشریح ہے۔ ہم اسے انسانی تاریخ کا عظیم ترین اور ترقی پسندانہ ترین واقعہ سمجھتے ہیں۔

س:- میرے خیال سے گزشتہ سوال کے جواب میں آپ نے کہا تھا کہ یہ انقلاب مارکسی نظریات کا مجسمہ اظہار

تھا؟اس کی وضاحت کیجئے-

ج:- ہماری نظر میں مارکسی تھیوری کا انقلاب روس کی صورت بھرپور اظہار ہوا- مارکسی تھیوری سے مراد ہے مزدور کسان حکومت کا قیام جو سرمایہ داری کی جگہ سوشلزم لاگو کرے اور انقلاب روس میں یہ سب کچھ ہوا-

س:- کیا آپ اس انقلاب کی اضالت بارے ہمیں بتائیں گے؟

عدالت: کس معیار کے مطابق؟

مسٹر گولڈ مین: میری مراد یہ ہے کہ گواہ وضاحت کرے انقلاب کیسے آیا کیونکہ سرکاری وکیل نے انقلاب روس کو ایک پرتشدد بغاوت کے طور پر پیش کیا جسے ایک اقلیت نے اکثریت کے خلاف برپا کیا جبکہ واقعات اس کے برعکس ہیں- میں چاہتا ہوں گواہ انقلاب کی نوعیت بیان کرے-

ج:- مارچ میں، شہروں کے اندر شہری اور کسان اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے زار وزار شاہی کا خاتمہ کر دیا-

س:- کیا اس عوامی سرکشی کی ذمہ دار کسی بھی صورت بالشویک پارٹی قرار دی جاسکتی ہے؟

ج:- نہیں مارچ انقلاب کے موقع پر بالشویک پارٹی بہت چھوٹا سا گروپ تھی-

س:- بالشوازم سے کیا مراد ہے؟

ج:- بالشویک روسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے اکثریت- روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے اندر یہ لفظ سیاسی حیثیت اختیار کر گیا- 1903ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی ایک کانگرس ہوئی جس کے دوران پارٹی دو دھڑوں میں بٹ گئی، اکثریتی دھڑا اور اقلیتی دھڑا- اکثریتی دھڑا بالشویک کہلایا جبکہ اقلیتی دھڑا مینشویک-

س:- یہ روسی زبان کے لفظ ہیں جن کا مطلب ہے اقلیت اور اکثریت؟

ج:- جی ہاں- وہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر دو علیحدہ پارٹیاں بن گئے- دونوں سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کہلاتے مگر آخر میں اپنے اپنے دھڑے کا نام بریکٹ میں لکھتے-

س:- کیا اب آپ بتائیں گے کہ اکتوبر، جدید کیلنڈر کے مطابق نومبر، 1917ء کے انقلاب کے دوران کیا ہوا؟

ج:- علم تواریخ کے مطابق جب عوام نے زارشاہی کا خاتمہ کر دیا تو مطلق العنانی کا ڈھانچہ بکھر کر رہ گیا- نئی حکومت تشکیل دی گئی مگر نئی حکومتی مشینری کا انحصار سوویتوں پر تھا جو انقلابی ابھار کے دوران سامنے آئے- پیٹروگراڈ میں مزدور اور سپاہی اپنا ڈیلی گیٹ جو ڈپٹی کہلاتا مرکزی کونسل میں بھیجتے- یہ مرکزی کونسل سوویت کہلاتی تھی- اسی طرح ماسکو اور دیگر شہروں میں بھی ہو رہا تھا- اس ادارے کو با اختیار تسلیم کیا گیا- زارشاہی کے خاتمے کے بعد جو حکومت تشکیل دی گئی اس کی سربراہی شہزادہ لیوف (Prince Lrof) کر رہا تھا جبکہ مالیکوف وزیر خارجہ تھا- اس حکومت کا انحصار سپاہیوں

'مزدوروں اور کسانوں کی سوویتوں پر تھا- اپریل میں ورکرز سولجرز سوویتس (مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتیں) کی قومی کانفرنس ہوئی جس میں کل روسی مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب کیا گیا- مئی میں کسان سوویتوں کی کل روس کانگرس ہوئی اور ایک قومی ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب کیا گیا-

س:- یہ سوویتیں آبادی کے کتنے حصے کی نمائندگی کرتی تھیں؟

ج:- یہ لوگوں کی بڑی اکثریت کی نمائندہ تھیں- اقلیت اور اکثریت کی اصطلاح میں بات کرنا میرے خیال سے ناممکن ہے- یہ نمائندے خودعوام ہی تھے- مزدور سپاہی سوویت اور کسان سوویت کی مرکزی ایگزیکٹو کمیٹیوں نے مل کر ایک ادارہ تشکیل دیا- یہ ادارہ روس کا سب سے بااختیار ادارہ تھا اور کابینہ اس کی مرضی کے مطابق حکومت کرتی تھی- سوویتوں کی کل روسی ایگزیکٹو کمیٹی نے مالیکوف کو برطرف کر دیا جو کہ بورژوازی کا نمائندہ تھا- سوویت باڈی نے اس کی مخالفت اس کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے کی- اس نے کچھ خفیہ معاہدے کئے جن کا راز فاش ہو گیا لہٰذا اسے استعفیٰ دینا پڑا کیونکہ سوویتوں کی حمایت کے بغیر اس کے پاس کوئی اختیار نہ تھا اور میرے خیال سے یہ اسی طرح ہے جس طرح فرانس میں جب چیمبر میں عدم اعتماد کا ووٹ کامیاب ہو جائے تو وزیراعظم کو استعفیٰ دینا پڑتا ہے-

س:- گویا سوویتیں روسی عوام کی طاقت کا اظہار تھیں؟

ج:- درست

س:- بالشویک اقتدار تک کیسے پہنچے؟

ج:- اگر آپ اجازت دیں تو میں تاریخی واقعات کے مطابق چلنا چاہتا ہوں- مالیکوف کے استعفیٰ کے بعد کرنسکی کا عروج شروع ہوا- ہمارے ہاں عمومی غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ کرنسکی زارشاہی کے خاتمے کے بعد وزیراعظم بنا- ایسا نہیں ہے- کرنسکی جولائی میں وزیراعظم بنا- وہ وزیر اور پھر وزیراعظم بنایا گیا کیونکہ وہ سوشل انقلابی پارٹی کا رکن تھا- یہ پارٹی کسانوں کی پارٹی تھی اور سوویتوں میں اس کی اکثریت تھی- اسے مزدور حلقوں کی حمایت بھی حاصل تھی کیونکہ وہ مزدوروں کا وکیل رہ چکا تھا- کرنسکی کے عہدے کی یہ بنیاد تھی یعنی اس کا اختیار براہ راست سوویتوں پر منحصر تھا-

اس دور میں بالشویک ایک چھوٹی سی اقلیت تھے- سوویتیں انہوں نے تخلیق نہیں کی تھیں- سوویتیں عوام نے بنائی تھیں- بالشویک پارٹی یا کوئی بھی دیگر پارٹی سوویتوں کی حمایت کے بغیر کچھ بھی نہ کر سکتی تھی- 1905ء کے انقلاب اور پھر 1917ء کے انقلاب کے دوران جب زارشاہی کا تختہ الٹا گیا' سوویتیں خود بخود انقلاب کے ہمراہ وجود میں آئیں- سب سے بااثر سوویت پیٹروگراڈ کی سویت تھی کیونکہ یہ دارالحکومت تھا- جب زارشاہی کا خاتمہ ہوا تو بالشویک اس سوویت میں ایک چھوٹی سی اقلیت تھے- جب کرنسکی وزیراعظم بنا تو سوویتوں میں سوشل انقلابی پارٹی

اور مینشویک سوشلسٹ پارٹی کی اکثریت تھی اور کرنسکی اسی بل بوتے پر حکومت کر رہا تھا- بالشویک حزب اختلاف میں تھے- اس دوران لینن جو بالشویک کا ترجمان تھا' بار بار یہ کہہ رہا تھا ''جب تک ہم سوویتوں میں ایک اقلیت ہیں' ہم صرف یہ کر سکتے ہیں کہ صبر کے ساتھ وضاحت کرتے رہیں-'' بالشویک پارٹی نے مسلح بغاوت کے ذریعے انقلاب پر قبضے کی ہر کوشش کی مخالفت کی-

س:- ''مسلح بغاوت'' سے کیا مراد ہے؟

ج:- ایک چھوٹے گروپ کا مسلح ایکشن- بالشویک پارٹی کا مطالبہ تھا' جبکہ لینن ان کا ترجمان تھا' کہ سوشل انقلابی پارٹی اور مینشویک پارٹی بورژوا وزیروں کو برطرف کر کے حکومت کا مکمل کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیں اور ایک مکمل مزدور کسان حکومت تشکیل دیں- بالشویک پارٹی نے وعدہ کیا کہ ''اگر آپ ایسا کرو تو ہم وعدہ کرتے ہیں جب تک ہم اقلیت ہیں ہم آپ کی حکومت کا تختہ نہیں الٹیں گے- ہم سیاسی طور پر آپ کی حمایت نہیں کریں گے ہم آپ پر تنقید کریں گے' مگر جب تک ہم اقلیت ہیں ہم حکومت کے خاتمے کی کوشش نہیں کریں گے- یہ تھی مارچ کے انقلابی دنوں سے لیکر جولائی تک بالشویک پارٹی کی پالیسی- جولائی میں بالشویکوں کی ہدایت کے برخلاف مزدوروں نے مسلح ہو کر جلوس نکالا- بالشویک اس بنیاد پر اس کی مخالفت کر رہے تھے کہ صورت حال خراب ہو سکتی ہے لہٰذا مزدوروں کو یہ ایکشن نہیں لینا چاہئے- یہ کوئی بغاوت نہیں تھی محض مسلح پریڈ تھی- بالشویکوں کی ہدایت کے برخلاف نکالے گئے اس جلوس پر کرنسکی حکومت نے جبر کیا- اس کے بعد کرنسکی حکومت نے بالشویک پارٹی کو بدنام کرنے اور مقدمات میں پھانسنے کا سلسلہ شروع کیا- لینن اور ٹراٹسکی پر جرمن جاسوس ہونے کا الزام لگایا گیا- ٹراٹسکی کو جیل میں ڈال دیا گیا جبکہ لینن کو چھپنا پڑا اور بالشویکوں کے خلاف جبر جاری رہا مگر اس کا کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلا کیونکہ بالشویکوں کے نعرے اور پالیسی مقبولیت حاصل کرنے لگے- ایک ایک کر کے بڑی فیکٹریاں اور فوجی دستے بالشویک پروگرام کے حق میں ووٹ دینے لگے- جولائی میں جنرل کارنیلوف کی قیادت میں رد انقلاب کی ایک کوشش ہوئی- جنرل کارنیلوف کو روس کا مونارکسٹ' فاشسٹ کہا جا سکتا ہے- اس نے ایک فوج تشکیل دی اور کوشش کی کہ پیٹروگراڈ میں کرنسکی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے- اس کی خواہش تھی کہ پرانا نظام بحال کیا جائے- کرنسکی حکومت جس نے ٹراٹسکی کو جیل میں ڈال رکھا تھا مجبور ہوئی کہ ٹراٹسکی کو رہا کرے تاکہ اس کی پارٹی کی حمایت سے کارنیلوف کی رد انقلابی فوج کو شکست دی جا سکے- ٹراٹسکی جیل سے سیدھا انقلابی ملٹری کمیٹی کے اجلاس میں پہنچا جہاں حکومت کے لوگ بھی بیٹھے تھے' وہاں اس نے ان کے ساتھ مل کر کارنیلوف کے خلاف مشترکہ لڑائی کے منصوبے تیار کئے- کارنیلوف کا خاتمہ کر دیا گیا' رد انقلاب کا خاتمہ کر دیا گیا اور یہ سب بنیادی طور پر مزدوروں نے بالشویک پارٹی سے متاثر ہو کر کیا- مزدوروں نے کارنیلوف کی ٹرینوں کو روک دیا جس کے نتیجے میں اس کے

فوجی دستوں کی نقل وحرکت رک گئی' اس کے بہتر بن دستوں کو اس کے خلاف لڑا دیا گیا اور اس کے رد انقلاب کا خاتمہ ہوگیا- اس سارے عمل کے دوران بالشویک انقلاب کے حقیقی نمائندوں کے طور پر مزید مقبول ہو گئے- ملک کی اہم ترین سوویت' پیٹروگراڈ سوویت میں ان کی اکثریت ہوگئی اس طرح ماسکو اور دیگر شہروں سوویت میں بھی انہیں اکثریت مل گئی- کرنسکی حکومت کے پاؤں تلے سے زمین کھسکنے لگی کیونکہ وہ عوام کا کوئی بھی مسئلہ حل نہ کرسکی تھی- بالشویکوں نے ''روٹی' امن اور زمین'' اور اسی طرح جو دیگر نعرے دیئے لوگ ان نعروں کے متمنی تھے- سات نومبر کو کل روسی مزدور سپاہی سوویت کانگرس کا انعقاد ہوا' اس میں بالشویکوں کی اکثریت تھی' اور بیک وقت بالشویکوں نے حکومتی اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا-

س:- کیا اکثریت حاصل کرنے کے لئے بالشویکوں نے تشدد کا سہارا بھی لیا؟

ج:- بہت معمولی..... معمولی سی لڑائی اور بس-

مسٹر شیبون ہاٹ: یہ پیٹروگراڈ میں ہوا؟

گواہ: جی ہاں- زار کا تختہ بھی یہیں الٹا گیا تھا-

س:- بالشویکوں کی اکثریت کے بعد کیا تشدد ہوا؟

ج:- پہلے ایک اور نقطہ- لگ بھگ ایک ماہ بعد کسان سوویتوں کی ایک خصوصی کل روسی کانگرس ہوئی- اس میں بھی بالشویکوں کی اکثریت تھی- اقلیت ان بااختیار اداروں سے دستبردار ہوگئی اور بالشویک حکومت کے خلاف اس نے مخالفانہ جدوجہد شروع کردی-

س:- اگر کوئی تشدد ہوا تو وہ کیا تھا اور کس نے شروع کیا؟

ج:- اس کی ابتدا حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کے بعد ہوئی-

س:- کس نے شروع کیا؟

ج:- زار پرستوں' وائٹ گارڈ روسی عناصر' عمومی طور پر بورژوازی' محروم ہونے والی سرمایہ داروں اور دیگر نے- انہوں نے رد انقلاب کا آغاز کیا اور یوں شروع ہونے والی خانہ جنگی 1921ء تک جاری رہی- خانہ جنگی اتنا لمبا عرصہ اس لئے جاری رہی کہ وائٹ گارڈ کو پہلے جرمن پھر برطانیہ اور فرانس نے مدد فراہم کی حتیٰ کہ امریکہ نے بھی مدد بھیجی-

سوویت حکومت کو ساری سرمایہ دار دنیا کے خلاف لڑنا پڑا اور یہ جنگ اس کے سوا تھی جو وہ اندرون ملک اپوزیشن کے خلاف لڑ رہی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ بالشویکوں کو لوگوں کی حمایت حاصل تھی اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ بالشویک اس خانہ جنگی میں نہ صرف اندرونی اپوزیشن بلکہ غیر ملکی طاقتوں کے خلاف جو اسلحہ سپاہی اور فنڈ مہیا

کررہی تھیں' کے خلاف فتح مندرہے۔

س:- ان دنوں سوویتوں کا انتخاب کیسے ہوتا تھا؟

ج:- ان کا انتخاب فیکٹری میں مزدوروں کے اجلاس میں ہوتا تھا یعنی وہ اپنا نمائندہ منتخب کرتے۔ یہ سوویت حکومت کا ایک یونٹ تھی اور سوویتوں سے مل کر حکومت تشکیل پائی۔ سویت نظام کے مطابق فیکٹریاں اپنے نمائندے کا انتخاب مزدوروں کی تعداد کے مطابق کرتی ہیں' ہر ہزار پر ایک نمائندہ یا جو بھی شرح ہو۔ سپاہیوں کی رجمنٹ بھی اسی طرح کرتی ہے' کسان بھی ایسا کرتے ہیں یوں سویتوں کے ذریعے جو حکومت تشکیل پاتی ہے ان تمام لوگوں کی نمائندہ ہوتی ہے جو پیداواری عمل میں شامل ہوتے ہیں۔

س:- نومبر 1917ء کے انقلاب روس کے وقت بالشویک پارٹی کے ارکان کی تعداد کیا تھی؟

ج:- موقر ترین اعداد وشمار جو میری نظر سے گذرے ہیں وہ ہے 260,000

س:- اور عوام کا کتنا حصہ بالشویک پارٹی کی حمایت کررہا تھا؟

ج:- میرے خیال سے جب بالشویکوں نے اقتدار سنبھالا اور اس کے بعد بھی مزدوروں' کسانوں اور سپاہیوں کی اکثریت ان کی حمایت کررہی تھی۔

س:- بالشویک پارٹی کے ارکان کس گروپ یا معاشرے کے کس طبقے سے تعلق رکھتے تھے؟

ج:- مزدور طبقے سے، یہ مزدور پارٹی تھی' صنعتی مزدوروں اور زرعی مزدوروں کی پارٹی۔ پارٹی میں کچھ کسان بھی تھے مگر پارٹی میں بنیادی طور پر شہروں کے مزدور' زرعی مزدور اور کچھ دانشور اور پڑھے لکھے لوگ تھے جنہوں نے اپنی خدمات پارٹی کارکنوں کے لئے وقف کررکھی تھیں۔

س:- انقلاب کے وقت روس میں مزدوروں کی تعداد کے بارے موقر ترین اعداد وشمار کیا ہیں۔ مزدور سے مراد صنعتی مزدور؟

ج:- پچاس لاکھ

س:- اور آبادی کا بڑا حصہ کسانوں پر مشتمل تھا؟

ج:- جی ہاں

س:- آپ کے خیال میں سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے ممبروں کی تعداد کتنی ہوگی جب لوگوں کی اکثریت پارٹی پروگرام کو اپنا لے گی؟

مسٹر شیون ہاٹ: یور آنر! میں اس سوال پر اعتراض کرتا ہوں۔

عدالت: آپ کے اعتراض کی بنیاد کیا ہے!

مسٹر شیون ہاٹ: یہ گواہ سے آج یہ پوچھ رہے ہیں کہ سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے ممبروں کی تعداد کیا ہوگی جب اکثریت اس پارٹی کے پروگرام سے متفق ہو جائے گی-

عدالت: اس بارے کئی اندازے لگائے جا سکتے ہیں- اعتراض قبول کیا جاتا ہے؟

س:- کیا آپ عدالت اور جیوری کو بتائیں گے کہ انقلاب کے بعد ٹراٹسکی اور سٹالن میں کون سے اختلافات ابھرے؟

مسٹر شیون ہاٹ: میں اعتراض کرتا ہوں- میرے خیال سے یہ سوال کوئی مناسبت یا وزن نہیں رکھتا-

مسٹر گولڈ مین: استغاثہ نے تکرار کی ہے اور میرے خیال سے مسٹر اینڈرسن نے اس بارے کئی بیانات دیئے ہیں کہ ٹراٹسکی، جو اس مقدمے میں بڑا سازشی ہے یا مخصوص نظریات و خیالات کا مالک تھا- میرے خیال سے تفصیل میں جانا تو ممکن نہیں مگر جیوری کا حق ہے کہ عمومی طور پر کم از کم یہ جانے کہ ٹراٹسکی کے اصول کیا تھے، وہ مقدمے کے اہم ترین سازشی ہونے کا ملزم ہے اور جس طرح حکومت نے مقدمے کو پیش کیا جیوری کو ٹراٹسکی کے نظریات جاننا ضروری ہیں-

عدالت: اگر آپ اس بات کا اقرار کریں کہ آپ تفصیل میں نہیں جائیں گے-

مسٹر گولڈ مین: یقیناً! ورنہ ہمیں یہاں دو سال لگ جائیں گے-

مسٹر اینڈرسن: ہم نے ٹراٹسکی کے بارے میں جو یہاں پیش کیا ہے وہ محض کچھ لٹریچر، تقریریں اور پمفلٹ ہیں جو پارٹی پریس نے جاری کئے-

مسٹر گولڈ مین: میرے خیال سے استغاثہ نے تین ہفتے لگائے ہیں اور استغاثہ کو کم از کم ایک ہفتہ تو مجھے دینا چاہئے کہ میں کیس ٹرائی کر سکوں-

عدالت: میرے خیال سے مقدمے کو اس طرح سے ٹرائی کرنے کی ضرورت نہیں-

س:- کیا آپ وضاحت کریں گے کہ وہ کون سے بنیادی اختلافات تھے جو انقلاب کے بعد سٹالن اور ٹراٹسکی میں ابھرے؟

ج:- میں نے گزشتہ دنوں یہ بیان کیا تھا کہ لڑائی جمہوریت کے مسئلہ پر شروع ہوئی- یہ تھی لڑائی کی ابتدا اور اس کا آغاز لینن نے، علالت کے آخری دنوں میں، اور ٹراٹسکی کے اشتراک سے کیا- لینن اس لڑائی میں حصہ لینے کے لئے زندہ نہ رہا اور ٹراٹسکی کو اس جدوجہد کی قیادت کرنی پڑی- رفتہ رفتہ یہ جدوجہد بڑھتی گئی- زیرک ناقدین پارٹی اور ملی معاملات میں جمہوریت کو کچلنے والے سٹالن کے رجحان کو بھانپ چکے تھے- اس کی بنیاد سٹالن کی یہ خواہش تھی کہ انقلاب کا راستہ اور پروگرام تبدیل کیا جائے اور جمہوریت ختم کئے بغیر یہ ممکن نہ تھا- ٹراٹسکی اس مسئلے پر آزادانہ

بحث چاہتا تھا اور اسے یہ اعتماد تھا کہ پارٹی کارکن اس کے پروگرام کی حمایت کریں گے- ہمارے خیال سے سٹالن اور اس کا گروپ رجعت پسندانہ رجحان کی نمائندگی کرتا تھا جس کی بنیاد پارٹی اور حکومت کے ایک خاص دھڑے پر تھی جو سرکاری عہدوں اور مراعات پر براجمان اور اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا تھا-

س:- سٹالن گویا آپ کے خیال میں بیوروکریٹوں کی پارٹی کا نمائندہ تھا؟

ج:- بیوروکریٹوں اور رجعت پسندوں کا- جدوجہد کے دوران ٹراٹسکی نے ایک موقع پر اس دھڑے کے لئے بیوروکریٹک رجعتی دھڑے کی اصطلاح استعمال کی-

س:- یہ دھڑا کس بات میں دلچسپی رکھتا تھا؟

ج:- یہ دھڑا اپنی مراعات برقرار رکھنے میں دلچسپی رکھتا تھا اور عوام کی اکثریت تک انقلاب کے ثمرات نہیں پہنچانا چاہتا تھا-

س:- سٹالن کی اس آمریت نے کیا شکل اختیار کی؟

ج:- اس نے کمیونسٹ پارٹی کے اندر جمہوریت کا خاتمہ کر کے وہاں ایک آمریت قائم کر دی- مثلاً......

مسٹر شیبون ہاٹ: مسٹر کینن نے وقفہ ڈالا ہے تو میں گواہی کے اس رخ پر اعتراض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ غیر متعلقہ اور بے معنی ہے- یہ بے معنی ہے کہ سٹالن نے کس قسم کی حکومت روس میں قائم کی- ہمیں اس سے کیا لینا ہے؟

عدالت:- میرے خیال سے گواہ کو تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں مسٹر گولڈ مین میرے خیال سے آپ اس بات کو تسلیم کریں- میں آپ کو ہر ممکن موقع دینا چاہتا ہوں کہ آپ جیوری کے سامنے اپنے مقدمے کی تھیوری پیش کر سکیں مگر میرے خیال سے یہ سب غیر ضروری اور بے معنی ہے-

س:- سوویت روس بارے اب پارٹی کا مؤقف کیا ہے؟

مسٹر شیبون ہاٹ: یور آنر! میں اعتراض کرتا ہوں-

عدالت: گواہ سوال کا جواب دے سکتا ہے-

ج:- ہم موجودہ سوویت روس کی کردار نگاری یوں کرتے ہیں کہ یہ ایک مزدور ریاست ہے جسے نومبر 1917ء کے انقلاب نے تخلیق کیا، جسے موجودہ حکومت نے تباہ اور زوال پذیر کیا، مگر ریاست کا بطور مزدور ریاست بنیادی کردار باقی ہے کیونکہ اس کی بنیاد نیشنلائز ڈ انڈسٹری پر ہے نہ کہ نجی ملکیت پر-

س:- سوویت روس کے دفاع بارے پارٹی پالیسی کیا ہے اور کیوں ہے؟

ج:- ہم سامراجی ممالک کے خلاف سوویت یونین کے دفاع کی بات کرتے ہیں اور اس کی وجہ وہی ہے جو میں نے ابھی بیان کی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ترقی پسندانہ قدم ہے، بطور مزدور ریاست وہاں صنعت قومی ملکیت

میں ہے، نجی سرمایہ داری اور جاگیرداری کا خاتمہ کیا گیا ہے۔لہٰذا ہم اس کے دفاع کی بات کرتے ہیں۔

س:۔ یعنی آپ سوویت یا روسی ریاست کو ایک ایسی ریاست سمجھتے ہیں جس نے سرمایہ داروں کی نجی صنعت کا خاتمہ کر دیا ہے؟

ج:۔ جی ہاں۔

س:۔ کیا آپ اس قسم کی ریاست کا دفاع کرتے ہیں؟

ج:۔ جی ہاں

س:۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ سٹالن نے روس میں تقریباً تمام نام نہاد ٹراٹسکی استوں کو مار ڈالا ہے؟

ج:۔ جی ہاں۔ہم سٹالن کے خلاف ہیں مگر صنعتی پیداوار کے سوویت نظام کے خلاف نہیں۔

عدالت: جیوری کو جو تنبیہ کی گئی ہے وہ ذہن میں رہے اور اب ہم دو بجے سہ پہر تک وقفہ کریں گے۔

ڈسٹرکٹ کورٹ آف دی یونائیٹڈ اسٹیٹس

ڈسٹرکٹ آف مینی سوٹا، فورتھ ڈویژن

بدھ، 19 نومبر 1914ء

سہ پہر کا سیشن

امریکہ 60 خاندانوں کی ملکیت ہے

جرح! از مسٹر شیون ہاٹ (استغاثہ)

س:۔ آپ نے براہ راست جرح کے دوران کہا کہ بغیر کسی تلافی کے نجی ملکیت کی ضبطی سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا اصول نہیں مگر میں ڈیکلریشن آف پرنسپلز کا یہ جملہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں اور آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔لکھا ہے:

''مزدور ریاست کو ابتدائی دور میں جو معاشرتی اقتصادی اقدامات اٹھانے ہیں وہ ہیں بغیر کسی تلافی کے زرعی اور صنعتی اجارہ داریوں، کانوں، فیکٹریوں، شپنگ، پبلک یوٹیلیٹیز، ریلوے، ہوائی نظام دیگر ذرائع آمدورفت

'بنکوں' کریڈٹ ایجنسیوں' سونے کی دکانوں اور دیگر سپلائی وخدمات جن کو انقلابی حکومت سوشلسٹ معاشرے کی بنیاد رکھنے کے لئے ضروری سمجھے' ضبط کرلیا جائے گا اوران کی سوشلائزیشن کردی جائے گی-''

مسٹر کینن! اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

ج:- جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کہا تھا کہ یہ کوئی مارکسی اصول نہیں کہ حکومت جو جائیداد ضبط کرے اس کی تلافی نہیں کی جاسکتی-

س:- کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ اس وقت مارکسزم کو پارٹی پروگرام سے علیحدہ کسی چیز کے طور پر زیر بحث لا رہے تھے؟

ج:- میرے خیال سے میں مارکسی غلاموں کا حوالہ دے رہا تھا- میرے ذہن میں خاص کر ٹراٹسکی تھا-

س:- بہرحال کیا یہ سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا اصول ہے کہ ایسی جائیداد بغیر کسی تلافی کے ضبط کی جائے گی؟

ج:- ڈیکلریشن میں ایسا لکھا ہے- مگر یہ کوئی اصول نہیں ہے-

س:- کیا آپ یہ وضاحت کرنا پسند کریں گے کہ جائیداد کے موجودہ مالک جنہوں نے یہ ملکیت آئینی طریقے سے حاصل کی ہے' ان کی کوئی تلافی نہیں کی جائے گی؟ یہ اصول پارٹی پروگرام میں کیوں شامل ہے؟

ج:- ساٹھ خاندان جو امریکی صنعت اور بنکوں کے ایک بڑے حصے کے مالک ہیں قانونی طور پر اتنی بڑی ملکیت کے حقدار ہیں نہ اس اختیار کے جو انہیں ان لوگوں پر حاصل ہے، جنہوں نے اپنی محنت سے اس جائیداد کو بنایا ہے-

س:- گویا آپ ان کو ان کی اپنی صنعت' کوشش، تعلیم اور ذہانت کا کوئی صلہ نہیں دیں گے؟

ج:- ان کو وہی صلہ ملے گا جو ہر اس شہری کو ملے گا جو ملکی دولت پیدا کرنے میں حصہ لیتا ہے یعنی برابری کی بنیاد پر نئے معاشرے میں کام کرنے کا موقع-

س:- جی ہاں! مگر میں بات کر رہا ہوں اس وقت کی جب آپ اقتدار اور اس کے ساتھ ساتھ جائیداد لے لیں گے اس وقت تو آپ بغیر کسی تلافی کے لیں گے- لہٰذا میں آپ سے پوچھتا ہوں اس وقت آپ ان لوگوں کی کوشش' صنعت' ذہانت' اور میں یہاں یہ اضافہ بھی کرنا چاہوں گا' اس سارے وقت جان کو لاحق مسلسل خطرات آپ ان سب چیزوں کا کوئی صلہ نہ دیں گے؟

ج:- ہمارا سروکار لوگوں کی اکثریت کی بھلائی ہے- اکثریت کی بھلائی کا واضح تقاضہ ہے کہ اس ملک کے پیداواری پلانٹ نجی ہاتھوں سے لیکر عوام کے ہاتھ میں دے دئے جائیں- سب سے پہلے تو ہمارا مقصد یہ ہے، صنعت کو قومیانا ضروری ہے- صنعتی عمل میں نجی ملکیت کا خاتمہ ضروری ہے- آبادی کے ایک نسبتاً چھوٹے حصے کے حقوق ومفادات' جو اس زبردست تبدیلی سے متاثر ہو رہے ہیں' قدرتی طور پر ہماری نظر میں عوامی ضروریات

ومفادات کے مقابلے پر ثانوی حیثیت رکھتے ہیں-

مجھے ایسی کوئی اصولی وجہ نظر نہیں آتی کہ ایسے لوگ جن کو دوسروں کا استحصال کرنے کے حق اور اہلیت سے محروم کر دیا گیا ہے ان کے بارے میں سوچا نہیں جا سکتا- بشرطیکہ وہ اکثریت کی مرضی کو تسلیم کر لیں- انہیں پنشن دی جا سکتی ہے' ان کی عمر کے پیش نظر ان کے ساتھ مناسب سلوک اختیار کیا جا سکتا ہے یا اگر وہ کام کرنے کے قابل نہیں یا وہ راضی ہو جاتے ہیں کہ وہ اکثریت کے مینڈیٹ کی طاقت کے ذریعے مخالفت نہیں کریں گے تو اس کے پیش نظر ان سے کوئی سلوک اختیار کیا جا سکتا ہے- میرے خیال سے ہم اس کی حمایت کریں گے-

س:- کیا آپ ان کو پنشن دیں گے؟

ج:- جی ہاں! زیادہ امکان اسی بات کا ہے-

س:- کیا یہ آپ کا نظریہ ہے کہ کوئی شخص جو بڑی جائیداد کا مالک ہے بغیر مزدوروں کا استحصال کئے یہ جائیداد نہیں بنا سکتا تھا؟

ج:- سرمایہ داری کے تحت جائیداد اسی طرح بن سکتی ہے-

س:- اب کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ ''استحصال'' سے کیا مراد ہے؟

ج:- اس سے مراد ہے مزدور کا وہ معاوضہ دینا جو اس کی بنائی ہوئی چیز کی قدر سے کم ہو-

س:- تو گویا ہم یہ کہیں کہ یہ سوشلسٹ ورکرز پارٹی کا حتمی عقیدہ ہے کہ موجودہ نظام حکومت کے تحت جو شخص بھی محنت کرتا ہے اسے اس کا پورا معاوضہ نہیں ملتا؟

ج:- میں یہ نہیں کہوں گا کہ ''ہر شخص'' - کچھ لوگوں کو ضرورت سے زیادہ معاوضہ مل رہا ہے-

س:- میں مزدوروں کی بات کر رہا ہوں- ان مزدوروں کی جن کی آپ بات کر رہے ہیں-

ج:- جی ہاں! ایک مزدور کو بھی ممکن ہے زیادہ معاوضہ مل رہا ہے یعنی ایسا مزدور جو غیر پیداواری ہے' بے ہنر ہے اور دھیان سے کام نہیں کرتا-

مگر جب ہم اجرتی محنت کی بات کرتے ہیں تو ہم اوسط اور عمومی قانون کی بات کرتے ہیں- مارکسزم عمومی صورت حال کی بات کرتی ہے نہ کہ فرداً فرداً تجزیہ کرتی ہے- مزدور مجموعی طور پر اور اوسطاً بہت بڑی دولت پیدا کرتے ہیں مگر انہیں اس کے برابر معاوضہ نہیں ملتا- اس سے جو فرق پیدا ہوتا ہے اسے ہم مارکسی اصطلاح میں قدر زائد کہتے ہیں- یہ وہ منافع ہے جو سرمایہ داروں کے ہاتھ میں جاتا ہے' اس لئے نہیں کہ انہوں نے محنت کی ہے بلکہ اس لئے کہ یہ سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا منافع ہے-

س:- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کو ان کی سرمایہ کاری پر منافع نہیں لینا چاہئے؟

ج:- ہم منافع داری نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں- ہم چاہتے ہیں پیداوار منافع کے لئے نہیں استعمال کے لئے ہونی چاہئے-

س:- کیا یہ درست ہے کہ آپ ساٹھ خاندانوں کی جائیداد ہی نہیں بلکہ ہر اس شخص کی جائیداد ضبط کرنا چاہتے ہیں جو بڑی جائیداد کا مالک ہے؟

ج:- ہمارا پروگرام بالخصوص چھوٹی ملکیتوں کی ضبطی یا ان میں مداخلت کو خارج قرار دیتا ہے- ہم ان لوگوں کی بات کرتے ہیں جن کے پاس بڑی ملکیتیں ہیں اور جو دوسروں کا استحصال کرتے ہیں- ایسی جائیداد کی ملکیت اور اختیار عوام کو دیا جانا چاہئے جن کی نمائندگی مزدور کسان حکومت کر رہی ہو-

امریکہ کے ساٹھ خاندان

س:- ''ساٹھ خاندان'' کی اصطلاح کہاں سے نکلی؟

ج:- میرے علم کے مطابق اس اصطلاح نے عوام کی توجہ پہلی بار ایک بہت اچھے صحافی فرڈینڈ لنڈبرگ کی کتاب کے ذریعے حاصل کی-

چار پانچ سال قبل مسٹر لینڈبرگ نے امریکی صنعت اور بنکوں وغیرہ کی ملکیت بارے ایک تحقیق کی- اس گہری تحقیق کے بعد اس نے ثبوت کے ساتھ ایک کتاب بعنوان امریکہ کہ ساٹھ خاندان (Americans Sixty Families) لکھی- اس کتاب میں اس نے اعداد و شمار کے ساتھ ثابت کیا کہ امریکی صنعت' بنکوں اور ایسے دیگر ادارے ملک کی حقیقی اقتصادی دولت اور اقتدار رکھتے ہیں- ان کی ملکیت ان ساٹھ خاندانوں کے پاس ہے جن کی فہرست اس نے پیش کی- مسٹر لینڈبرگ کی تصنیف کی کبھی کوئی سنجیدہ تردید سامنے نہیں آئی- مجھے یاد ہے موجودہ حکومت کے ایک موقر نمائندے سیکرٹری اکس نے کسی سیاسی بحث میں حصہ لیتے ہوئے ریڈیو پر اس کتاب کا حوالہ دیا-

س:- جب آپ پارٹی لٹریچر میں ساٹھ خاندان کا حوالہ دیتے ہیں تو کیا ان سے مراد مخصوص ساٹھ خاندان نہیں؟

ج:- میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ کوئی حتمی تشریح ہے- یہ حقیقی صورت حال کا ایک تخمینہ ہے- ہم بات کو یہیں تک محدود نہیں رکھنا چاہتے بلکہ ''ساٹھ خاندان'' کی اصطلاح اعداد و شمار کے لحاظ سے بتاتی ہے کہ اس ملک میں کیا ہو رہا ہے- جب مزدور محنت کر رہے تھے اور کسان ہل چلا رہے تھے' ساٹھ خاندان ملک پر قبضہ کر رہے تھے- یہ اعداد و شمار ہمارے ایجی ٹیشن کے لئے بہت منقش ہے- بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ دولت کے ارتکاز

کے حوالے سے اس ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

س:- اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ایک دو سوال سامراجی سرمایہ دار حکومت کے نظریئے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا امریکہ کی موجودہ حکومت سرمایہ دارانہ بھی ہے اور سامراجی بھی؟

ج:- جی ہاں

س:- تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ حکومت سرمایہ داروں کی آلہ ہے؟

ج:- یہ سرمایہ داروں کی نمائندہ ہے

س:- تو گویا سرمایہ داروں کو دبانے کے لئے اگر سرمایہ داروں نے مزاحمت کی' آپ حکومت کو بھی دبائیں گے؟

ج:- ہم حکومت تبدیل کریں گے۔

انقلاب: اکثریتی عوام کی معاشرتی تحریک

س۔ سرمایہ داروں کو دبانے کے لئے قدرتی امر کے طور پر آپ حکومت کو دبائیں گے۔ کیا یہ درست ہے کہ نہیں؟

ج۔ اگر ہمیں اکثریت حاصل ہو جائے اور ہم پر امن جمہوری انداز میں حکومت حاصل کر لیں تو اس صورت میں ہم حکومت کا ڈھانچہ قطعی تبدیل کر کے اسے نمائندہ کونسلوں کی بنیاد پر تشکیل دیں گے جیسا کہ آج صبح میں نے وضاحت کی تھی۔

س۔ چلیں فرض کریں حکومت کاؤنٹ کارولی کی مثال پر عمل نہیں کرتی۔ اور آپ کے خلاف متحرک ہو جاتی ہے۔ کیا اس صورت میں آپ حکومت کو الٹ دیں گے؟

ج۔ آپ کی مراد ہے کہ اگر حکومت جمہوری الیکشن کے نتیجے میں حاصل ہونے والی اکثریت کو روکنے کی کوشش کرے تو؟

س۔ اوہ! تو کیا یہ اکثریت آپ الیکشن کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ج۔ ہم مسلسل الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اکثریت یا اقلیت ثابت کرنے کا مناسب موقع مہیا کرنے سے قبل اس ملک کا حکمران طبقہ تشدد پر اتر آئے گا۔

س۔ اچھا یہ بتائیں یہ سب اس ملک میں کس طرح سے عمل میں آئے گا۔ برائے مہربانی اس سوال کا جواب کسی دوسرے ملک کے انقلاب کی مثال دے کر واضح نہ کریں۔ مگر یہ بتائیں اس ملک میں یہ سب کیسے ہوگا؟ اس سلسلے میں مجھے آپ کے خیالات کے دھارے کی وضاحت کر لینے دیجئے: آپ نے کہا کہ اگر انہوں نے اکثریت کو روکنے کی کوشش کی۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے، آپ کے ذہن میں جو پروگرام ہے اس کی وضاحت کیجئے؟

ج۔ موجودہ حالات کے اندر جو کسی حد تک آنے والے دنوں میں بھی ہم بطور ایک اقلیتی پارٹی کے اپنے نظریات کی ترویج کرتے رہیں گے، ممبر سازی کریں گے، بڑی پارٹی بننے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ مقبولیت اور حمایت میں اضافے کی کوشس کریں گے۔

اگر حالات موجودہ نہج پر ہی چلتے رہے اور ہمیں اپنے پروگرام کی اثر پذیری پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے تو قدرتی بات ہے ہم تیزی سے ترقی نہیں کریں گے مگر ہم بطور مارکسسٹ یہ سمجھتے ہیں کہ تاریخی ارتقاء کے نتیجے میں ہمیں مدد ملے گی۔ موجودہ نظام کا مکمل دیوالیہ پن، مسائل حل کرنے میں اس کی نا اہلی، اس نظام کی وجہ سے لوگوں کے حالات زندگی میں گراوٹ اور ناامیدی کے نتیجے میں لوگ سڑکوں پر نکلیں گے اور حل تلاش کریں گے۔ ان حالات میں ہمارے پروگرام کو لوگ مناسب اور درست سمجھیں گے اور ہم ایک بڑی پارٹی بننے کی پوزیشن میں آ سکتے ہیں۔ ہمارے جیسا پروگرام رکھنے والی کئی پارٹیاں اس طرح ہی بڑی پارٹیاں بنیں۔

س۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا۔ آپ ٹھیک جا رہے ہیں۔ مگر آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں آپ سے یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ یہ سب اس ملک میں کیسے عمل میں آئے گا؟

ج۔ ہماری پارٹی کی ترقی درحقیقت ٹریڈ یونینوں اور مزدور تحریک کی بڑھوتری کا عکس ہوگی۔ یونینیں مجبور ہوں گی کہ وہ جارحانہ اقدام کریں کیونکہ امریکی سرمایہ دار کے خیال میں مزدور کو یہ حق نہیں کہ وہ اچھی زندگی گزارے اور اس کے اوقات کار مناسب ہوں۔ وہ اسی کوشش میں رہے گا کہ مزدور کا زیادہ سے زیادہ خون نچوڑا جائے۔

سرمایہ دار ''قومی دفاع'' اور جنگ کے خطرات کو بہانہ بنا کر مزدوروں کو حق ہڑتال سے محروم کرنے کوشش کریں گے۔ ایک بار جب وہ حب الوطنی کے نام پر حق ہڑتال چھین لیں گے تو اس کے بعد وہ تنخواہوں میں کمی کریں گے۔ مراعات دینے سے انکار کریں گے اور مزدوروں کو مجبور کریں گے کہ وہ اس صورت حال کو بدلنے کے لئے زیادہ جفاکش اقدامات کریں گے اور اس کے نتیجے میں ہماری پارٹی ترقی کرتی چلی جائے گی۔

ان ساٹھ خاندانوں اور ان کے حامیوں کا ممکن ہے اگلا اقدام یہ ہو کہ سرمایہ داروں کے مخالف نظریات کی مقبولیت کو روکا جائے اور قانون سازی کے ذریعے مزدور تنظیموں کو روکا جائے۔ مینی سوٹا میں سٹاسن اینٹی سٹرائک لاء اس کی ابتداء ہے۔

لوگوں کو اپنے خیالات کے سچے اظہار کی پاداش میں گرفتار کر کے، جھوٹے مقدموں میں پھانس کر، جیلوں میں ڈالا جائے گا۔ فاشسٹ غنڈوں کے جتھے تشکیل دیئے جائیں گے جیسا کہ جرمنی میں سٹیل کا کاروبار کرنے والے ارب پتی فرٹز تھیسن (Fritz Thyssen) نے اقرار کیا تھا کہ اس نے ہٹلر کی غنڈہ تنظیم کو کروڑوں مارک فراہم کیے۔ ہٹلر کے غنڈوں کا کام یہ تھا کہ وہ مزدوروں کے جلسے الٹائیں اور انہیں ان کے جمہوری اور شہری حقوق سے محروم کریں۔

س۔ کیا سرمایہ دار قانون سازی کا سہارا لیں گے؟

ج۔ جی ہاں! وہ قانون سازی جو آئین کی پہلی ترمیم کی خلاف ورزی ہو گی کیونکہ پہلی ترمیم اس قسم کی قانون سازی سے منع کرتی ہے۔ اور ان حالات میں وہ جنگ میں جائیں گے اور وہ پندرہ لاکھ کی فوج بنا کر دم نہیں لیں گے، وہ پچاس لاکھ کی فوج بنائیں گے۔ وہ لاکھوں امریکی نوجوانوں کو اپنی منڈیوں اور منافع کے تحفظ کی خاطر کی جانے والی سامراجی مہموں پر بھیجیں گے۔ جانیں ضائع ہوں گی۔ اندرون ملک حالات دگرگوں ہوں گے کیونکہ ساٹھ کروڑ سے ایک ارب ڈالر تک اخراجات کا جو تخمینہ لگایا جا رہا ہے جو جنگ کے بے کار مقصد پر خرچ ہوں گے، یہ اخراجات کسی نے تو ادا کرنے ہیں اور ان کا بوجھ عوام اور غریب کسانوں پر ڈالا جائے گا۔

زبوں حالی میں اضافہ ہو گا اور وہ لوگ جو آزادی اور حقِ زندگی چاہیں گے، جو جنگی جنون، بڑھتی ہوئی فاشزم اور بے روزگاری سے نجات چاہیں گے ان کی مانگ میں اضافہ ہو گا۔

س۔ آپ کی کہانی کا یہ حصہ دوران جنگ سامنے آئے گا؟

ج۔ اگر جنگ لمبی ہوتی گئی تو دوران جنگ بھی یوں ہو سکتا ہے اور ممکن ہے یہ سب تباہ کن انداز میں جنگ کے اختتام پر ہو جب لاکھوں سپاہی، فتح یا شکست جو بھی ہوا، گھر لوٹیں گے اور انہیں کوئی نوکری نہ ملے گی اور آج نظر آنے والی خوشحالی کا بلبلہ پھوٹ جائے گا کیونکہ اس کا انحصار جنگی اسلحہ ساز صنعت پر ہے۔

جس لمحے وہ جنگی جہاز، بمبار طیارے، بندوقیں، اسلحہ اور دیگر جنگی سامان بنانا بند کریں گے، اس ملک میں پچیس سے تیس ملین افراد بے روزگار ہو جائیں گے۔ چھوٹے کاروبار بیٹھ جائیں گے اور کسان جو پچھلے پچیس تیس سال سے بحران کا شکار ہے، اس کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

اس ملک کے باشندے اس بحران کے سیاسی حل کے لئے سنجیدگی سے سوچنے لگیں گے جو موجودہ رہنماؤں کا پیدا کردہ ہو گا مگر یہ رہنما اس کا کوئی حل نہ دے پائیں گے۔ اس بنیاد پر ہی میں اپنی پارٹی کے ارتقاء بارے پر امید ہوں۔ تب ہم کیا چاہیں گے؟ ہم اپنے خیالات کی تبلیغ کا حق چاہتے ہیں۔ ہم آزادی تحریر و تقریر اور اکٹھ کی آزادی چاہتے ہیں۔

س۔درست مگر میرے خیال سے آپ موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔آپ اپنی کہانی میں اس نقطے پر پہنچے ہیں کہ امریکہ میں یہ سب کیسے ہوگا جب ہر شخص ناخوش بلکہ...... ناخوش سے بھی بدتر...... غصے میں ہوگا۔ بتائیں اس کے بعد کیا ہوگا؟

ج۔میں یہی بتانا چاہ رہا ہوں۔میں نے کہا اس صورت میں ہم کیا چاہیں گے۔ہم یہ موقع چاہتے ہیں کہ امریکی عوام کو بتاسکیں اس بحران کو ہم کس طرح حل کرنا چاہتے ہیں۔

یہ ہمارا مطالبہ ہے اور اگر یہ مطالبہ پورا ہوگیا تو ہم اپنا پروگرام الیکشن میں پیش کریں گے۔ہم یونینوں میں قراردادیں پیش کریں گے۔ہم کسان تنظیموں میں قراردادیں پیش کریں گے۔ہم کسانوں اور شہر کے مزدوروں کی کانفرنسیں منعقد کرنے کی کوشش کریں گے اور دیکھیں گے کہ کیا اس بحران کے حل کے لئے کوئی مشترکہ پروگرام تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

ہم الیکشن میں حصہ لیں گے' اور اگر ہم منتخب ہوگئے اور ہمیں ہمارے انتخابی حق سے محروم نہ کیا گیا تو ہم اس مسئلے کو کانگرس میں زیر بحث لائیں گے۔اس معمولی شرط پر کہ ہمارے آئینی حقوق سے ہمیں محروم نہیں کیا جاتا' ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم لوگوں کی اکثریت کو اپنے پروگرام کے حق میں جیت لیں گے۔

اور جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا اکثریت کی مرضی کا اظہار معمول کے مطابق اور جمہوری انداز میں ہوگا' اس کا فیصلہ ساٹھ خاندان کریں گے' انہیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ تشدد شروع کرنا چاہتے ہیں یا پرامن حل کو قبول کرتے ہیں۔

س۔ایک منٹ رکئے! ابھی آپ حکومت کا کنٹرول سنبھالنے کے لئے منتخب نہیں ہوئے، آپ ایک ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ نے ایک آدھ الیکشن جیتا ہے، آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ حکومت بنانے کی حد تک الیکشن میں کامیابی حاصل کرلیں گے؟

ج۔جی ہاں! ایسا سوچا جاسکتا ہے۔

س۔میرا مطلب ہے کیا آپ ایسا چاہتے ہیں؟ آپ کا مطمع نظر یہ ہے؟

ج۔امیدواراوں کا مقصد یہی ہے کہ وہ منتخب ہوں۔

س۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انتخاب کے ذریعے حکومتی اختیارات سنبھال سکتے ہیں؟

ج۔جی ہاں بشرطیکہ سرمایہ دار تشدد کے ذریعے ہمارا راستہ نہ روکیں۔

س۔آپ کا مطلب ہے کہ سرمایہ دار آپ کو منتخب نہیں ہونے دیں گے؟

ج۔جب ہم یہ کہتے ہیں کہ پارلیمانی طریقہ کار کے ذریعے معاشرتی تبدیلی ایک فریب ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں

کہ ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے یا یہ کہ ہم اس طریقہ کار کو بخوشی قبول نہیں کریں گے۔اس امکان کو رد کرنے کی بنیاد تاریخ بارے ہمارا علم ہے، اس کو رد کرنے کی بنیاد امریکی حکمران طبقے کے لالچ و غارت گری بارے میں ہمارا علم ہے، امریکی حکمران طبقہ کبھی اس حل کو قبول نہیں کرے گا۔

س۔ہم اپنے سوال کی طرف واپس جاتے ہیں۔آپ کے خیال میں ساٹھ خاندان وغیرہ وغیرہ آپ کو الیکشن کے ذریعے اقتدار حاصل نہیں کرنے دیں گے؟

ج۔درست۔

س۔وہ ایسا کس طرح کریں گے......کیا وہ لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے روک دیں گے؟

ج۔وہ مختلف طریقوں سے ہمیں روک سکتے ہیں۔

س۔کس طرح؟

ج۔وہ الیکشن منسوخ کر سکتے ہیں۔

س۔برائے مہربانی اس بارے میں ہمیں بتایئے؟

ج۔ایسا کئی ملکوں میں کئی بار ہو چکا ہے اور یہ کوئی ان ہونی بات نہیں۔

س۔ وہ یہ سب کس طرح کریں گے؟

ج۔الیکشن کینسل کر دیں گے اور ایسا صرف ہم ہی نہیں سوچتے۔

س۔آپ کا مطلب ہے وہ الیکشن کرانے کی اجازت نہیں دیں گے؟

ج۔لنڈ برگ جیسی معروف شخصیت نے سنجیدگی سے اس بابت نشاندہی کی ہے کہ شاید 1942ء میں کانگرس کے لئے انتخابات نہ ہوں۔میرے خیال سے اس نے قبل از وقت یہ بات کی ہے مگر یہ کوئی ٹراٹسکی اسٹ آئیڈیا نہیں کہ وہ الیکشن روک دیں گے۔

س۔شائد میں نے اپنے سوال کی وضاحت نہیں کی۔میں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ سرمایہ دار آپ کو منتخب ہونے سے کیسے روکیں گے؟ آپ نے کہا ان کے پاس کئی طریقے ہیں۔ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ الیکشن سبوتاژ کر دیں گے۔اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ سرے سے الیکشن ہی نہیں ہونے دیں گے؟

ج۔جی ہاں! یہ ممکن ہے۔

س۔آپ کے خیال میں آپ کو حکومت بنانے سے روکنے کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے۔

ج۔جی ہاں! ایسا ہو چکا ہے۔

س۔ یہاں؟

ج۔ یہاں تو ابھی تک نہیں ہوا۔ فرانس میں۔ پٹین حکومت منتخب نہیں ہوئی تھی مگر اب وہ الیکشن نہیں کرانا چاہتی۔ اس حکومت نے جمہوری پارلیمنٹ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میرے خیال سے۔۔۔۔

عدالت: مسٹر کینن! میرے خیال سے آپ سوال کے متن تک محدود رہیں۔ ہم کارروائی کے اس مرحلے پر فرانس کے الیکشن میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

س۔ (از مسٹر شیون ہاٹ): ۔ میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سوال کا جواب دینے کی کوشش کریں۔ میں دوبارہ یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ امریکی سرمایہ دار آپ کو الیکشن کے ذریعے حکومت بنانے سے کس طرح روکیں گے! آپ نے بہت سے طریقوں میں سے ایک کا ذکر کیا ہے۔ وہ الیکشن نہیں ہونے دیں گے۔

ج۔ جی ہاں۔

س۔ یہ بتائیں دیگر کون سے طریقہ کار ہو سکتے ہیں؟

ج۔ ایک اور طریقہ قانون سازی کا ہے جس کے ذریعے مزدور پارٹیوں پر ضابطے لگائے جاسکتے ہیں۔

س۔ برائے مہربانی اس کی وضاحت کیجئے۔

ج۔ پارلیمانی فتح کے لئے کی جانے والی ضروری کارروائیوں پر پابندی، ان کے اظہار عمل اور کام پر مختلف پابندیاں۔

س۔ کوئی اور طریقے؟

ج۔ جی ہاں! ایک اور طریقہ اور زیادہ امکان ہے۔ ساٹھ خاندان اس طریقہ کار کو اپنائیں گے کہ فاشسٹ تحریک کو منظم کر کے بذریعہ طاقت مزدور تحریک کو تباہ کر دیا جائے۔ قبل اس کے کہ وہ الیکشن میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے۔

اٹلی میں اس طرح ہوا اور میں دوسرے ملکوں کی مثال اس لئے دے رہا ہوں کہ اس طرح ہم اس پراسیس کو سمجھ سکتے ہیں جو یہاں دہرایا جاسکتا ہے۔ میرا ارادہ ہرگز یہ نہ تھا کہ میں ان مثالوں کے ذریعے کوئی غیر متعلقہ مسئلہ اٹھاؤں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مختلف ملکوں میں سرمایہ داری نظام ایک جیسے حالات اور ایک جیسے اصولوں کے تحت چلتا ہے۔

س۔ آپ ان اقدامات کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ میرے خیال سے آپ ان اقدامات کو ان کے اٹھائے جانے سے قبل روکنے کی کوشش کریں گے؟

ج۔ جی ہاں

س۔آپ ان اقدامات کو کیسے روکیں گے؟

ج۔سب سے پہلے تو ہم اپنا حق استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔سب سے پہلے تو ہم لوگوں کی بھرپور حمایت اس مسئلے پر حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، چاہے وہ لوگ ہمارے سیاسی نظریئے سے اتفاق کریں یا نہ کریں، کہ تمام لوگوں کے شہری حقوق اور جمہوری عمل جاری رہے۔

جب ہم دیکھیں گے کہ فاشسٹ جتھے اس مقصد کے تحت تشکیل دیئے جارہے ہیں کہ مزدور تحریک کو توڑا جائے اس صورت میں ہم مزدوروں سے کہیں گے کہ وہ ورکرز ڈیفنس گارڈ بنائیں، اس سے قبل کہ دیر ہو جائے اور ہم مزدوروں سے کہیں گے کہ وہ فاشسٹوں کو ان کے جلسے اور تنظیمیں تباہ کرنے کی اجازت نہ دیں۔یہ دو اہم ترین اور فوری خیالات ہیں جو ہماری نظر میں مزدور حقوق کے تحفظ اور جمہوری انداز میں مزدور تحریک کے ارتقاء کے حوالے سے ذہن میں آتے ہیں۔

س۔فرض کریں الیکشن منسوخ نہیں ہوتے۔کیا یہ درست ہے کہ آپ پراپیگنڈہ جاری رکھیں گے؟

ج۔درست

س۔حکومت میں آنے کی کوشش کریں گے؟

ج۔درست

س۔اس میں چاہے کتنا ہی وقت لگ جائے؟

ج۔ہم وقت کا کوئی تعین نہیں کر سکتے۔

س۔سرمایہ دار الیکشن کس طرح منسوخ کریں گے؟اس مقصد کو وہ کس طرح حاصل کریں گے؟

ج۔مختلف طریقوں سے کر سکتے ہیں۔۔۔قانون بنایا جا سکتا ہے، کانگرس سے ووٹ لیا جا سکتا ہے کہ ایمرجنسی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ الیکشن کی جدوجہد میں نہ پڑا جائے اور اس دوران اختیارات صدر یا کسی اور شخص کو دے دیئے جائیں۔یہ عرصہ لمبا بھی ہو سکتا ہے اور مختصر بھی مگر زیادہ امکان ہے کہ یہ عرصہ لمبا ہوگا۔

فرانس کے عوام کی منتخب کی ہوئی پارلیمنٹ کے ساتھ بالکل یہی ہوا۔سوشلسٹ، ریڈیکل سوشلسٹ، کمیونسٹ، کنزرویٹو اور دیگر پارٹیوں کی نمائندگی کو محدود کر دیا گیا۔پارلیمنٹ تحلیل کر دی گئی اور ایک آمر کو اختیارات کے ساتھ تا حکم ثانی نامزد کر دیا گیا۔بالکل اسی طرح ہوا (اشارہ کرتے ہوئے)

س۔فرض کریں جن مفروضوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔واقعات اس انداز سے وقوع پذیر نہ ہوں، وہ یہ سب کچھ نہ کریں اور آپ سینٹ، ہاؤس اور حکومت کا کنٹرول بذریعہ الیکشن حاصل کر لیں۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ فوج اور نیوی آپ کے خلاف ہو جائیں گی اور آپ کی اتھارٹی کی مزاحمت کریں گی۔

ج۔ میرے خیال سے وہ چند افسر جو حکمران طبقے کے مقتدر حلقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے ایسا کر سکتے ہیں۔ کچھ افسر عوامی حکومت کی اتھارٹی کو متنازعہ بنا سکتے ہیں۔ ایسی مثالیں موجود ہیں۔

س۔ جی ہاں! مجھے معلوم ہے آپ مثالیں دے رہے ہیں مگر میں اس ملک کی بات کر رہا ہوں۔ اب آپ الیکشن کے ذریعے حکومت بنا چکے ہیں۔ بتائیں اس صورت میں آپ کے خلاف مزاحمت کی شکل کیا ہوگی۔ یہ مزاحمت کون کرے گا اور کس طرح کرے گا؟

ج۔ محروم ہو جانے والے کے خطرے سے دوچار حکمران طبقے کے ایجنٹ کریں گے۔

جس طرح لنکن نے کیا

س۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ امریکی حکومت کی نیوی اور آرمی اپنی بندوقوں کا رخ آپ کی طرف کر دیں گی اگر آپ الیکشن کے ذریعے حکومت حاصل کر لیں تو؟

ج۔ میرا خیال ہے کچھ افسر ایسا کر سکتے ہیں مگر سب نہیں۔ اگر آرمی اور نیوی کے تمام لوگوں میں یہ سوچ پائی جا رہی ہوگی تو یہ اس بات کا اظہار ہوگا کہ ہم منتخب نہیں ہو سکتے کیونکہ آرمی اور نیوی کم وبیش عام عوام کا ہی عکس ہوتے ہیں۔ اگر ہم اقلیتی ووٹ حاصل کر کے منتخب ہوتے ہیں تو یقین رکھیں اس کا عکس آرمی اور نیوی کے اداروں میں بھی نظر آئے گا۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔

س۔ آپ اس سرکشی کا مقابلہ کیسے کریں گے؟

ج۔ جس طرح لنکن نے 1861ء میں کیا۔

س۔ کیا آپ حکومت میں آنے سے پہلے ہی آرمی بنالیں گے یا اس وقت جو فوج موجود ہوگی، جب آپ حکومت میں آئیں گے، اسے استعمال کریں گے۔

ج۔ ہم وہ اقدامات اٹھائیں گے جو ممکن ہوں گے۔ 1861ء میں امریکی فوج کے ایک بڑے حصے اور افسران نے لنکن کی منتخب حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ جو لوگ بغاوت میں شریک نہیں ہوئے لنکن نے ان کو ساتھ ملایا، کچھ نئے لوگ بھرتی کئے اور باغیوں کا مقابلہ کیا۔ میں ہمیشہ یہ سمجھتا آیا ہوں کہ یہ زبردست حکمت عملی تھی۔

س۔ مگر کیا اس دوران آپ ورکرز ملیشیا تشکیل نہیں دینا چاہیں گے؟

ج۔ ورکرز ڈیفنس گارڈ۔ جی میں اتفاق کرتا ہوں۔

س۔ میرا مطلب ہے صرف یونین دفاتر کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ دیگر مقاصد کے لئے بھی۔ کیا یہ درست ہے؟ جب آپ اقتدار کی طرف بڑھ رہے ہوں گے کیا اس دوران آپ ورکرز ملیشیا تشکیل نہیں دیں گے؟ تاکہ جب آپ حکومت حاصل کر لیں تو یہ آپ کی مدد کر سکیں؟

ج۔ہم ورکرز ڈیفنس گارڈ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ خالص امریکی اصطلاح ہے اور ہم جو اظہار اس اصطلاح سے کرنا چاہتے ہیں وہ بخوبی اس کے ذریعے ہوتا ہے۔ ورکرز ڈیفنس گارڈ اسی حساب سے پھلے پھولیں گی جس حساب سے ان کو کام درپیش ہوگا نہ کہ ہماری مرضی کے مطابق۔

اگر فاشسٹوں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ یونینوں کے خلاف لڑائی لڑتے ہیں تو یونینوں کو لازمی طور پر ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی ڈیفنس گارڈ بنانی پڑے گی۔ اگر یہ ڈیفنس گارڈ فاشسٹ غنڈوں اور بدمعاشوں کا مقابلہ نہ کر پائیں گی تو یونینوں کے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا کہ وہ اپنی گارڈ کو مزید مضبوط بنائیں۔ فاشسٹوں اور ورکرز ڈیفنس گارڈ کے درمیان اس جدوجہد میں ہمیں امید ہے ورکرز ڈیفنس گارڈ ترقی کریں گی اور آخر کار زبردست طاقت حاصل کرلیں گی۔

س۔چلیں معاملے کو ذرا ٹھنڈا کرتے ہیں۔کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ منتخب نہیں ہو سکتے؟

ج۔ہمارا پروگرام کہتا ہے کہ نہیں اور اس کی وجوہات میں بیان کر چکا ہوں۔

س۔مگر آپ کو توقع ہے کہ آپ بہرحال اقتدار حاصل کر سکتے ہیں؟

ج۔ جی ہاں! انقلاب کو جبر سے نہیں دبایا جا سکتا کیونکہ انقلاب عوام کی اکثریت کی زبردست معاشرتی تحریک ہوتا ہے۔

س۔ گویا آپ کی پارٹی منتظر ہے کہ سرمایہ داروں اور آپ کے نظریات میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کے نتیجے میں خانہ جنگی لازمی امر ہے؟

ج۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم اس انداز میں منتظر نہیں کہ ہم خانہ جنگی کی خواہش رکھتے ہیں۔

س۔ جی میں آپ کی بات سمجھ گیا۔

ج۔اور ہم اسے لازمی امر نہیں سمجھتے۔تاریخی عمل کے کئی رخ ممکن ہیں۔

مگر ہم یہ کہتے ہیں اگر تاریخ سے سبق حاصل کیا جائے تو زیادہ امکان یہ ہے کہ اس ملک کا حکمران طبقہ، اس سے قبل کہ ہم کانگرس میں اکثریت حاصل کریں، مزدوروں کے ساتھ تنازعہ کو فاشسٹ تشدد کی مدد سے حل کرنے کی کوشش کرے گا یا اگر ایسا مقام آتا ہے کہ ہم جمہوری الیکشن میں اکثریت حاصل کرنے کی پوزیشن میں آجائیں تو حکمران طبقہ ہمارے خلاف غلام داروں کی بغاوت کھڑی کر دے گا۔ ہم اس بغاوت کو کچلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

س۔اور اس مقصد کے لئے آپ پہلے ہی سے ورکرز آرمی تشکیل دینا چاہتے ہیں۔کیا یہ درست ہے؟

ج۔ اس قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ محض پروگرام کی مدد سے ورکرز آرمی تشکیل نہیں دے سکتے۔ مزدوروں کی فورس یونینوں کے اندر سے، ورکرز ڈیفنس گارڈ کے اندر سے، مسلح افواج میں موجود سپاہیوں اور کسانوں کے اندر سے جنم لے گی۔ جب لوگوں کی اکثریت ہمارے ساتھ ہوگی تو ہم بے وسائل نہ ہوں گے۔

س۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا۔ اب یہ بتائیں کیا یہ درست نہیں کہ ہر ٹریڈ یونین کے اندر ورکرز ڈیفنس گارڈ کی تشکیل ممکنہ مزاحمت کے پیش نظر آپ کے پروگرام کو تقویت فراہم کرتی ہے؟

ج۔ جی ہاں۔ یہ ایک لازمی امر ہے۔

س۔ گویا آپ کے حتمی مقصد کے لئے یہ ایک اچھی بات ہے کہ یونین ڈیفنس گارڈ ابھی سے بنائی جائیں؟

ج۔ اگر انہیں تشکیل دیا جا سکے تو یہ اچھا خیال ہے مگر آپ ورکرز ڈیفنس گارڈ محض اس لئے منظم نہیں کر سکتے کہ آپ ایسا چاہتے ہیں۔ جب ان کی زبردست ضرورت محسوس ہوتی ہے تو مزدوروں کو پتہ ہے انہیں ایسا کرنا ہے، ہمارے خیالات سے ان کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

س۔ کیا سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے لئے یہ بات خوش آئند نہ ہوگی کہ ہر ٹریڈ یونین کے اندر اپنے حتمی مقصد کی خاطر ورکرز گارڈ تشکیل دی جائے۔

ج۔ میں اس سے ذرا آگے جا کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب یونینوں کو فاشسٹ تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ورکرز ڈیفنس گارڈ کی تشکیل خود بخود عمل میں آ جاتی ہے۔

مگر گارڈ کوئی ایسی شے نہیں جسے ہم دو ہاتھوں سے بنا لیں۔ یہ جدوجہد کے ارتقاء کے نتیجے میں قدرتی عمل کے طور پر جنم لیتی ہیں اور ہم اس عمل کو قبل از وقت بھانپنے کی کوشش کرتے ہیں، اس عمل کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس خیال کو مقبول بنانے کی کوشش کرتے ہیں، مزدوروں کو بتاتے ہیں کہ یہ اچھی حکمت عملی ہے اور انہیں اس بارے میں قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے ہم کتنی ہی کتابیں کیوں نہ لکھ ڈالیں اور چاہے کتنا بھی شور مچالیں، اگر کہیں یونین کو مداخلت کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا تو ورکرز ڈیفنس گارڈ تشکیل نہیں دی جا سکتی۔ مینا پولیس میں آپ کہہ سکتے کہ اس کا بہترین اظہار ہوا جہاں یونین کے اندر ہمارے بہت سے کامریڈ ہیں اور بہت سارے بہت اچھے دوست ہیں مگر جب سلور شرٹس کا خاتمہ ہو گیا تو یونین ڈیفنس گارڈ کے کرنے کو کچھ باقی نہ رہا لہٰذا وہ ختم ہو گئی۔ اسے مصنوعی طور پر تشکیل نہیں دیا جا سکتا۔

س۔ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یونین ڈیفنس گارڈ کا وجود باقی نہیں رہا۔

ج۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ وہ باضابطہ طور پر موجود ہے البتہ وہ متحرک نہیں۔ کم از کم گواہوں سے تو یہی پتہ چلتا ہے۔

س۔اچھا اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ حکومت میں آ جائیں گے تو کیا آپ اپنی فوج تشکیل نہیں دیں گے؟

ج۔جی ہاں۔

س۔آپ کا ڈیکلریشن آف پرنسپلز کہتا ہے کہ مزدور ریاست میں پیشہ ور فوج نہ ہوگی بلکہ اس کا انحصار عوامی مزدور ملیشیا پر ہوگا جس میں ہر قسم کے امتیازات، ماسوائے تکنیکی مہارت کے حوالے سے، کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور افسروں پر سپاہیوں کو جمہوری اختیار حاصل ہوگا۔

ج۔یہ ہمیشہ سے فوج کا مارکسی تصور رہا ہے۔

س۔کیا آپ اس کی تشریح کرنا پسند کریں گے۔

ج۔ہم پیشہ ور فوجیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔اگر محروم ہونے والے سرمایہ دار طبقہ سے مزدور ریاست کا معاہدہ ہو بھی جاتا ہے کہ اگر وہ اکثریت کی مرضی کو تسلیم کر کے پنشن پر چلے جائیں تو اس کے باوجود بھی کچھ عرصہ کے لئے یہاں فوج کے ادارے کی ضرورت ہوگی۔ممکن ہے کہ سرمایہ دار یورپ، ہٹلر یا اس قسم کی کوئی چیز، ہمارے ملک کے لئے خطرہ بن جائے اور ملک کے دفاع کے لئے ہمیں فوج کی ضرورت ہوگی۔

ہمارا آئیڈیا یہ ہے کہ ماسوائے تکنیکی مہارت رکھنے والے فوجیوں کے، پیشہ ور فوجیوں کا طبقہ نہیں ہوگا۔ہر صحت مند شہری کے لئے فوجی خدمات لازمی ہوں گی۔لوگوں کو مسلح کیا جانا چاہیے۔

س۔میرے خیال سے میں یہ بات سمجھتا ہوں مگر کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ اس بات کا کیا مطلب ہے (ڈیکلریشن آف پرنسپلز پڑھتے ہوئے: ''تمام امتیازات، ماسوائے وہ جو تکنیکی مہارت کے حوالے سے ضروری ہوں گے، کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور افسروں پر سپاہیوں کو جمہوری کنٹرول حاصل ہوگا''۔پہلے ہم پہلے جملے کی بات کرتے ہیں۔''تمام امتیازات، ماسوائے وہ جو تکنیکی مہارت کے حوالے سے ضروری ہوں گے، کا خاتمہ کر دیا جائے گا''۔اس سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ملٹری کے ادارے میں کچھ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو تکنیکی مہارت رکھتے ہوں مثلاً توپ خانہ، فضائیہ وغیرہ، جن امتیازات کا ہم خاتمہ کرنا چاہتے ہیں وہ ہیں مراعات کے حوالے سے امتیازات، وہ امتیازات جن کی بدولت افسر سپاہیوں سے زیادہ مراعات حاصل کرتے ہیں، نہ صرف زیادہ بلکہ اس قدر زیادہ کہ افسروں کی دنیا

سپاہیوں سے مختلف ہوتی ہے۔افسر کے لئے تو ممکن ہے کہ وہ شادی کرے، سوشل لائف گزارے، انسانوں کی طرح زندہ رہے مگر سپاہی، جس کی تنخواہ انتہائی قلیل ہوتی ہے، ان تمام چیزوں سے محروم رہتا ہے۔ اگر ہمارا نظام موجود ہوتا تو ہم مراعات کے حوالے سے ان امتیازات کا خاتمہ کر دیتے اور ملٹری کے ادارے میں کم وبیش ہر فرد کو ایک جیسی تنخواہ اور مراعات حاصل ہوتیں۔ میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہا کہ اس بات کا اطلاق صرف فوج پر ہوتا۔ ہمارے نظریئے کے مطابق اس کا اطلاق عمومی طور پر پورے معاشرے پر ہوتا ہے۔

س۔ اگر ایک انتہائی مثال لی جائے تو اس کے مطابق ایک پرائیویٹ میجر جنرل کے برابر ہونا چاہیے۔ میرے خیال سے آپ کا نظریہ یہ کہتا ہے۔

ج۔ فوجی علم اور فوجی پوزیشن کے حوالے سے برابر نہیں لیکن باعزت زندگی گزارنے کا حق رکھنے کے حوالے سے برابر۔ اسے یہ حق کیوں حاصل نہ ہو؟

س۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ ایک کیپٹن کی مثال لیں، کیا وہ اپنے پرائیویٹس کو آرڈر دینے کا مجاز ہوگا؟

ج۔ جی ہاں

س۔ کیا وہ آرڈر پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے؟

ج۔ جی ہاں! ڈسپلن اور کمانڈ کے بغیر ملٹری کا ادارہ نہیں چل سکتا۔

س۔ ''افسروں پر سپاہیوں کا کنٹرول'' سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ہم اس بات کے حامی ہیں کہ ملٹری کے اداروں میں سپاہیوں کو اپنے افسر منتخب کرنے کا حق ہونا چاہیے بالکل اسی طرح جس طرح انہیں معاشرتی زندگی میں شہر کے نمائندے یا یونین میں یونین کے عہدیدار منتخب کرنے کا حق ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اس انداز میں وہ بہت افسروں کو منتخب کریں گے اور ایسے افسروں میں ان کا اعتماد زیادہ ہوگا۔ بہ نسبت ان افسروں کے جوان پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ سپاہیوں کو افسر منتخب کرنے کا جمہوری اختیار دے کر بہتر ڈسپلن قائم کیا جا سکتا ہے۔

س۔ کیا کوئی سیاسی کومیسار، اگر میں درست لفظ استعمال کر رہا ہوں تو، بھی مقرر کیا جائے گا جسے افسروں پر اختیار حاصل ہوگا؟

ج۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کیا افسر قابل بھروسہ ہیں یا نہیں۔

س۔ میرے خیال سے سویت روس میں ایسا ہی تھا؟ کیا میں درست کہہ رہا ہوں!

ج۔ جی ہاں! انقلاب کے بعد جو فوج تھی اس میں بے شمار افسر ایسے تھے جنہوں نے زار شاہی کے دوران تربیت حاصل کی تھی۔

س۔کیا سیاسی کومیسار کے تقرر سے آپ کی مراد افسروں پر جمہوری کنٹرول ہے؟

ج۔نہیں یہ ایک بالکل مختلف بات ہے۔ جمہوری کنٹرول سے ہماری مراد ہے سپاہیوں کو افسر منتخب کرنے اور افسروں کو (ری کال واپس بلانے) کا حق۔

س۔مگر کیا آپ ریاستی انتظامیہ کا کوئی نمائندہ، وہ کچھ بھی کہلائے، فوجی دستوں کے ساتھ افسروں پر کنٹرول کے لئے موجود ہوگا؟

ج۔کیا آپ روسی فوج میں کومیساروں کے ادارے کی بات کررہے ہیں؟

س۔معلوم نہیں۔میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

ج۔میں اس کی وضاحت کرتا ہوں مگر وہ مختلف چیز ہے۔انقلاب کے بعد ٹراٹسکی کی منظّم کردہ اور نوتشکیل شدہ فوج میں ہزاروں ایسے افسر تھے جنہوں نے زار شاہی کے دور میں تربیت حاصل کی تھی۔مزدوروں کے پاس کوئی موقع موجود نہ تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو افسر بننے کے لئے تیار کرسکتے۔بہت سے افسر مختلف وجوہات کی بنا پر سویت حکومت کی حمایت کررہے تھے۔کچھ انقلاب کے حامی بن گئے تھے۔کچھ تھے جو انقلاب کے تو مخالف تھے مگر محبِّ وطن تھے اور حملہ آوروں کے خلاف ملکی دفاع کے لئے لڑنا چاہتے تھے۔کچھ ایسے تھے جنہوں نے حالات سے سمجھوتہ کرکے ان کو بہترین طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کی۔مگر ان میں سے بہت سے ایسے تھے جن پر سیاسی طور پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ان پر کومیسار کو جو کنٹرول حاصل تھا اس کی نوعیت اس سے مختلف ہے جس کی ہم بات کرتے ہیں یعنی الیکشن کے ذریعے۔یہ کنٹرول حکومت کے مقتدر حلقے کا تھا۔کومیسار کو مرکزی حکومت قابل بھروسہ نمائندہ کے طور پر مقرر کرتی اور اس کا فرض تھا افسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا اور یہ دیکھنا کہ افسر وفاداری سے اپنے فرائض نبھا رہے ہیں۔یہ ایک تجربہ تھا جو روس میں کیا گیا۔

ہم نے اپنے پروگرام میں اس کا تذکرہ تک نہیں کیا۔معلوم نہیں یہاں کیا صورت حال ہوگی۔میں یہاں یہ اضافہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جوں جوں افسر نئی حکومت کا حصہ بنتے گئے اور جوں جوں نوتربیت یافتہ افسر آتے گئے، اسی مناسبت سے کومیسار کا ادارہ گھٹتا چلا گیا۔

س۔میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا سیاسی کومیسار مقرر کرنے کی شق سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے پروگرام میں شامل ہے؟

ج۔نہیں۔میں نہیں سمجھتا کہ یہ ہمارے پروگرام کا حصہ ہے۔

س۔میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

ج۔یہ نہ پروگرام کا حصہ ہے نہ ہی اسے رد کیا گیا ہے۔یہ ان بہت سے نظریات میں سے ایک ہے جن کا جواب دینا

باقی ہے۔

س۔کیا سپین میں ہونے والی حالیہ خانہ جنگی میں بھی ایسا ہی نہیں کیا گیا تھا؟

ج۔جی ہاں! کسی حد تک۔

س۔کیا آپ ہمیں تھوڑا بہت اس بارے میں بتائیں گے کہ ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام ٹریننگ کے بارے میں آپ کا پروگرام کیا چاہتا ہے اور آپ سپین کی مثال دے سکتے ہیں۔ برائے مہربانی اس بارے میں ہمیں بتایئے؟

ج۔میں نے پہلے ذکر کیا کہ پیپلز فرنٹ نے الیکشن میں اکثریت حاصل کی۔ رجعت پسند اقلیت نے اس کے خلاف بغاوت شروع کر دی اور فوج کے ایک بڑے حصے کی مدد سے سرکشی شروع کر دی۔ دوسری جانب، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، فوج کا ایک حصہ آئینی طور پر بننے والی حکومت کا وفادار رہا جیسا کہ ہمارے ہاں خانہ جنگی کے دوران ہوا...... فوج تقسیم ہو گئی۔

مزدور ہتھیاروں کا مطالبہ کر رہے تھے مگر پیپلز فرنٹ کی حکومت انکار کرتی رہی۔ تاخیر سے کام لیتی رہی یہاں تک کہ مزدور اسلحہ استعمال کرنے کی کوئی تربیت حاصل نہ کر سکے۔ سپین میں فاشزم کی فتح کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ مزدور تنظیمیں فاشسٹوں کی سب سے زیادہ مخالف تھیں۔ سپین میں ہماری پارٹی نے گو پیپلز فرنٹ حکومت کی حمایت نہیں کی مگر فاشسٹوں کو شکست دینے کے لئے اس نے مسلح جدوجہد کی حمایت کی، اس میں حصہ لیا اور ری پبلکن، ڈیموکریٹ اور دیگر پارٹیوں کے ساتھ شانہ بشانہ لڑائی لڑی۔

یونینوں اور مزدور تنظیموں نے محسوس کیا کہ وہ اپنی مشینری کے ذریعے لوگوں کو خود منظم اور مسلح کر کے، بہ نسبت پیپلز فرنٹ حکومت کے ذریعے، بہتر انداز میں لڑ سکتے ہیں۔ وہاں کی مضبوط یونینوں نے اپنے دستے تشکیل دیئے۔ سیاسی جماعتوں نے اپنے دستے تشکیل دیئے جو محاذ پر ری پبلکن اور باضابطہ آرمی کے شانہ بشانہ جنگ میں لڑے۔ ان کے بغیر سپین میں سنجیدہ فوجی جدوجہد ممکن نہ تھی۔ مگر شروع کے سالوں میں سپین کے مزدوروں کو فوجی تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا ہوتا، بالخصوص انہیں افسر بننے کے لئے تربیت کا موقع ملا ہوتا تو سپین کی خانہ جنگی کا نتیجہ مختلف ہوتا۔

س۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کی وفادار فوج نے اسی قسم کا جمہوری کنٹرول نافذ نہیں کر رکھا تھا جس کی بات آپ کا پارٹی پروگرام کرتا ہے۔

ج۔میرے خیال سے ابتدا میں ایسے کچھ دستوں میں یہ کنٹرول موجود تھا جن کو یونینیں کنٹرول کر رہی تھیں۔ میرے علم میں نہیں کہ کیا پوری فوج میں ایسا تھا۔ میں سپین کی خانہ جنگی میں ملٹری کے حوالے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

س۔کیا آپ کی پارٹی یہ نہیں چاہتی کہ امریکی فوج کو بھی اس انداز میں چلایا جائے؟

ج۔ جی ہاں! ہم سمجھتے ہیں کہ سپاہیوں کو افسر منتخب کرنے کا حق ہونا چاہئے۔

س۔ ابھی سے؟

ج۔ جی ہاں! ابھی سے۔

س۔ اور اگر ہمیں جنگ میں جانا پڑ جائے تو؟

ج۔ اس صورت میں تو اس کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ یہ زیادہ اہم اس لئے ہو جاتا ہے کہ سپاہی اپنی مرضی سے وہ افسر چن سکیں جن پر انہیں بھروسہ ہو۔ وہ خطرات کا مقابلہ کرنے جا رہے ہوں گے۔ یہ انتہائی ناخوش کن صورت حال ہے کہ ان کی زندگی کو خطرے میں ڈالا جائے اور ان کی کمان ایسے افسر کے ہاتھ میں ہو جن پر سپاہیوں کو بھروسہ نہ ہو۔

س۔ کیا یہ درست نہیں کہ آپ کی پارٹی کے ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فوج میں جا کر بھی پارٹی سے وفادار رہیں۔

ج۔ انہیں ایسی کوئی ہدایت نہیں کی جاتی مگر اس بات کو یقینی سمجھا جاتا ہے کہ کوئی بھی شخص جس کی تربیت ہماری تحریک نے کی ہو، وہ کسی بھی قسم کے حالات میں اپنے اصول ترک نہیں کرے گا۔

مسٹر شیبون ہاٹ۔ یور آنر! کیا آپ اس موقع پر کارروائی روکنا چاہیں گے؟

عدالت۔ جیوری کے معزز خواتین و حضرات! کل تھینکس گوینگ ڈے (Thanks giving Day) ہے اور ہم یہ دن منائیں گے۔ اس دن کے لئے نیک خواہشات۔

عدالت کی ہدایات کو ذہن میں رکھیں۔

جمعہ کی صبح دس بجے تک کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس پر 4:35 شام تا 10:00 بجے صبح، بروز جمعہ، 21 نومبر 1941ء تک باقاعدہ وقفہ کیا گیا)

انقلاب روس سے زیادہ قانونی انقلاب ممکن نہیں

س:۔ (از مسٹر شیبون ہاٹ): میں آپ کی ملٹری پالیسی کے حوالے سے ایک تقریر کا حوالہ یہاں پیش کروں گا جو 26 اکتوبر 1940ء کو ''سوشلسٹ اپیل'' میں شائع ہوئی: ''کسی نے پوچھا تھا کہ ہم جبری بھرتی کی گئی فوج میں کس طرح کام کریں۔ ہم اسی طرح اس فوج میں کام کریں گے جس طرح کسی فیکٹری میں۔ درحقیقت اس وقت انڈسٹری کا اہم

مقصد فوج کو سپلائی ہے۔ آپ فرق کہاں کریں گے؟ اس وقت شائد ہی کوئی صنعت ہو جو فوج کو رسد کی فراہمی یا ٹرانسپورٹ میں ملوث نہ ہو۔ عوام یا فوج میں ہیں یا فوج کو سپلائی فراہم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ مزدوروں کا فوجی استحصال ہو رہا ہے۔ ہم فوجی استحصال کے خلاف غلاموں کے مفادات کا تحفظ اسی انداز میں کرتے ہیں جس طرح کسی فیکٹری میں ہم سرمایہ دارانہ استحصال کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ ہمارا بنیادی راستہ بقا کا راستہ ہے۔ دوسرا نقطہ یہ ہے کہ احتیاط سے کام لیں۔ خبردار رہیں۔ بغاوت کی کوشش نہ کریں۔ کوئی قبل از وقت اقدام نہ کریں جس سے ہم بے نقاب ہو جائیں اور لوگوں سے کٹ کر رہ جائیں۔ عوام کا ساتھ دیں۔ عوام کے ساتھ اسی طرح رہیں جس طرح کرنسکی کی فوج میں بالشویک عوام کے ساتھ تھے۔ یہاں ہم ایسا کیوں نہ کریں؟ اور اس کے علاوہ ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟ ملٹری ازم کے شکنجے میں جکڑی دنیا میں نجات کے لئے فوجی ذرائع کے علاوہ ہمارے پاس اور کیا راستہ ہے؟ اور بغیر فوج میں داخل ہوئے ہم فوجی ذرائع کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

کیا اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ اپنے ممبروں سے آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب انہیں فوج میں بھرتی کیا جائے تو وہ دوسرے فوجیوں میں اپنے نظریات کی تبلیغ کریں اور یوں کمان کرنے والے افسروں کی فوجی استحصال کے خلاف اپنا دفاع کریں؟ کیا یہ کہنا مناسب نہ ہوگا کہ اس بیان سے یہی مراد ہے؟

ج:۔ ہماری پارٹی اس بات کی حمایت کرتی ہے کہ عام سپاہیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے' ہماری پارٹی اچھے سلوک کے لیے ان کے جمہوری حقوق' اظہار رائے کے حق' کانگرس بلانے کے حق' اپنے افسران' کم از کم چھوٹے افسران' کے انتخاب کے حق اور عمومی طور پر سرمایہ دارانہ بدسلوکی سے تحفظ کی بات کرتی ہے۔

س:۔ اور یہی وہ چیز ہے جو آپ اپنے ان ممبروں سے توقع کرتے ہیں جو فوج میں ہیں کہ وہ ان خیالات کا پراپیگنڈہ کریں؟

ج:۔ جی ہاں!

س:۔ فوج میں؟

ج:۔ اسی طرح جس طرح وہ فیکٹری میں کرتے ہیں۔

س:۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح فوج کے کام میں مداخلت ہوگی؟

ج:۔ اگر یہ بیان دوبارہ پڑھیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہم بغاوت کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم ممبروں سے کہتے ہیں۔ ''کوئی بغاوت نہ کی جائے اور فوج کی راہ میں رکاوٹ حائل نہ کی جائے۔'' ہماری ممبروں کو واضح ہدایت ہے کہ ملٹری آپریشن کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے بلکہ اپنی کوششیں پراپیگنڈے کی حد تک محدود رکھی جائیں تاکہ عام عوام کی حمایت اور ہمدردی حاصل کی جا سکے۔

س:۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے لوگ اس قسم کا پراپیگنڈہ بھی کرتے رہیں اوراس سے ملٹری کے کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہوگی؟

ج:۔جی میں ایسا ہی سمجھتا ہوں ۔میرے خیال سے اگر عام سپاہیوں کے جذبات اور حقوق کا خیال رکھا جائے تو فوج کی زندگی کہیں بہتر ہوسکتی ہے۔ہم ایسی ملٹری ازم جس میں عام سپاہیوں کو تنظیمی حقوق حاصل نہ ہوں' ان پر اوپر سے ڈسپلن لاگو کیا گیا ہو' ان کو اظہار رائے کی آزادی نہ ہو اور ان کے جذبات کا کوئی خیال نہ کیا جاتا ہو' ہم ایسے ملٹری ازم کے اسی طرح خلاف ہیں جس طرح سول لائف میں ہم اس قسم کی صورت حال کی کسی فیکٹری میں مخالفت کرتے ہیں۔

س:۔اور آپ جس انداز سے اس وقت بات کر رہے ہیں آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ممبر فوج میں بھی اس طرح سے بات کریں۔کیا یہ درست نہیں؟

ج:۔ہر کوئی اپنے انداز میں بات کرے۔

س:۔29 جون 1940ء کو سوشلسٹ اپیل نے ''مینی فیسٹو آف دی فورتھ انٹرنیشنل'' سے یہ رپورٹ شائع کی:۔ ''جنگ سے بالاتر' ہم اپنا بنیادی فریضہ ادا کرتے رہتے ہیں: ہم مزدوروں میں یہ وضاحت کرتے رہتے ہیں کہ ان کے مفادات اور خون کی پیاسی سرمایہ داری کے مفادات میں ایکا نہیں ہوسکتا' ہم محنت کشوں کو سرمایہ داری کے خلاف متحرک کرتے ہیں' ہم جنگ میں شامل اور غیر جانبدار ممالک کے مزدوروں میں یکجہتی کا پرچار کرتے ہیں' ہم ہر ملک میں مزدوروں اور سپاہیوں کے بھائی چارے کی بات کرتے ہیں' میدان جنگ میں مخالف محاذوں پر کھڑے سپاہیوں کے بھائی چارے کی بات کرتے ہیں' ہم خواتین اور نوجوانوں کو جنگ کے خلاف متحرک کرتے ہیں' ہم انقلاب کے لئے مستقل' مسلسل اور ان تھک تیاری کرتے ہیں۔یہ تیاری ملوں' فیکٹریوں' دیہاتوں' بیرکوں' محاذوں اور بحری بیڑوں پر کرتے ہیں'' کیا آپ فوجیوں کو یہ سب کرتا دیکھنا چاہتے ہیں'' کیا یہ درست نہیں؟

ج:۔جی ہاں' سپاہیوں بلکہ ہر کسی کے لیے خیالات کا خلاصہ یہی ہے۔اس طرح سے قتل عام کو روکا جاسکتا ہے۔

س:۔کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ فوج میں ان خیالات کے نفاذ سے فوجی کام میں حرج ہوگا؟

ج:۔اس سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ایسا محاذ کھولا جائے جس سے مخالف فوج کو فائدہ ہو۔ہم یہ حل تمام سامراجی ممالک کے سپاہیوں کو پیش کر رہے ہیں۔مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم امریکی فوج کے مفادات کو کسی مخالف فوج کے مقابل نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔یہ بات آپ کو ہمارے لٹریچر میں کہیں نہیں ملے گی۔

س:۔خیر اس بات پر آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔30 مارچ 1940ء کے ''سوشلسٹ اپیل'' میں ورکرز فورم میں ایڈیٹر کا نوٹ شائع ہوا ہے جس کے مطابق: ''بھرتی کئے جانے پر فوج میں داخل ہونا ہمارے کام کے لیے

ضروری ہے''۔اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔کیا اس سے متصل جملہ بھی موجود ہے؟

س:۔یہ ثبوت A-215 میں ہے مسٹر اسمتھ ہمارے لئے اسے یہاں پیش کریں گے۔ جب تک مسٹر اسمتھ اسے پیش کرتے ہیں، میں اس دوران 29 جون 1940ء کے ''سوشلسٹ اپیل'' میں شائع ہونے والے مضمون بعنوان ''Enlistment Lag Forces Compulsion'' بارے پوچھنا چاہتا ہوں۔اس دوران مزدوروں کو یہ یاد رہنے دیجئے۔ جب ان کی فوج میں جبری بھرتی ہو،انہیں فوج میں گزارا ہوا عرصہ ضائع نہ کرنے دیں۔فوجی تربیت کے حوالے سے جو سیکھا جا سکتا ہے انہیں ہر صورت سیکھنا چاہیئے تا کہ جب وقت آئے تو وہ اس تربیت کو مزدور تحریک کے لیے استعمال کر سکیں۔اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔

ج:۔اس سے مراد یہ ہے کہ مزدور جتنے زیادہ تربیت یافتہ ہوں گے، جتنی زیادہ فوجی مہارت رکھتے ہوں گے اتنی زیادہ قابلیت کے ساتھ وہ اپنے سوشلسٹ راج کی رجعتی اقلیتوں کے خلاف حفاظت کر سکیں گے۔

س:۔یہ 30 مارچ 1940ء کو ورکرز فورم میں ایڈیٹر کے نوٹ کا متن ہے۔''ہم لینن کی پیروی کرتے ہیں، ہم جنگ کی مخالفت کرتے ہیں۔ذاتی اظہار کے طور پر نہیں بلکہ سرمایہ داری کے خاتمے کی جدوجہد کے لیے ایک لازمی امر کے طور پر بھرتی کئے جانے پر فوج میں داخل ہونا ہمارے کام کے لیے ضروری ہے''۔

ج:۔ ہمارے لوگ یا ہمارے زیر اثر لوگوں کی جانب سے لازمی فوجی بھرتی سے انکار کا سیدھا مطلب ہے اس نسل سے لاتعلق ہو جانا جو مستقبل میں چیزوں کا فیصلہ کرے گی، اس طرح کے انفرادی یا اقلیتی اقدامات غلط بھی ہیں اور ایک ایسی پارٹی کے پروگرام سے مطابقت نہیں رکھتے جو اپنے پروگرام کو اکثریت کی حمایت سے عملی جامہ پہنانا چاہتی ہو۔

س:۔اکتوبر 1938ء میں آپ نے امریکہ میں انقلابی پارٹی کے قیام کے لیے جدوجہد کے دس سال کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے کہا ''منیاپولیس کی عظیم ہڑتال میں ٹراٹسکی ازم نے خود کو انتہائی ڈرامائی انداز میں پیش کیا۔کسی لکھاری کے عقیدے کے طور پر نہیں بلکہ انتہائی جفاکش اور پر اثر عمل کے رہنما کے طور پر۔'' اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج:۔اس سے مراد ہے کہ 1934ء میں میاناپولیس میں ہم سے وابستہ کامریڈوں نے اہم کردار ادا کیا اور عملی طور پر ثابت کیا کہ ٹراٹسکی ازم کے اصول بہترین اور موثر ترین ہیں اور مزدوروں کے مفادات کے لیے موزوں ترین طریقے سے انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

س:۔کیا یہ اس اصول کا اظہار ہے؟ 12 جولائی 1941ء کے ملیٹنٹ میں ''لوکل 544-C1O کا قابل فخر اور

بے داغ ریکارڈ'' کے عنوان سے یہ کہا گیا ہے ''مئی 1934ء کی پہلی ڈرائیور ہڑتال کے دوران مالکوں نے ہڑتالی مزدوروں کے خلاف میانا پولیس کی ساری پولیس اور ڈنڈوں سے مسلح پانچ ہزار سپیشل ڈپٹی لا کھڑے کیے۔ ''بیل دوڑ کی جنگ'' میں مزدوروں نے پولیس اور ڈپٹیوں کا مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا'' کیا یہ ہے ٹراٹسکی ازم کا اظہار؟

ج: میں اپنی رائے دے سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مزدوروں نے اپنے دفاع کے لیے جو کیا اس میں ٹراٹسکی ازم نے بھی کردار ادا کیا اور مجھے اس پر بے حد فخر ہے۔

س:۔ آپ کی مراد کس قسم کا تشدد ہے؟

ج:۔ جس کے لیے ڈپٹیوں کو منظم کیا گیا تھا یعنی مزدوروں کو سڑکوں سے مار بھگایا جائے۔ ان کو ان کی زبان میں جواب دیا گیا۔ میرے خیال سے مزدوروں کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ اگر یہ بغاوت ہے تو آپ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

س:۔ جب آپ انقلاب روس کی تاریخ کا کھوج لگا رہے تھے تو آپ نے کہا تھا ''کرنسکی حکومت کے پیروں تلے سے زمین کھسک رہی تھی کیونکہ وہ لوگوں کا کوئی بھی مسئلہ حل نہ کر رہی تھی۔ ''روٹی'' کا نعرہ اور جو دیگر نعرے بالشویکوں نے دیئے وہ عوام کی خواہشات کے ترجمان تھے۔ پیٹروگراڈ سوویت میں بالشویکوں کو اکثریت حاصل ہو گئی۔ سات نومبر کو کل روسی سوویت کانگرس کا انعقاد ہوا۔ وہاں بالشویکوں کو اکثریت حاصل تھی اور اسی دوران جبکہ بالشویکوں کو کل روس سوویت میں اکثریت حاصل ہوئی۔ انہوں نے حکومت سے اختیار لے لیا''۔ کیا آپ اس سے ہمیں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ بالشویکوں نے اقتدار سوویتوں کی کانگرس میں اکثریتی ووٹ کی بنیاد پر لیا؟

ج:۔ جی درست

س:۔ کیا آپ کے خیال میں حقیقت اس کے برعکس نہیں؟

ج:۔ جی نہیں۔

س:۔ کیا آپ کے علم میں نہیں کہ کانگرس قبل سرکشی کا منصوبہ بن چکا تھا اور درحقیقت سرکشی کانگرس کے انعقاد سے قبل شروع ہو گئی تھی؟

ج:۔ نہیں۔ کانگرس کا انعقاد محاذ آرائی شروع ہونے کے بعد اگلی صبح کو ہوا۔ کانگرس نے نئی حکومت کی تصدیق کر دی۔

س:۔ کیا یہ درست نہیں کہ سرکشی کانگرس کے انعقاد سے پہلے ہی شروع ہو کر ختم بھی ہو چکی تھی؟

ج:۔ جی نہیں۔ اختیار کانگرس کے پاس تھا اور کانگرس حقیقی طور پر با اختیار تھی۔

س:۔ برائے مہربانی میرے سوال کا جواب دیجئے۔ کیا سرکشی کا منصوبہ کانگرس کے انعقاد سے قبل نہیں بن چکا تھا؟

ج:۔نہیں۔ یہ مسئلہ سات نومبر کو کل روسی سوویت کانگرس میں پیش کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے نومبر سات کا انقلاب کہا جاتا ہے۔

س:۔کیا یہ آپ کے علم میں نہیں کہ لینن نے مسلسل یہ وارننگ دی کہ کانگرس کا انتظار نہ کیا جائے اور اسے قانونی طریقے سے نہ کیا جائے۔

ج:۔جی ایک موقع ایسا تھا اور لینن کو اکثریتی حمایت حاصل نہ ہوسکی۔

س:۔حمایت کس کو ملی۔

ج:۔ٹراٹسکی کو۔

س:۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ ٹراٹسکی نے قانونی طریقہ کار کا مذاق اڑایا؟

ج:۔جی نہیں اس کے برعکس ٹراٹسکی نے اس عمل کو قانونی بنانے کے لیے کانگرس کی منظوری کی بات کی۔ یہی وجہ ہے کہ سات نومبر کا انتظار کیا گیا۔

س:۔کیا یہ درست نہیں کہ اس نے کرنسکی کو دھوکے میں رکھا اور یہ ظاہر کیا گویا وہ کانگرس کا انتظار کر رہا ہے تا کہ اس بات کا فیصلہ قانونی طور پر ہو سکے کہ اقتدار کس کے پاس رہے؟

ج:۔اس نے انتظار کا بہانہ نہیں کیا اس نے انتظار کیا۔

س:۔میں یہ عرض کروں گا کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسٹر ٹراٹسکی اس بابت بیان کرتے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ''اکتوبر کے اسباق'' سے دس بارہ صفحے آپ کے سامنے دہراؤں اور پھر آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میں غلط ہوں یا نہیں۔

(مسٹر شیبون ہاٹ ''اکتوبر کے اسباق'' سے صفحہ نمبر 74 تا 80 کا مطالعہ کرتے ہیں)

مسٹر گولڈ مین:۔ یور آنر! یہ کتاب ثبوت کے طور پر رد کر دی گئی تھی مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر وہ ایک دو یا تین جملے اس کتاب سے دہرانا چاہتے ہیں مگر جرح کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسا ثبوت پیش کرنا جسے عدالت رد کر چکی ہے میرے خیال سے زیادتی ہے۔

عدالت:۔میرے خیال سے یہ ضروری ہے کیونکہ حقائق کے حوالے سے گواہ اور وکیل میں اختلاف ہے۔ یہ ایک کوشش ہے گواہ کے بیان کو ان حوالوں سے رد کرنے کی جن کا حوالہ خود گواہ نے دیا ہے۔ میرے خیال سے استغاثہ کو اس کا حق حاصل ہے۔ وہ اس مطالعہ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

(مسٹر شیبون ہاٹ ''اکتوبر کے اسباق'' از ٹراٹسکی کے صفحہ 80 تا 91 کو دہراتے ہیں)

مسٹر شیبون ہاٹ:۔ مسٹر کینن! اب یہ بتائیں میں غلط ہوں صحیح کہ سرکشی سوویت کانگرس کی منظوری سے قبل ہی شروع

ہو کر ختم بھی ہو چکی تھی؟

ج:۔اگر آپ اجازت دیں تو میں نشاندہی کروں گا آپ کہاں غلطی کر رہے ہیں۔آپ ساری بات کو غلط سمجھے ہیں۔میں نے ثبوت کے لئے جو اتھارٹی پیش کی وہ ٹراٹسکی تھا۔اس نے انقلاب کی مستند ترین تاریخ رقم کی۔ میرے خیال سے مجھے بہت ساری باتوں کا حوالہ دینا پڑے گا تا کہ میں بتا سکوں آپ کہاں غلطی کر رہے ہیں۔

اول:۔جو صفحات آپ نے پڑھے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی میں تین مختلف آراء پائی جاتی تھیں۔لینن کا خیال تھا ہمیں اکثریت حاصل ہے اور ہمیں انتظار کئے بغیر اقتدار پر قبضہ کر لینا چاہیے۔کامنیف اور زینوویف کی رائے تھی کہ بالشویکوں کو اکثریت حاصل نہیں اور انہیں اقتدار حاصل نہیں کرنا چاہئے۔تیسری رائے ٹراٹسکی کی تھی کہ اس شرط پر اقتدار حاصل کریں اگر اسے سوویتوں کے ذریعے قانونی شکل حاصل ہو جائے۔

دوم:۔ان صفحات سے ثابت ہوتا ہے کہ مینشویکوں اور بالشویکوں کے لیے طاقت کا سرچشمہ سوویتیں تھیں۔نومبر میں یہ واضح ہو گیا تھا کہ بالشویکوں کو سوویتوں میں اکثریت حاصل ہے۔کرنسکی، جسے ازاں قبل سوویتوں میں اکثریت حاصل تھی اس نے دارالحکومت سے فوجی دستے متحرک کرنے کی کوشش کی۔دستوں نے کیا کیا؟ دستوں نے سوویت کانگرس کا حکم ملنے تک حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔سات نومبر کو سوویت کانگرس کا انعقاد ہوا۔اس میں بالشویکوں کی اکثریت ثابت ہوئی اور ان کے اقتدار کی تصدیق کی گئی۔

اس کل روسی سوویت کانگرس میں ماضی کی اکثریتی پارٹیاں موجود تھیں۔انہوں نے بات کی اور بحث میں حصہ لیا۔جب ووٹ ہوا تو بالشویکوں کو اکثریت ملی۔بالشویکوں نے متناسب نمائندگی کے لحاظ سے دیگر پارٹیوں کو حکومت میں شمولیت کی دعوت دی۔انہوں نے انکار کیا اور واک آؤٹ کر گئیں۔درحقیقت بالشویکوں نے کرنسکی کی سوشل انقلابی پارٹی کے لیفٹ ونگ کو حکومت میں شامل کیا۔

میرے خیال سے یہ ایک شاندار مثال ہے کہ کس طرح ایک انقلابی پارٹی نے پراپیگنڈے کے ذریعے ایک سیاسی بحران کے دوران، ایک بااختیار ترین ادارے یعنی مزدور کسان سپاہی سوویت کے ڈپٹیوں کو اپنی طرف جیت، جو آبادی کی اکثریت کے نمائندے تھے اور بالشویکوں نے اس بااختیار ادارے کی دی گئی قانونی حیثیت کے مطابق......۔

س:۔ایک منٹ! کیا آپ ہمیں ابھی تک یہ بتا رہے ہیں کہ انقلاب کیسے آیا یا یہ کہ انقلاب کوئی بڑی زبردست چیز تھی۔

ج:۔میں آپ کی اس تشریح کہ یہ انقلاب غیر قانونی تھا کی بابت انقلاب کے ارتقاء کی قانونی حیثیت بارے بات

کررہاہوں۔میرے خیال سے......

س:۔اس بارے مجھے آپ کی رائے درکار نہیں۔اگر آپ ہمیں بتانا چاہتے ہیں کہ کیا ہوا تھا؟ تو درست ورنہ کردار نگاری کی ضرورت نہیں؟

ج:۔میرے خیال سے انقلاب روس سے زیادہ قانونی انقلاب ممکن نہیں۔

مسٹر شیون ہاٹ:بس

(ختم شد)

یہ کتاب جدوجہد پبلیکیشنز لاہور کی فخریہ پیشکش ہے۔